دینی اصلاحی فکری علمی

خصوصی شمارہ

حالات حضرت مہدیؓ
اور علامات قیامت

ماہنامہ

شاہراہِ علم

جامعہ کا پیغام ملتِ اسلامیہ کے نام

علاماتِ صغریٰ

- رشتہ داروں سے قطع تعلق
- خائن کی عزت اور امین کی ذلت
- جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا جاننا
- علماء ربانیین کی قلت
- نااہل کو امیر اور والی بنانا
- بے پردہ عورتوں کی کثرت
- برکت کا اٹھ جانا
- ناپ تول میں کمی کا عام ہونا
- زکوۃ دینے سے کترانا
- اسلامی شریعت پر عمل نہ ہونا
- فتنوں کی کثرت
- دنیا پر ٹوٹ پڑنا
- بے دینی کا پھیلنا
- شراب نوشی کا عام ہوجانا
- بدبختوں کی حکمرانی
- موسیقی اور ناچ گانے کا عام ہونا
- عمارتوں کے بنانے میں تسابق
- علم کی کثرت اور عمل کی قلت
- مسلمانوں میں اختلاف وانتشار
- مساجد میں فاسقوں کی امامت

علاماتِ کبریٰ

- حضرت مہدیؓ کا ظہور
- دجال کا خروج
- حضرت عیسیٰؑ کا نزول
- یاجوج ماجوج کا ظہور
- حضرت عیسیٰؑ کی وفات
- دابۃ الارض کا خروج
- ریح طیب کا شیوع
- نارِ عظیم کا ظہور
- ہدم کعبہ اور رفع قرآن
- سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

ربیع الآخر - جمادی الاول ۱۴۳۵ھ
مارچ ۲۰۱۴ء

زیر سرپرستی
حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی مدظلہ العالی

مدیر
حذیفہ مولانا غلام محمد صاحب وستانوی

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، نندوربار، مہاراشٹر ۴۲۵۴۱۵

وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ)



(جامعہ کا پیغام ملتِ اسلامیہ کے نام)

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی مدظلہٗ العالی

مدیر: حذیفہ مولانا غلام محمد وستانوی

جلد	:	۳
شمارہ نمبر	:	۳
ماہ	:	ربیع الثانی، جمادی الاول ۱۴۳۵/ مارچ ۲۰۱۴ء
زرِتعاون	:	سالانہ ۱۵۰/روپئے۔

ترسیلِ زر کا پتہ

”دفترِ شاہراہِ علم“

جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، ضلع نندوربار، مہاراشٹر، ۴۲۵۴۱۵

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
۱	**اداریہ...تذکرہ حضرت مہدیؓ ولادت تا وفات** ......حذیفہ مولانا غلام محمد صاحب وستانوی	۴
۲	ذکرِ حضرت مہدیؓ:.........مدّعیانِ مہدی اور منکرین مہدیؓ:...........	۶
۳	ظہور مہدیؓ کی احادیث کے روات......................	۸
۴	ظہورِ حضرت مہدیؓ احادیث صحیحہ کی روشنی میں:.......................	۹
۵	مقامِ ظہور.........بعض شبہات کا ازالہ......................	۱۴
۶	کچھ مزید جعلی وبناوٹی 'مہدی'......................	۱۵
۷	حضرت مہدی کے تفصیلی احوال......................	۱۶
۸	حضرت مہدی کا ظہور کب کن حالات میں اور کہاں ہوگا:......................	۲۵
۹	**حضرت مہدیؓ کا مختصر تعارف**......................	۴۶
۱۰	**قیامت کی نشانیاں اور اس کی صحیح تعبیر**..........(مولانا) حذیفہ مولانا غلام محمد وستانوی	۴۷
۱۱	**خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں**......(مولانا) حذیفہ مولانا غلام محمد وستانوی	۵۳
۱۲	علامات قیامت کی تشریح کے اصول وقواعد:......................	۵۴
۱۳	عصر حاضر اور تطبیق علامات متوسطہ:......................	۵۹

...... کمپوزنگ وسیٹنگ: رفیق احمد اشاعتی کٹیہاری/محمد سبحان ارریاوی اشاعتی ......

صفحہ	فہرست	نمبر شمار
۸۱	زمانہ فتنہ سے متعلق اہم ہدایات:......	۱۴
۸۱	فتنوں کے زمانے میں کہاں جائیں؟......	۱۵
۸۲	زمانہ فتنہ میں دعاؤں کا اہتمام:......	۱۶
۸۴	جامعہ کے شب و روز......	۱۷

ضروری ہدایت

ماہنامہ "**شاہراہِ علم**" مہینہ شروع ہونے سے پانچ روز قبل گزشتہ مہینہ کی ۲۵/تاریخ کو ہی روانہ کردیا جاتا ہے، تاکہ پہلے عشرے تک موصول ہوسکے۔ لہٰذا ۱۰/تاریخ تک موصول نہ ہونے کی صورت میں اپنے مقامی ڈاک خانہ میں تحقیق و کارروائی کریں، اور دو تین روز مزید انتظار کے بعد بھی دستیاب نہ ہو، تو دفتر شاہراہ علم کے نمبر پر اپنا خریداری نمبر بتا کر رابطہ کریں۔ انشاء اللہ آپ کی شکایت دور کی جائے گی اور دوبارہ رسالہ روانہ کیا جائیگا۔

نوٹ: جن خریدار کی مدت خریداری ختم ہوچکی ہے اور وہ رسالہ جاری رکھنے کے لیے منی آرڈر روانہ کرتے ہیں تو اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ اور نئے ممبران مکمل پتہ اور جدید خریدار لکھنا نہ بھولیں۔

ترسیل زر کے لیے ذیل میں دیے گئے پتہ پر E.MO یا اس کی سہولت نہ ہونے کی صورت میں سادہ منی آرڈر کریں اور بذریعہ فون منی آرڈر کرتے ہی اطلاع کردیں۔

رابطہ اور ترسیل زر کے لیے

Office: Shahrah-e-Ilm

Jamia Islamia Isha'atul Uloom Akkalkuwa Nandurbar (M.S.) Pin. 425415

Email: shahraheilmmagazine@gmail.com

PH: 02567-252256-252356 Mb. 9011958392

نوٹ: ماہنامہ "شاہراہ علم" مدیر و ایڈیٹر مولانا محمد حذیفہ غلام محمد وستانوی صاحب رندیرا "جامعہ کوارٹر جامعہ نگر اکل کوا" نے ہما پریس مالیگاؤں سے طبع کروا کر دفتر شاہراہ علم سے شائع کیا۔

اداریہ :

حذیفہ مولانا غلام محمد صاحب وستانوی

تذکرہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ ولادت تا وفات احادیث کی روشنی میں

اللہ نے کائنات کو وجود بخشا، حضرت انسان کو اشرف بنایا اور اس کو گوناگوں خصوصیتوں سے مالا مال کیا، جس میں سب سے اہم عقل اور علم ہے، جس سے وہ خیر وشر، کفر وایمان اور ضلالت وہدایت کے درمیان تمیز کر سکتا ہے۔ عقل دو طرح کی ہوتی ہے غریزی اور کسبی، غریزی منجانب اللہ عطا ہوتی ہے، جو اللہ اپنے فضل سے جسے چاہتے ہیں زیادہ دیتے ہیں اور اپنی حکمت سے جس کو چاہتے ہیں کم دیتے ہیں، اسی طرح علم بھی دو طرح کا ہے علم مقاصد اور علم ضرورت۔ دین یعنی حق وباطل کا علم اور اس کی معرفت یہ علم مقاصد ہے اور فن وہنر یہ علم ضرورت ہے۔ آج انسان ترکیب معکوس کا شکار ہے، یعنی اہم کو غیر اہم اور عاجل کو آجل پر ترجیح دینے کا زیادہ رجحان بڑھتا چلا جارہا ہے، جس کے بڑے مہلک اثرات معاشرے پر ظاہر ہو رہے ہیں۔

معاشرہ نے حق وباطل کے علم (یعنی دینی تعلیمات) کو اپنی فہرست سے خارج کر دیا ہے، بلکہ سرکاری سطح پر بھی "دینی اور مذہبی علم کو اب علم ہی نہیں کہا جاتا، جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوا کہ معاشرہ سے "حسنِ اخلاق کا جنازہ نکل گیا" مادیت ذہنوں میں راسخ ہوگئی، غرض مطلبی انسان کا امتیاز وبول بالا ہو گیا، جب دنیا میں علم مقاصد، یا علم مقصود کو ہی علم نہ سمجھا جائے! معاشرہ میں امن وامان اور ہر طرح کی سلامتی کا ناپید ہو جانا ایک لازمی امر ہے۔ اور ایسے معاشرہ میں گمراہی کا پھیلانا بہت آسان ہو جاتا ہے، آج ہمارے معاشرہ کا یہی حال ہے۔ لوگوں کی جہالت سے اور دینی وشرعی ضروری علم کی ناواقفیت سے فائدہ اٹھا کر طرح طرح کے گمراہ لوگ جنم لے رہے ہیں اور اپنی روٹی سیک رہے ہیں، کہیں کوئی مسیحیت کا دعویٰ کرتا ہے، تو کوئی مہدویت کا، اور کوئی سرے سے اس کا انکار کرتا ہے، مہدویت نے تو آج کل زیادہ ہی سر اٹھالیا ہے، وقفہ وقفہ سے لوگ مہدویت کا دعویٰ لیکر بے جھجک کھڑے ہو جاتے ہیں، ابھی چند روز قبل ہی حیدرآباد میں ایک احمق نے مہدویت کا دعویٰ کیا ہے اور گمراہی پھیلا رہا ہے اور ایسا بھی سننے میں آیا ہے کہ نادان قسم کے کچھ لوگ اس کے فریب میں آبھی گئے ہیں، اس موقع پر مناسب یہ سمجھا گیا کہ امام مہدی سے متعلق احادیث میں، جو تفصیل ذکر کی گئی ہے اسے اختصار کے ساتھ امت کے سامنے

پیش کردیا جائے؛ تاکہ امت ایسے گمراہ لوگوں کو احادیث کے معیار پر جانچے اور گمراہی سے محفوظ رہے۔

میری طلبہ، علما، ائمہ، خطبا، واعظین اور مشائخ سے خاص درخواست ہے کہ، وہ امت کو حضرت مہدی کے بارے میں صحیح معلومات اپنی تقریروں میں بتلائیں، تاکہ ان کی جہالت اس بارے میں دفع ہو اور اس طرح کے فتنہ سے امت بچ سکے، آگے حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا تعارف پیش خدمت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں، آپ نے حضرت مہدیؓ کے بارے میں پوری تفصیل بیان کردی ہے، وہ کہاں پیدا ہوں گے؟ کیا نام ہوگا؟ ان کے والد کا نام کیا ہوگا؟ وہ کس خاندان سے ہوں گے؟ ان کے ہاتھ پر کیسے بیعت ہوں گے؟ وہ کس طرح کہاں کہاں جنگ کریں گے؟ الحمدللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بالکل تشنگی نہیں چھوڑی ہے، مگر افسوس ہے امت پر کہ وہ اسے جاننے کی فکر اور کوشش ہی نہیں کرتی ہے!! بس اپنی دنیا میں مست ہے!!!

اس میں شک نہیں ہے کہ قیامت کا علم اور وقت سوائے رب ذوالجلال کے اور کوئی نہیں جانتا ﴿قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي﴾ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نشانیاں بیان کی ہیں، جو دو طرح کی ہیں، بڑی بڑی نشانیاں اور چھوٹی چھوٹی نشانیاں، جس کو محدثین نے "**کتاب الفتن والملاحم**" یا "**اشراط الساعة**" کے عنوان سے کتب حدیث میں جمع کیا ہے، مگر افسوس کہ امت اس سے غافل ہے، مدارس میں بھی کتب حدیث کے آخری حصہ میں ہونے کی وجہ سے محض سرسری پڑھا دیا جاتا ہے اور بیانات میں بھی اسے ذکر نہیں کیا جاتا، جس کی وجہ سے عوام اس سے لاعلم ہیں، ایسے حالات کے پیش نظر مدارس میں، اسے تفصیل سے پڑھانے کی ضرورت ہے اور بیانات میں پوری صحت اور صحیح تعبیر کے ساتھ ذکر کرنا بھی ضروری ہے، بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اختصار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو مکاتب میں بھی اسے پڑھایا جائے اور سمجھایا جائے، کیوں کہ اس سے ناواقفیت کی وجہ سے امت میں دو طرح کے لوگ بہ کثرت کھڑے ہو رہے ہیں۔

ایک تو وہ لوگ جو سرے سے ان میں سے بعض یا کل کا انکار کرتے ہیں، کوئی مہدی کا، تو کوئی دجال کا انکار کر رہا ہے، جب کہ ایک حدیث صحیح کا انکار بھی انسان کے گمراہ ہونے کے لیے کافی ہے۔

دوسرا وہ طبقہ جو بے بنیاد تاویلات میں لگا ہوا ہے، کوئی امریکہ کو دجال کہتا ہے، کوئی چین کو یاجوج ماجوج

کہتا ہے، تو کوئی اپنے مہدی ہونے کا دعوی کرتا ہے، تو کوئی مسیح اور مہدی کو ایک گردانتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

الحمدللہ بندہ اس سے پہلے بھی، اس سلسلہ میں دو مقالات لکھ چکا ہے اور اب یہ تیسرا مقالہ ہے، ایک مقالہ میں علاماتِ قیامت صغری کو اور ایک میں علاماتِ قیامت کبری کو بیان کیا ہے، وہ دونوں مقالات بھی اس شمارہ میں شامل کر دیئے گئے ہیں، تاکہ علامات قیامت کے سمجھنے میں مدد مل سکے۔

ذکرِ حضرت مہدیؒ:

نبی علیہ السلام کی پیش گوئیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ قیامت سے پہلے ایک آدمی منصۂ شہود پر ظاہر ہوگا، جس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا، وہ نبی علیہ السلام کے خاندان سے (یعنی فاطمی) ہوگا اور بوقت ظہور دنیا میں ہر طرف ظلم وجبر، فتنے، آزمائشیں، اور جنگیں ہورہی ہوں گی، مگر حضرت مہدیؒ کے ذریعے اللہ تعالیٰ دنیا میں امن وامان، عدل وانصاف قائم فرمادیں گے، ظلم وجبر کا خاتمہ ہوگا، کشت وخون بند ہوجائے گا اور ہر طرف مال ودولت کی ریل پیل اور خوشحالی کا سماں ہوگا اور ویسا سماں دنیا نے پہلے کبھی نہ دیکھا ہوگا۔ مذکورہ پیش گوئی تاحال ظاہر نہیں ہوئی، مگر ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی لامحالہ پوری ہوکر رہے گی، مذکورہ پیش گوئی سے متعلق لوگوں میں دو غلط نظریئے پائے جاتے رہے ہیں۔

مُدّعیانِ مہدی اور منکرین مہدیؒ:

اول یہ کہ مذکورہ پیش گوئی سے متعلقہ احادیث سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے، کئی لوگوں نے 'مہدی' ہونے کا جعلی اور خودساختہ دعویٰ کیا مگر مرورِ زمانہ نے ان کے کذب وافتراء کو ننگا کر دکھایا، اس کے برعکس **دوسرا** یہ نظریہ پیدا ہوا کہ مذکورہ پیش گوئی سے تعلق رکھنے والی جملہ احادیث 'ضعیف' ہیں اگر بالفرض اسے صحیح تسلیم کرلیا جائے، تو اس سے مراد ہر وہ نیک عالم، صالح امام اور عادل منتظم ہے، جو خلافت راشدہ کی یاد تازہ کردے، لہذا یہ کوئی متعین شخصیت نہیں! اس کے علاوہ 'شیعہ' کا یہ عقیدہ ہے کہ 'مہدی' ہمارا بارہواں امام محمد بن حسن عسکری ہے، جو سامرا کی غار میں روپوش ہے اور قبل از قیامت ظاہر ہوکر حکمرانی کرے گا۔

قارئین! مذکورہ نظریات باطلہ کی تردید سے پہلے یہ بات نوٹ فرمالیں کہ امام مہدی اور اس کی علامات کے متعلق کتب احادیث میں بکثرت روایات منقول ہیں جن میں صحیح، ضعیف اور موضوع ہر طرح کی روایات مخلط ہیں، مگر صرف ضعیف اور موضوع روایات کی آڑ لے کر صحیح روایات کو بھی نظر انداز کردینا عدل وانصاف کے منافی ہے اور فی الواقع مشہور مؤرخ ابن خلدونؒ نے یہ کہتے ہوئے اس کی بناڈالی کہ امام مہدی کے متعلق جملہ احادیث قابل

تنقید ہیں اور نقد و جرح سے بچ جانے والی روایات بہت تھوڑی بلکہ نا ہونے کے برابر ہیں۔

ابن خلدون کا انکار اور حضرت مہدیؓ کے بارے میں احادیث صحیحہ:

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ، ابن خلدونؒ فن تاریخ کے امام تھے، مگر فن حدیث کے شہسوار نہیں تھے، جبکہ فن حدیث کے ائمہ نے ظہور مہدی سے متعلقہ بہت سی احادیث پر 'صحت' کا حکم لگایا ہے، مثلاً: امام ابن حبان نے صحیح ابن حبان (۲۳۶/۱۵) میں، حافظ ابو جعفر عقیلیؒ نے الضعفاء الکبیر (۷۶/۲، ۲۵۳/۳) میں، محدث ابو سلیمان الخطابیؒ نے (دیکھئے تحفة الاحوذی ۲۲۵/٦) امام بیہقی نے (دیکھئے المنار المنیف لابن قیم ص ۱۳۰)، علامہ ابن اثیرؒ نے جامع الاصول (۳۲۷/۱۰) میں، مفسر قرطبیؒ نے التذکرہ (ص ٥١٦) میں، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے منهاج السنة (ص ۵۲۲) میں، حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری (۸۷/۱۳) میں، نیز بہت سے بلکہ اکثر علما نے ،ان احادیث کی صحت پر تواتر معنوی کا حکم لگایا ہے، مثلا علامہ شوکانی نے، (دیکھئے التوضیح فی تواتر ما جاء فی المهدی ...... للشوکانی) حافظ ابوالحسن آبریؒ نے (دیکھئے تهذیب الکمال (۱۹۴/۳) ۱۱، فتح الباری (۳۹۳)، المنار المنیف ص (۱۴۲) علامہ محمد سفارینی نے (دیکھئے عقیدہ اهل سنت للشیخ عبد المحسن عباد ص ۱۸۳) نواب صدیق بن حسن خان قنوجیؒ نے (دیکھئے الاذاعة لما کان وما یکون بین یدی الساعة: ص ۱۱۲) موفق الدین ابن قدامه مقدسی نے (دیکھئےثبات صفة العلو: ص ۴۲)

علاوہ ازیں علماء نے ظہور مہدی کے اثبات پر بیشمار کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

(۱) العرف الوردی فی أخبار المهدی للسیوطی

(۲) الاحادیث الواردة فی المهدی لابی بکر بن أبی خیثمة

(۳) رسالة فی شان المهدی لعلی المتقی الهند

(۴) القول المختصر فی علامات المهدی المنتظر لابن حجر مکیؒ

(۵) الشرب الوردی فی مذهب المهدی للملا علی قاریؒ

(٦) التوضیح فی تواتر ما جاء فی المهدی المنتظر والدجال والمسیح للشوکانیؒ

(۷) فوائد الفکر فی ظهور المنتظر لابن یوسف الحنبلیؒ

(۸) الاحادیث القاضیة بخروج المهدی لمحمد بن اسماعیل الامیر صنعانیؒ

(۹) الاحادیث الواردة فی المهدی فی میزان الجرح والتعدیل للشیخ عبد العلیم

(۱۰) الرد علی من کذب بالأحادیث الصحیحة الواردة فی المهدی للشیخ عبد المحسن العباد

مذکورہ کتابیں اور ائمہ سلف کے فیصلے علامہ ابن خلدونؒ اور ان کے ہمنوا حضرات کی تردید کے لیے کافی وشافی ہیں، علاوہ ازیں مورخ موصوف کے دعویٰ پر غور وفکر کیا جائے ،تو معلوم ہوگا کہ موصوفؒ نے کلی انکار کے ساتھ استثناء باقی رکھا ہے، یعنی (لم یخلص منها من النقد إلا القلیل أو الأقل منه /نقد وجرح سے سالم روایات قلیل بلکہ اقل (اسم تفضیل) ہیں۔لہذا اگر اقل میں ایک بھی صحیح روایت ثابت ہوجائے ،تو وہ مسلمان کے علم ویقین کے لیے کافی ہے، جبکہ امر واقع یہ ہے کہ محدثین اور علماء کے نزدیک ظہور مہدیؒ کے متعلق دلالت کرنے والی صحیح روایات 'اقل' نہیں 'اکثر' ہیں اور ایسی 'اکثر' ہیں جو'تواتر' کا درجہ رکھتی ہیں ۔ (امام برزنجی، عسقلانی، قرطبی، سخاوی، سیوطی، مزی، مرعی، ابن حجر ہیثمی ، ابن القیم ، ملاعلی قاری، کتانی، زرقانی وغیرہ نے احادیث مہدیؒ کو صراحت کے ساتھ متواتر قرار دیا ہے، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بزار، حاکم ،طبرانی ،موصلی، ذہبی، ابن تیمیہ، عقیلی بستی ،بیہقی، ابن کثیر وغیرہ نے صراحت کے ساتھ احادیث مہدیؒ پر صحت کا حکم لگایا ہے)

(المهدی دولة الإسلام القادمة: ص ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶)

المہدیؒ کے مصنف عادل ذکی نے ۴۱/محدثین کے بارے میں نقل کیا ہے کہ انہوں نے احادیث مہدیؒ کی تخریج کی ہے، جس میں اصحاب ستہ کے علاوہ امام احمد، ابن حبان، حاکم ، ابن ابی شیبہ، اسماعیلی، عبد الرزاق، نُعیم ، ابن حماد، ابو نُعیم ، دارِ قطنی ، ابو یعلی ، ابن مندہ وغیرہ جیسے محدثین ہیں۔

ظہور مہدیؒ کی احادیث کے رواۃ

تقریباً ۲۵/حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ سے حضرت مہدیؒ کے متعلق احادیث مروی ہیں، جن میں حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت طلحہ، حضرت انس، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر حضرات صحابہ شامل ہیں اور امہات المومنین میں سے حضرت ام سلمہؓ اور حضرت

ام حبیبہ بھی ہیں۔

صحاح ستہ میں حضرت مہدیؓ کے متعلق احادیث

ائمہ صحاحِ ستہ میں سے امام ترمذی، امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ رحمہم اللہ نے اپنی اپنی کتاب میں حضرت مہدی کے عنوان سے مستقل تراجم قائم کیے ہیں۔

نوٹ: ابن ماجہ میں اگرچہ کچھ احادیث موضوعہ بھی ہیں، تاہم علامہ عبدالرشید نعمانیؒ نے "**ما تمس الیه الحاجة لمن یطالع ابن ماجه**" میں ان تمام احادیث موضوعہ کو صفحہ ۳۸ پر جمع کر دیا ہے، لیکن مہدی والی احادیث ان میں شامل نہیں ہیں۔ (البتہ ابن ماجہ کی روایت "لا مهدی الا عیسی" والی روایت کے متعلق جو کلام ہے اسے ہم نے الگ سے ذکر کر دیا ہے)۔

دیگر کتب حدیث میں حضرت مہدیؓ کے متعلق احادیث

ان کے علاوہ امام احمد، امام بزار، ابن ابی شیبہ، حاکم، طبرانی، ابویعلی موصلی، امام عبدالرزاق بن ہمام، نُعیم بن حماد (شیخِ بخاری) حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی رحمہم اللہ نے اور علامہ علاء الدین علی المتقیؒ نے "کنز العمال" میں حضرت مہدیؓ کا مستقل تذکرہ کیا ہے۔

نوٹ: حافظ ابن تیمیہؒ "منہاج السنہ" میں اور حافظ ذہبیؒ "مختصر منہاج السنہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

فنقولُ: الأحایث التی تُحتجّ بها علی خروج المهدی صحیحة، رواها أحمد وأبو داؤد والترمذی ص۵۶۲ کہ جن حدیثوں سے حضرت مہدیؓ کے ظہور پر استدلال کیا گیا ہے، وہ صحیح ہیں؛ احمد، ابوداؤد اور ترمذیؒ نے ان کو روایت کیا ہے۔ (بحوالہ ترجمان السنۃ: ۸/۳۷۸، ظہور مہدی ص ۳۹ تا ۴۱)

لہٰذا جو حدیث بالتواتر ثابت ہو جائے، تو اس میں شک و تردد چہ معنی دارد!؟

ظہورِ حضرت مہدیؓ احادیث صحیحہ کی روشنی میں:

ظہور مہدی کے بارے میں چند ایک صحیح روایات درج ذیل ہیں۔

(۱) عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتی یملک العرب رجل من أهل بیتی یواطئ اسمه اسمی"۔ (مسند احمد، ترمذی، طبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی

عرب کا حاکم بن جائے گا، جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔"

(۲) عن عبد الله رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لو لم یبق من الدنیا الا یوم (لطول الله ذلک الیوم) حتی یبعث فیه رجل من أهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم أبیه اسم أبی"۔ (ابوداؤد، طبرانی)

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں ایک ایسا دن باقی ہے (جسے اللہ تعالیٰ طویل کردیں گے اور) اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو (امام بناکر) ظاہر کریں گے، جس کا نام میرے نام جیسا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔"

(۳) عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا تقوم الساعة حتی تمتلئ الأرض ظلمًا وعدوانًا، قال: ثم یخرج من عترتی أو من أهل بیتی یملؤها قسطاً وعدلا کما ملئت ظلمًا وعدوانًا". (مسند احمد، ابن حبان)

حضرت ابوسعیدؓ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی، حتی کہ روئے زمین ظلم وزیادتی سے بھر جائے گی، کہا: پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: پھر میری نسل یا اہل بیت میں سے (ایک آدمی) نکلے گا، جو زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح یہ ظلم وجور سے بھری پڑی تھی۔"

(۴) "عن ابی سعید رضی الله عنه قال: خشینا أن یکون بعد نبینا حدث فسألنا رسول فقال: یخرج المهدی فی أمتي خمسا أو سبعًا أو تسعاً"۔ (مسند احمد، حاکم، ذهبی)

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ

"ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حادثات (کے ظہور) کا خدشہ لاحق ہوا، تو ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (امام) مہدی میری امت میں ظاہر ہوں گے، جو پانچ سال، یا سات سال یا نو سال تک (زندہ) رہیں گے۔"

(۵) عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: المهدی منّا أهل البیت یصلحه الله فی لیلة". (احمد، ابن ماجه، ابن ابی شیبه، صحیح الجامع)

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی میرے اہل بیت میں سے ہوگا، جس کی ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ اصلاح فرمادیں گے۔''

(٦) عن أم سلمة رضی الله عنها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: المهدى من عترتي من ولد فاطمة''. (ابو داؤد، ابن ماجه)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ

''میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ مہدی میری نسل میں (حضرت) فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوگا۔''

(٧) "عن أبى سعيد رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يخرج فی اخر أمتی المهدی، يسقيه الله الغيث، وتخرج الأرض نباتها ويعطى المال صحاحًا وتكثر الماشية وتعظيم الأمة يعيش سبعا أو ثمانيا (يعنى حججا)''. (مستدرک حاکم، السلسلة الصحيحة)

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری آخری امت میں مہدی کا ظہور ہوگا، اللہ اسے بارش سے سیراب فرمائے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی، وہ مال کی صحیح صحیح تقسیم کرے گا، مویشی بکثرت ہوں گے، امت عظیم ہوجائے گی اور وہ (مسلسل) سات یا آٹھ سال (تک زندہ) رہے گا۔''

(٨) "عن ثوبان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يقتتل عند كنزكم ثلاثة، كلهم ابن خليفة ثم لا يصير الى واحد منهم ثم تطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله قوم ...... فاذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدی''. (ابن ماجة، حاكم، النهاية فی الفتن)

حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے (کعبہ کے) خزانے پر تین آدمی لڑائی کریں گے، تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے اور وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ ویسا کسی نے قتل نہ کیا ہو.......... جب تم اسے دیکھو، تو اس کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ (لڑھک) کر ہی جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہوگا۔''

(پیش گوئیوں کی حقیقت ص ۹۳ تا ۹۹)

(۹) "عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول صلى الله عليه وسلم: كيف أنتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم؟". (بخاري، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب (بوقت نماز ظہر) عیسی علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔" (یعنی حضرت عیسی علیہ السلام امامت نہیں کروائیں گے، بلکہ امام مہدیؒ کو آگے کردیں گے)۔ (پیش گوئیوں کی حقیقت ص ۱۰۱)

علاماتِ مہدی:

مذکورہ احادیث سے مہدی موصوفؒ کی مندرجہ ذیل علامات معلوم ہوتی ہیں، جب کہ انہی علامات سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ مہدی ایک خاص اور متعین فرد ہے نہ کہ ہر مصلح و عادل حکمران!

(۱) امام مہدی کا ظہور علاماتِ قیامت میں سے ایک علامت ہے، جس کا وقوع بالکل آخری زمانے میں ہوگا۔

(۲) امام مہدی کے ظہور کے وقت ہر طرف فتنہ وفساد، ظلم و جور اور کشت وخون برپا ہوگا۔

(۳) امام مہدی کا نام خاتم النبیین کے نام پر اور ان کے والد کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام کے مشابہ ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نام معروف تھے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد جیسا کہ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے اور آپ کے والد کا نام عبد اللہ تھا لہذا امام موصوف کا نام محمد (یا احمد) بن عبد اللہ ہوگا۔

(۴) امام مہدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد (حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ) سے ہوں گے۔ حافظ ابن کثیر نے ان کا یہ نسب ذکر کیا ہے، محمد بن عبد اللہ علوی فاطمی حسنی۔

حافظ ابن قیمؒ کا بھی یہی نکتہ نظر ہے۔

صاحب عون المعبود فرماتے ہیں کہ باپ کی طرف سے حسنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔

(۵) امام مہدی کا ظہور حضرت عیسیؑ سے پہلے ہوگا اور عیسیؑ ان کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔

(۶) صحیحین میں کنایۃً جب کہ دیگر کتب احادیث میں صراحتًا امام مہدی کا ذکر موجود ہے، جس کے اقرار سے مفر نہیں، لہذا جس طرح قرآن کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے، اسی طرح بعض احادیث بعض کی تشریح

کرتی ہیں۔(والسنة يفسر بعضها بعضا)۔

(۷) اللہ تعالیٰ امام مہدی کی اچانک ایک رات اصلاح فرمادیں گے اس (حدیث) کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔

۱-امام مہدی میں کچھ عیوب ونقائص ہوں گے، جن کی ایک ہی رات میں منجانب اللہ اصلاح فرمادی جائے گی۔حافظ ابن کثیر نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔

۲-دوسرا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ خلافت کا تصور ان کے وہم وگمان میں بھی نہ ہوگا، ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کے لیے تیار کرکے منظر عام پر لے آئیں گے۔

(۸) امام مہدی کے دور میں ہر طرح کی خیر وبرکت ہوگی اور اس کثرت سے ہوگی کہ تاریخ انسانی اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہوگی۔

(۹) ظہور کے بعد زیادہ سے زیادہ نو ۹ سال اور کم سے کم پانچ ۵ یا سات ۷ سال زندہ رہیں گے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے۔

امام مہدی کوئی نبی یا رسول نہیں ہونگے، بلکہ ایک نیک صالح اور مجاہد حکمران ہوگا، جو نبوی منہج کے مطابق شریعت اسلامیہ کا احیا اور خلافت اسلامیہ کا قیام کرے گا اور اس کا ظہور مشرق کی طرف سے ہوگا، جیسا کہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:

''امام مہدیؒ مشرقی ممالک سے ظاہر ہوں گے سامرا کی غار سے نہیں، جیسا کہ بعض جاہل رافضیوں کا خیال ہے......اہل مشرق ان کی مساعدت کریں گے اور ان کی حکومت قائم کریں گے، ان کے سیاہ جھنڈے ہوں گے جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تھا''۔

(۱۱) امام مہدی جس دن ظاہر ہوں گے، وہ دن عام دنوں سے طویل ہوگا۔

(۱۲) امام مہدی بیت اللہ میں پناہ لیں گے، کیوں کہ امت مسلمہ میں سے ہی کچھ لوگ بغرض جنگ ان کی طرف پیش قدمی کریں گے، مگر اللہ تعالیٰ ان سب کو بیت اللہ پہنچنے سے پہلے ہی 'بیدا' (مقام: چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسادیں گے۔

(۱۳) مذکورہ لشکر کا زمین میں دھنس جانا، امام مہدیؒ کی مہدویت کے لیے 'جلتی پر تیل' کا کام دے گا اور لوگ مذکورہ نشانی دیکھ کر، ان کے مہدی ہونے کو تسلیم کرلیں گے اور جوق در جوق ان کی بیعت کے لیے نکلیں گے۔ ایک حدیث بھی اس کی شاہد ہے گو اس کی سند میں 'کلام' ہے۔

(۱۴) بیت اللہ یا اس کے قرب وجوار میں امام مہدیؒ بیعت لیں گے۔

مقامِ ظہور

امام مہدی مشرق کی طرف سے ظاہر ہوں گے، اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں پہلا یہ کہ اس سے مدینے کا مشرق مراد لیا جائے گا، کیوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں یہ بات فرمائی تھی، یہی راجح معلوم ہوتا ہے، دوسرا یہ کہ اس سے دنیا کا مشرق مراد لیا جائے، تو اس لحاظ سے مدینہ بلکہ مدینے کا مغرب بھی، اس میں شامل ہوگا کیونکہ جغرافیے کے اعتبار سے، وہ دنیا کے مشرق میں ہے۔ علاوہ ازیں دونوں صورتوں میں مشرق کی تحدید نہیں کی گئی، لہٰذا اس میں مشرق قریب، وسطی اور بعید تینوں شامل ہیں، لیکن یہ تعبیر درست معلوم نہیں ہوتی، بلکہ پہلی تعبیر ہی راجح ومناسب ہے۔

بعض شبہات کا ازالہ

(۱) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مہدی کوئی الگ شخصیت نہیں، بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام ہی مہدی ہوں گے، ان کا استشہاد اس حدیث سے ہے (لا المہدی الا عیسی ابن مریم) "مہدی خود عیسی علیہ السلام ہوں گے" مگر یہ حدیث شدید ضعیف اور نا قابل حجت ہے، اس لیے کہ اس کی سند کا دار ومدار محمد بن خالد جندی پر ہے، جسے امام ذہبی نے منکر الحدیث کہا اور اس کی مذکورہ روایت پر بھی ضعف کا حکم لگایا ہے۔

حافظ ابن حجر نے خالد جندی کو مجہول کہا ہے۔

شیخ ابن تیمیہؒ نے بھی مذکورہ راوی اور اس کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

اگر بالفرض اسے صحیح بھی تسلیم کیا جائے، تو یہ بطور صفت ہوگا، جیسا کہ بعض صحیح احادیث میں بھی، اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، لیکن اس کے باوجود امام مہدیؒ اور حضرت عیسیؑ دو الگ شخصیات ہیں، جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

(۲) کچھ احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ مہدی سیاہ جھنڈوں کے ساتھ خراسان سے نمودار ہوگا، اس حدیث کا کچھ لوگوں نے ابو مسلم خراسانی دولت عباسیہ کی راہ ہموار کرنے والا مرکزی لیڈر پر انطباق کیا، مگر یہ انطباق غلط نکلا، اول اس لیے کہ 'خراسان' والی کوئی روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔ دوم یہ کہ علامات مہدی اس پر صادق نہیں آتیں۔

(۳) مہدی کا لفظی معنی 'ہدایت یافتہ' ہے اس بنا پر حضرت عیسیؑ اور خلفائے راشدین کو 'مہدیین' کہا گیا اور کئی

دوسرے خلفاء نے بھی 'مہدی' لقب اختیار کیا مثلاً ابوجعفر منصور کا بیٹا محمد مہدی (جو دولت عباسیہ کا تیسرا خلیفہ تھا) آج بھی یہ لقب (بطور لقب) اختیار کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اس سے بچنا ہی مناسب واحوط ہے اور اس لقب کی بنا پر متعین امام مہدیؒ کا انکار کرنا یا تاویل کرنا درست نہیں۔

(۴) امامیہ شیعہ کے نزدیک مذکورہ پیش گوئی کا مصداق محمد بن حسن عسکری ہے، جو بچپن میں گم ہو گیا تھا اور آج تک اس کی کوئی خبر نہ ہو سکی۔ امامیہ کا نظریہ ہے کہ وہ زندہ ہیں، سامرا (بغداد کے قریب) کی غار میں روپوش ہیں اور لوگوں کی نظر سے اوجھل ہیں۔

اہل السنۃ کے نزدیک اہل التشیع کا مذکورہ مزعومہ نظریہ بالاتفاق باطل ومردود ہے، اس لیے کہ امام مہدیؒ کی علامات میں سے، ان کے مزعومہ امام میں کوئی علامت ثابت نہیں ہوتی سوائے دو باتوں کے، ایک یہ کہ ان کا نام بھی محمد ہے (مگر باپ کا نام تو حسن ہے نہ کہ عبداللہ) اور دوسری یہ کہ وہ اہل بیت سے گونا گوں لوگ تعلق رکھتے ہیں، مگر بچپن سے ان کے غائب ہو جانے سے، اس واقعہ کی صرف ڈرامائی حیثیت ہی باقی رہ جاتی ہے۔

امامیہ کا زعم باطل ہے کہ وہ غار سے نکل کر قوم کی راہنمائی کریں گے اور وہ بارہ صدیوں سے اسی خیال میں سرگرداں ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ امام مہدیؒ کسی غار میں روپوش، محبوس یا قید ہیں نہ کسی غار سے کبھی نکلیں گے، بلکہ ان کے ظہور کی علامت وآیات اس کے سوا ہیں اور عقل ونقل سے شیعہ نکتہ نظر کی خوب تردید ہوتی ہے۔

کچھ مزید جعلی وبناوٹی 'مہدی'

(۱) عبیداللہ بن میمون القداح (مراکشی ۴۵ھ) یہ بھی ایک جھوٹا، مکار، ظالم وفاسق اور مجوسی نسل تھا، اس کا دادا یہودی تھا، اس نے اہل سنت کی طرف کذب وافترا منسوب کیا، مہدی ہونے کا دعویٰ کیا، اسلامی عقائد میں تحریف وتاویل کا ارتکاب کیا، حتی کہ یہ ملعون اور پھر اس کے بعد اس کی نسل مصر، حجاز اور بلاد شام تک پھیل گئی۔

(۲) محمد بن تومرت (افریقی ۲۹۶ھ) یہ ایک جھوٹا، مکار اور ظالم شخص تھا، جو مکر وحیل وحجت سے لوگوں کو مارتا پیٹتا، تاکہ وہ اسے 'مہدی' کہیں، جس کی بشارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور انکار کرنے والوں کو قتل کر دیتا، اس نے اپنے ماننے والوں کا نام 'جہمیہ' رکھا تھا۔

(۳) محمد بن عبداللہ بن حسن ثانی بن حسن بن علی المعروف نفس الزکیہ کو دوسری صدی ہجری میں کچھ لوگوں نے 'مذکورہ مہدی' خیال کیا تھا، مگر وہ مہدیؒ ثابت نہ ہوئے، بلکہ صرف نام کے لفظی اشتراک سے لوگوں کو

دھوکہ ہوا، اسی طرح بعض لوگوں نے محمد بن حنفیہ کو بعض نے عمر بن عبد العزیزؒ کو، بعض محمد بن ابی جعفر منصور کو، بعض نے ابو مسلم خراسانی کو، بعض نے محمد بن عسکری کو اور بعض نے کچھ اور لوگوں کو 'مہدی' خیال کیا، مگر ان میں سے کوئی بھی 'مہدی' ثابت نہ ہوا، ان کے علاوہ درج ذیل لوگوں نے مہدی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

محمد بن عبد اللہ عاضد (قاہرہ ۴۵۰ھ)، سید محمد جونپوری (ہندوستان ۸۴۰ھ) میر محمد نور بخش (گجرات ۹۸۰ھ) احمد بن علی محیرتی (یمن ۱۰۴۰ھ) محمد بن عاصم ازبک (کردستان ۱۰۷۰)، محمد بن عبد اللہ (ترکی ۱۰۷۵ھ) محمد احمد سوڈانی (سوڈان ۱۲۹۸ھ) مرزا غلام محمد قادیانی (قادیان ۲۳۲۰ھ) عبد اللطیف گنجوری (گجرات ۱۳۲۸ھ) عالی جاہ محمد (امریکہ ۱۳۷۰ھ شارت احمد (سیالکوٹ ۱۳۹۵) بشیر احمد (خیر پور سندھ ۱۴۰۲ھ) پیر ریاض احمد گوہر شاہی (۱۴۱۴ھ) (پیش گوئیوں کی حقیقت ص ۱۰۴ تا ۱۱۰)

امام مہدی کے سلسلہ میں مذکورہ وضاحت احادیث کی روشنی میں ایک مسلمان کے لیے کافی وشافی ہے۔

حضرت مہدی کے بارے میں جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ بڑی تفصیل ذکر کی ہے، مگر پھر بھی بعض مفاد پرست نادان لوگ مہدویت کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں، جیسا کہ آج کل حیدر آباد کے ایک صاحب کے بارے میں، اس کے ویڈیو بیانات Whatsapp پر اور Internet پر زور وشور سے سرگرداں ہیں، لہٰذا مزید قدرے تفصیل مستند حوالوں کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

حضرت مہدی کے تفصیلی احوال

نام اور نسب: آپ کا مبارک نام محمد ہوگا، آپ کے والد کا نام عبد اللہ ہوگا، آپ کا خاندانی تعلق اہل بیت یعنی بنو ہاشم سے ہوگا، آپ اپنے والد کی طرف سے حضرت محمد ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے بیٹے حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے؛ یعنی حسنی سید ہوں گے۔ اور والدہ کی طرف سے حضرت حسینؓ شہیدِ کربلا کی اولاد میں سے ہوں گے؛ یعنی حسینی سید ہوں گے۔

دراصل اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں، بعض میں آپ کا حسنی ہونا اور بعض میں حسینی ہونا مذکور ہے، چنانچہ امام ابوداؤدؒ نے اپنی سنن میں ضمناً یہ روایت ذکر کی ہے:

(۱) قال أبو داؤد: وحدّثتُ عن هارون بن المُغيرة، قال: حدثنا عمرو بن أبي قيس، عن شعيب بن خالد، عن اسحاق قال: قال عليٌّ ونظر إلىٰ ابنه الحسن فقال: "اِنَّ ابني هذا سَيِّدٌ، كما سمّاه النبيُّ صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صُلبه رجلٌ يُسمّٰى باسم نبيكم

صلی الله علیه وسلم" (أبو داؤد ۲/ ۵۸۹ رقم ۴۲۹۰)

ترجمہ: حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں فرمایا کہ: میرا یہ بیٹا سردار ہے، جیسا کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے "سید" کے لقب سے نوازا، اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا، جس کا نام تمہارے نبی کے نام جیسا ہوگا۔

(۲) حدثنا الوليد ورِشدِين، عن ابن لهيعة، عن أبي قبيل، عن ابن لهيعة، عن أبي قبيل، عن عبد الله بن عمروؓ قال: يخرج رجلٌ من ولد الحسين من قِبل المشرق، لو استقبلته الجبالُ لهدمها واتخذ فيها طُرقًا. (أخرجه الحاكم وابن عساكر، وكما في الحاوی ۲/ ۶۶)

یعنی حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ایک شخص مشرق کی جانب سے نمودار ہوگا، اگر بالفرض پہاڑ بھی اس کی راہ میں رکاوٹ بنے، تو وہ اسے توڑ پھوڑ کر اس میں سے اپنی راہ بنا لے گا۔

ان دونوں روایتوں کے بعد اب صاحب نبراس کا وہ کلام ملاحظہ ہو، جس میں دونوں روایات متعارضہ کے دو جواب مذکور ہیں، وہ لکھتے ہیں: " اختلف فی أنَّ المهدی مِن أولاد الحسنؓ أو الحسینؓ؟ والراجح هو الأول، كما رواه أبو داؤد عن عليؓ (رقم الحديث ۴۲۹۰) وجمع بعضهم بأنّه من صلب حسَنِي وبطنِ حُسَينيّة" (نبراس ۳۱۶) یعنی اس بات پر لوگوں میں اختلاف ہے کہ، حضرت مہدیؓ کس کی اولاد میں سے ہوں گے؟ آیا حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یا حضرت حسینؓ کی اولاد سے؟ حالانکہ راجح قول تو یہی ہے کہ، آپ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے، چونکہ اُس قول کی تائید میں حضرت علیؓ کی ایک روایت بھی ہے، جسے ابوداوٗدؒ نے نقل کیا ہے، بعض حضرات نے دونوں اقوال میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ آپ کے والد حضرت حسنؓ کے خاندان سے اور والدہ حضرت حسینؓ کی نسل سے ہوں گی۔

ایک نکتہ: ابن القیم الجوزی لکھتے ہیں: " وفي كونه من وُلده الحسن سِرٌّ لطيفٌ؛ وهو أنّ الحسنؓ ترك الخلافة لله — فجعل الله من وُلده من يقوم بالخلافة الحق، المتضمنُ للعدل الذي يملأ الأرض وهذه سنة الله فی عباده أنّه مَنْ ترک لأجله شيئًا أعطاه الله أو أعطى ذريته أفضلَ منه" (المنار المنيف لابن القيم الجوزية ۱۵۱ وكذا قال المناوی فی فيض القدير ۶/ ۲۷۹)

یعنی حضرت مہدیؓ کے حضرت حسنؓ کی اولاد سے ہونے میں ایک لطیف نکتہ ہے، وہ یہ کہ حضرت حسنؓ اللہ

تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر خلافت سے دست بردار ہوئے تھے، نتیجۃً اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں ایک ایسے شخص کا ظہور مقدر فرما دیا، جو سچی خلافت قائم کرے گا، وہ خلافت ایسے انصاف والی ہوگی جو ساری سرزمین کو شامل ہوگی۔ اور یہ تو دستورِ خداوندی ہے کہ، جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی چیز سے دست بردار ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ خود اس کو یا پھر اس کی اولاد میں سے کسی کو، اس سے بہتر چیز عطا کرتے ہیں۔

نوٹ: بعض کتابوں میں آپ کی والدہ کا نام آمنہ لکھا ہے، لیکن کسی مستند حوالہ سے ہمیں یہ بات نہیں مل سکی۔

لقب: آپ کا لقبِ معروف ''مہدی'' ہوگا۔ جس کے معنی ہے ''ہدایت یافتہ'' (جس کو باری تعالیٰ کی طرف سے حق کی ہدایت ملی ہو، ساتھ ہی جو شخصیت دوسروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے)۔ اس لیے لفظی اعتبار سے ہر نیک ہدایت یافتہ جو صراطِ مستقیم پر چلے اس کو مہدی کہہ سکتے ہیں، لیکن اہل سنت و جماعت کی اصطلاح میں (جو درحقیقت شرعی اصطلاح ہے) جب مہدی کا لفظ بولا جاتا ہے، تو اس سے وہ ذاتِ شریف مراد ہوتی ہے، جن کی تشریف آوری کی بشارت قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول سے پہلے احادیثِ متواترہ میں دی گئی ہے، جو مایوس کن حالات میں نئی امید بن کر تشریف لاویں گے، اور اس امت کے لیے عالمی سربلندی کا ذریعہ ثابت ہوں گے اور جن کی خاص علامتیں اور تعارفی احوال صحیح سند کے ساتھ احادیث میں مذکور ہیں اور اُن علامتوں کا انطباق اس خاص مہدی کے سوا کسی اور پر ہو ہی نہیں سکتا۔ (ظہور مہدی: ص ۶۸ تا ۷۱)

لقب کے ساتھ لفظ ''امام'' اور ''علیہ السلام'' کی زیادتی کی حقیقت

''امام'' کا لفظ: حضرت مہدیؓ کے نام کے ساتھ بعض لوگ امام کا لفظ استعمال کرتے ہیں، اور ہمارے بعض علماء نے پُر وثوق دلائل کے ساتھ اس کی اجازت بھی دی ہے، لیکن سدُّ اللباب اس کو نہ استعمال کرنا ہی مناسب ہے، نہ تو آپ کے حق میں اصطلاح بنا کر، اس لفظ کا استعمال کیا جاوے اور نہ ہی لغوی طور سے استعمال درست ہے، کیونکہ لفظ امام کے استعمال کرنے میں ایک شیعی نقطۂ نظر کی ترویج کا شبہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ شیعہ حضرات جن بارہ افراد کی عصمت کے قائل ہیں، ان کو امام سے تعبیر کرتے ہیں، لہذا حضرت مہدیؓ کے ساتھ امام کا لفظ استعمال کرنے میں شیعوں کے استعمال کے پیش نظر التباس ہوگا، اس وجہ سے اس کا ترک ہی افضل ہے اور لغوی معنی کے اعتبار سے بھی حضرتؓ کے لیے، اس لفظ کو استعمال نہ کیا جائے، کیونکہ مرتبہ میں ان سے بھی بڑے حضرات خلفائے راشدین کے لیے اس لفظ کے استعمال کا رواج نہیں۔

"علیہ السلام" کا لفظ: اسی طرح بعض لوگ آپ کے لقب کے ساتھ "علیہ السلام" کا لفظ بولتے ہیں۔ جب کہ عُرف میں "علیہ السلام" کا لفظ حضرات انبیاء اور ملائکہ کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، اور حضرت مہدیؒ نہ تو نبی ہیں اور نہ فرشتہ، اس لیے 'علیہ السلام' کا لفظ نہیں استعمال کرنا چاہیے؛ بلکہ "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کہنا مناسب ہے۔

چنانچہ استاذ محترم مفتی سعید احمد صاحب پالنپوری دامت برکاتہم "حجۃ اللہ البالغۃ" کی اپنی بے نظیر شرح "رحمۃ اللہ الواسعۃ" میں رقم طراز ہیں:

تنبیہ: حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے اسمائے گرامی کے ساتھ لفظ 'امام' کا استعمال حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے خطباتِ جمعہ کے خطبہ ٔ ثانیہ میں بھی فرمایا ہے، جب کہ ان کی امامت کا عقیدہ شیعوں کا ہے، اور یہ عذر کہ شاید لغوی معنی میں استعمال کیا ہو، اس لیے درست نہیں کہ خلفائے راشدینؓ کے ناموں کے ساتھ یہ لفظ استعمال نہیں فرمایا، جب کہ وہ زیادہ حق دار تھے، اسی طرح بہت سے مصنفین کے قلم سے ان بزرگوں کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" نکل جاتا ہے، جو اہل السنۃ کے نزدیک کسی طرح بھی درست نہیں، کیونکہ بارہ اماموں کی نبوت وعصمت کا عقیدہ شیعوں کا ہے۔ (۸۵/۱)

"علیہ السلام" کے لفظ کے استعمال کے سلسلہ میں تقریباً یہی باتیں مولانا خیر محمد جالندھری صاحب نے (خیر الفتاوی ۱۴۷/۱) میں ایک استفتا کے جواب میں لکھی ہے۔

غرض "امام مہدی" 'علیہ السلام' یہ لقب جو لوگوں میں مشہور ہوگیا ہے، شیعی اثرات کا نتیجہ ہوسکتا ہے، یا بے خبری میں غلبہ ٔ محبت کی بنا پر، ایسی باتیں زبان وقلم سے نکل جاتی ہیں، اس لیے اس سے احتیاط نہایت ضروری ہے۔ رہی بات یہ کہ آپ کو رضی اللہ عنہ کہنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟ تو وہ اس وجہ سے کہ آپ تقریباً دو سال تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صحبت اٹھائیں گے، اور نیز روایتوں میں حضرت مہدیؒ کے متعلق "رضی عنہ ساکن السماء وساکن الأرض" کے الفاظ وارد ہیں، ملاحظہ فرمائیں (کنز العمال ۲۷۰/۱۴ رقم ۳۸۵۸۶) یعنی آسمان وزمین کے لوگ ان سے راضی ہوں گے، اس لحاظ سے ظہور کے بعد "رضی اللہ عنہ" کے پاکیزہ کلمات کے ساتھ حضرت مہدیؓ کا تذکرہ جائز ہوگا۔

نوٹ: احادیث میں حضرت مہدیؒ کے لیے کثرت سے لفظ امام استعمال ہوا ہے، اسی وجہ سے متقدمین ومتأخرین علماء کا جم غفیر حضرت مہدی کے لیے امام کا لفظ استعمال ہوا ہے، اسی وجہ سے متقدمین ومتأخرین علماء کا جم غفیر حضرت مہدی کے لیے امام کا لفظ استعمال کرتے آرہا ہے، البتہ چونکہ امامت کا عقیدہ شیعوں کا بنیادی اور اہم عقیدہ ہے، ہمارے لیے یہی مناسب ہے کہ ہم اس لفظ کے استعمال سے احتراز کریں۔ **ولناس فی ما یعشقون مذاهب.** خلاصہ یہ ہوا کہ آپ کا مناسب لقب حضرت مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

وطن: **عن امّ سلمة زوج النبی صلی الله علیه وسلم قال: یکونُ اختلاف عند موت خلیفة، فیخرج رجل من أهل المدینة هاربًا إلی مکةَ فیأتیه ناسٌ من أهل مکة فیخرجونه وهو کاره فیُبایعونه بَین الرّکن والمقام" الخ.** (أبو داؤد ۲/ ۵۸۹)

ترجمہ: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا، تب مدینہ والوں میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگ نکلے گا، لوگ اس کے پاس آکر اسے امامت کے لیے نکالیں گے، حالانکہ وہ اس کو پسند نہ کرتا ہوگا، پھر وہ لوگ حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ اس سے بیعت کریں گے۔

آپ کا وطنِ مالوف اور جائے ولادت مدینہ منورہ ہے اور جائے ظہور مکہ مکرمہ ہے اور آپ بیت المقدس (ملکِ شام) کی طرف اعلائے دین کے لیے ہجرت فرمائیں گے۔

ملا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں رقم طراز ہیں کہ: " **انّ المهدی یظهرُ أوّلاً فی الحرمین الشریفین، ثم یأتی بیت المقدس" الخ (شرح فقه اکبر ۱۳۶)** کہ حضرت مہدیؒ پہلے حرمین شریفین میں ظاہر ہوں گے، پھر بیت المقدس (Jerusalem) تشریف لے جائیں گے۔

شکل وصورت (حلیہ مبارک)

آپؒ کی شکل وصورت کے متعلق حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ رقم طراز ہیں کہ: ''آپ کا قد وقامت قدرے لانبا، بدن چست، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبرِ خدا ﷺ کے چہرے سے مشابہ ہوگا، نیز آپ کے اخلاق پیغمبرِ خدا ﷺ کے اخلاق سے پوری طرح مشابہت رکھتے ہوں گے''۔ (علاماتِ قیامت ۱۰)

احادیث میں آپ کے نام ونسب کے ساتھ شکل وصورت کو بھی اجمالاً ذکر کیا گیا ہے، تاکہ آپ کی شخصیت کی شناخت میں کوئی اشتباہ نہ رہے۔

اس سلسلہ میں ابوداؤدشریف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: **عن أبي سعيدٍ الخدريؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المهديّ منّي أجلى الجبهة أقنى الأنف يملأ الأرض قسطًا وعدلا كما مُلئت ظُلمًا وجُورًا ويملكُ سبعَ سنين". (ابو داؤد كتاب المهدى:۵۸۸/۳)**
یعنی مہدی میری اولاد میں سے ہے، جو کشادہ پیشانی اور بلند و باریک ناک والا ہے۔

اس حدیث میں آنکھوں سے نظر آنے والی حضرت مہدیؓ کی دو جسمانی نشانیوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے؛ ایک یہ کہ وہ روشن اور کشادہ پیشانی ہوں گے، اور دوسری یہ کہ وہ بلند بینی ہوں گے، ان دونوں چیزوں کو انسان کی خوب صورتی اور حسن و جمال میں خاص دخل ہوتا ہے، اسی لیے خصوصیت سے ان کا ذکر کیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک میں بھی ان دونوں چیزوں کا ذکر آتا ہے۔ (شمائل ترمذی ۳)

ان دونشانیوں کے ذکر کا مطلب یہ سمجھنا چاہیے کہ، وہ حسین وجمیل بھی ہوں گے، لیکن ان کی اصل نشانی اور پہچان ان کا یہ کارنامہ ہوگا کہ دنیا سے ظلم وعدوان کا خاتمہ ہوجائے گا، اور ہماری یہ دنیا عدل وانصاف کی دنیا ہوجائے گی۔ (معارف الحدیث ۱۷۱/۸)

اسی قسم کی ایک روایت مستدرکِ حاکم میں بھی ہے: **عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "المهديُّ منّا أهل البيت أشمّ الأنف، أقنى، أجلى يملأ الأرض قسطًا وعدلاً كما مُلئت جُورًا وظُلمًا يعيش هكذا، وبسط يساره واصبعين من يمينه المُسبحة والابهام وعقد ثلاثة" هذا حديث صحيح على شرط مسلم، ولم يُخرجاه.**
(مستدرک للحاکم ۲۰۰/۴ رقم ۸۶۷)

ترجمہ: آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہدی ہم اہلِ بیت میں سے ہوگا، سیدھی باریک ناک والا، کھلی پیشانی والا ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ اتنے (سال) زندہ رہے گا، (یہ فرمانے کے بعد) آپ ﷺ نے (پانچوں انگلیاں پھیلاتے ہوئے) بائیں ہاتھ کو کھول دیا اور دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں (شہادت کی انگلی اور انگوٹھے) کو کھول دیا اور باقی تین انگلیاں بند رکھی (گویا کل سات انگلیاں کھول دیں)۔

اور بعض روایت میں مزید ایک جسمانی صفت اس طرح وارد ہوئی ہے: **عن عليؓ قال: المهدی فتّی**

من قريش ادم ضرب من الرجال. (منتخب کنز العمال ۶/۳۴ علی ہامش مسند احمد) کہ حضرت مہدی گندمی رنگ اور چھریرے بدن والے قریش کے نوجوان ہوں گے۔

مذکورہ نصوص میں آپ کے تین اوصاف جسمانیہ کا ذکر ہے، مگر بطورِ علامت تو یہی وارد ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیرت میں مشابہت ہوگی، ہاں اس بات سے انکار نہیں کہ علم وعمل، روحانی واخلاقی کمالات کے ساتھ ساتھ آپ کی وجیہ شکل وصورت آپ کی طرف لوگوں کی کشش کا ذریعہ ہوگی۔

چنانچہ ابوداوؒد نے حضرت ام سلمہؓ کے روایت کے ذیل میں ذکر کیا:"**يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق**". (أبو داؤد ۲/ ۵۸۹، رقم ۴۲۹۰) مہدیؒ اخلاق میں تو آپ ﷺ کے مشابہ ہوں گے،لیکن شکل وصورت میں نہیں۔

چنانچہ صاحب بذل المجہود فرماتے ہیں:**يشبه في الخلق أي في أخلاق العالية ولا يشبه في الخلق أي في ظاهر الصورة**"۔بذل المجہود ۵/۱۰۳)یعنی حضرت مہدیؒ اپنے بلند اخلاق میں،تو آپ ﷺ سے مشابہ ہوں گے،لیکن ظاہری شکل وصورت میں مشابہ نہ ہوں گے۔

اس سے ایک بات یہ بھی ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مہدیؒ کے اخلاق جب اللہ کے رسول ﷺ کے اخلاقِ طیبہ سے مشابہت رکھتے ہوں گے،تو یہ اخلاقی مشابہت آپ کے تعارف کے لیے بہت بڑی علامت ثابت ہوگی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ ضروری نہیں کہ،وہ آپ ﷺ سے جسمانی طور پر کامل مشابہت نہیں رکھتے ہوں گے۔

(ظہور مہدی:۲۰ تا ۷۷)

حضرت مہدیؒ کا مقام ومرتبہ دنیا وآخرت میں:

(۱) حدیث شریف میں ارشاد ہے:"**لن تهلك أمّةٌ أنا في أوّلها، وعيسى بن مريم في آخرها، والمهدى فى أوسطها**"، أبو نُعيم في أخبار المهدى عن ابن عباس ،(کنز العمال ۱۴/ رقم ۳۸۶۷۱) "وہ قوم کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتدا میں ہوں (یعنی حضرت محمد ﷺ) جس کے درمیان میں حضرت مہدی ہیں، اور جس کے آخر دور میں حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے"۔

(۲) آپ (یعنی حضرت مہدیؒ) آخری خلیفہ راشد ہوں گے۔

(۳) آپ آخری مجدد ہوں گے۔

(۴) آپ ولایت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہوں گے۔

(۵) حدیث شریف میں ایک جگہ آپ کو جنت کے سرداروں میں سے ایک سردار بتایا گیا ہے۔ **عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: سمتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: نحنُ وُلد عبد المطلب سادةُ أهل الجنة، أنا وحمزة وعليٌ وجعفر والحسن والحسين والمهدى. (ابن ماجة باب خروج المهدى ۳۰۰)**

یعنی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد جنت کے سردار ہوں گے، یعنی آپ ﷺ حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضی اللہ عنہم۔

یہ روایت ابن ماجہ کے موضوعات میں شامل نہیں ہے، نیز اس کے متابعات اور شواہد موجود ہیں۔

(۶) اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بہت بڑی روحانی طاقت دی گئی ہوگی۔

(۷) خلفائے راشدین کے بعد آپ ہی کا رتبہ ہے۔

اس سلسلہ میں مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلویؒ لکھتے ہیں: ''اور امام مہدی امت محمدیہ کے آخری خلیفہ راشد ہیں، جن کا رتبہ جمہور علماء کے نزدیک ابوبکر اور عمرؓ خلفائے راشدین کے بعد ہے امت میں''۔ **(القول المحکم فی نزول عیسی بن مریم معروف به نزول عیسی وظهور مهدی ۳۵)**

(۸) آسمان وزمین والے سب آپ سے خوش ہوں گے۔

(۹) حضرت عیسیٰؑ نزول کے بعد پہلی نماز آپ کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے، اور یہ اس امت محمدیہ کے لیے تکریم ہے (کہ اس امت کے باکمال افراد وہ ہیں جن کے پیچھے نبی نماز ادا کرے)۔

(۱۰) آپ نبی اور رسول نہیں ہوں گے، نہ آپ پر وحی نازل ہوگی اور نہ آپ نبوت کا دعوی کریں گے، اور نہ کوئی آپ کو نہیں سمجھ کر ایمان لائے گا۔

معلوم ہوا کہ جو شخص مہدی ہونے کے ساتھ ساتھ نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے (اسی طرح جن لوگوں نے آج تک اپنے متعلق مہدی ہونے کے دعوے کیے وہ بھی جھوٹے ہیں)۔

(۱۱) حضرت عیسیٰؑ کے نزول تک حضرت مہدی مسلمانوں کے خلیفہ اور حاکم ہوں گے۔

(۱۲) حضرت عیسیٰؑ نزول کے بعد بمنزلۂ امیر ہوں گے، اور حضرت مہدی بمنزلۂ وزیر ہوں گے اور دونوں باہمی مشورہ سے کام کریں گے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں مفتی یوسف صاحب لدھیانویؒ فرماتے ہیں: حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نزول خلیفہ کی حیثیت سے ہوگا، اور یہ حیثیت ان کی اہل اسلام کے معتقدات میں شامل ہے، اس لیے جب وہ نازل ہوں گے تو حضرت مہدی علیہ الرضوان امورِ خلافت ان کے سپرد کرکے خود اُن کے مشیروں میں شامل ہوجائیں گے، اور تمام اہل اسلام ان کے مطیع ہوں گے، اس لیے نہ کسی دعوے کی ضرورت ہوگی، نہ رسمی چناؤ یا انتخاب کی۔
(بحوالہ المہدی والمسیح :۲۱ ظہور مہدی :ص ۶۲ تا ۶۴)

حضرت مہدی کے دست حق پر بیعت کی تاکید:

انسان کے لیے ضروری ہے کہ، وہ ہر خیر اور نیکی کے کام میں بقدرِ استطاعت تعاون کرے، نیز شریعتِ مطہرہ کی تعلیم کے مطابق اگر کوئی مصلح، مجدد، داعی الی الحق کھڑا ہوجائے، تو اُس کا تعاون کرنا، اس کے لیے راہ ہموار کرنا، اُس کی راہ میں رکاوٹ نہ بننا ہمارا ایمانی اخلاقی فریضہ ہے، لیکن جب حضرت مہدیؓ کا ظہور ہوگا، تو ان کا تعاون کرنے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی احادیث میں بڑی بھاری تاکید وارد ہوئی ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کو تاکید کے انداز میں اس طرح بیان فرمایا کہ:

"جس کو یہ وقت ملے (یعنی حضرت مہدیؓ کا زمانہ) تو وہ ان کے پاس آئے، اگر چہ برف پر گھسٹ کر آنا پڑے"۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے: **عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال: بينما نحنُ رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أقبل فتية من بنى هاشم، فلما رأهم النبى صلى الله عليه وسلم اغرورقت عيناه وتغير لونُه، قال (عبد الله) فقلتُ: ما نزالُ نرىٰ فى وجهِكَ شيئًا نَكرهه، فقال: "انّا أهل بيت اختار الله لنا الاخرة على الدنيا، وانّ أهل بيتى سيَلقونَ بعدى بلاءً وتشريدًا وتطريدًا حتى يأتى قوم من قبل المشرق معهم رايات سودٌ فيسئلون الخير فلا يُعطونه، فيقاتلون، فينصرون، فيعطون ما سئلوا، فلا يقبلون حتى يدفعوها الى رجل من أهل بيتى، فيملأها قسطًا كما مَلَوها جورًا، فمن أدرك ذلك منهم، فليأتهم ولو حبوًا على الثلج".** (ابن ماجة ص ۳۰۹ رقم ۴۰۸۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک بنی ہاشم کے چند نوعمر بچے (آپ کے پاس) آئے، جب آپ نے انہیں دیکھا تو آپ کی آنکھیں آنسوؤں

سے نم ہوگئیں اور (چہرے کا) رنگ متغیر ہوگیا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ہم آپ کے چہرے پرغم کے آثار دیکھ رہے ہیں، جو ہمارے لیے آزردگی کا باعث ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''ہم اہل بیت کو اللہ نے خصوصیت بخشی ہے، ہمارے لیے دنیا کی بنسبت آخرت کو پسند فرمایا ہے، میرے اہل بیت کو میرے بعد بڑے مصائب وآلام اور دُھتکار کا سامنا کرنا پڑے گا، یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم نمودار ہوگی، جن کے ساتھ سیاہ جھنڈے ہوں گے، وہ (میرے اہل بیت) ان سے خیر کا سوال کریں گے، لیکن انہیں نہیں دیا جائے گا، تب وہ قتال کریں گے، اور وہ نصرت وکامرانی سے ہم کنار ہوں گے، پھر انہیں ان کی مطلوبہ چیز دی جائے گی، لیکن وہ اسے قبول نہ کریں گے، یہاں تک کہ وہ میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص کو دیں گے، وہ روئے زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی، سو جو کوئی انہیں پائے وہ ان کے پاس پہنچ جائے، خواہ برف پر گھسٹ کر ہی کیوں نہ جانا پڑے''۔

ان مبارک الفاظ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کا ساتھ دینے اور ان کے ہاتھ پر بیعت ہونے کی کتنی تاکید فرمائی ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں حضرت مہدیؓ کی خلافت کا وقت آئے گا، تو آپ کی اتباع ان امور میں واجب ہوگی جو خلیفہ سے متعلق ہیں۔ (بحوالہ ازالۃ الخفاء ۱/۲۶ ظہور مہدی ص ۳۷ تا ۳۹)

حضرت مہدی کا ظہور کب کن حالات میں اور کہاں ہوگا:

احادیث میں بہت ہی تاکید کے ساتھ حضرت مہدیؓ کی تشریف آوری اور اس کے بعد امتِ مسلمہ کے عروج وترقی کی یقینی خبریں دی گئی ہیں، لیکن ساتھ ہی کس وقت کس سال، کس ماہ میں آپ کا ظہور ہوگا اس کی تعیین نہیں کی گئی، ہاں احادیث سے جس زمانہ میں آپ کا ظہور ہونے والا ہے، اس وقت کے امتِ مسلمہ کے احوال کا کافی حد تک اندازہ ہوسکتا ہے، جس سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ اب ظہور کا زمانہ قریب ہے۔

زمانہ ظہور کے قریب امت کے عمومی حالات:

(۱) زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔

(۲) ظلم اتنا شدید ہوگا کہ پناہ کی جگہ نہ ملتی ہوگی، اس سلسلہ کی ایک روایت حاکمؒ نے ذکر کی ہے: عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ''ینزل بأمتی

بلاء شديد من سلطانهم حتى يضيق الأرض عنهم فيبعث الله رجلاً من عترتي فيملأ الأرض قسطًا وعدلاً كما ملئت ظلمًا وجورًا" الخ. (مستدرک للحاکم) کہ میری امت پر ان کے حکمرانوں کی جانب سے بہت سخت مصیبتیں آئیں گی، یہاں تک کہ ان پر زمین تنگ ہوجائے گی، پھر اللہ تعالیٰ میرے خاندان میں سے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا، وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے ہی بھردے گا، جیسے وہ ظلم وستم سے بھرچکی تھی۔

(۳) لوگ ایک دوسرے پر تھوکتے ہوں گے۔عن علي رضی اللہ عنہ قال: ''لا یخرج المهديؒ حتی یبسط بعضكم في وجه بعض''۔(منتخب کنز العمال:۳۳/۶) یعنی مہدیؒ اس وقت تک ظاہر نہیں ہوں گے، جب تک تم لوگ ایک دوسرے پر تھوکنے نہ لگ جاؤ۔

حضرت مفتی نظام الدین شامزیؒ کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث قابلِ اعتبار ہے۔(عقیدۂ ظہور مہدی:۷۰)

(۴) اللہ کا نام لینا گردن زدنی جرم ہوگا۔إذا قال الرجل "الله الله" قُتل۔

(مستدرک للحاکم:۴/۵۵۴)

(۵) امت پر بہت ہی آزمائش ہوگی۔

(۶) لوگوں میں اختلاف اور زلزلے (یعنی پریشان کن حالات) ہوں گے۔

(۷) دین پر زوال آوے گا۔

(۸) فتنوں کی بھرمار ہوگی۔

(۹) حالات ایسے ہوں گے کہ مسلمان مایوسی سے کہیں گے کہ ''اب مہدیؒ کیا آئیں گے!'' یعنی مہدیؒ کی تشریف آوری کے متعلق لوگوں کو مایوسی سی ہوگی۔ عن ابن عباس رضي الله عنه قال: يبعث المهدي بعد أياس وحتى يقول الناس " لا مهدى "۔(الحاوی:۲/۷۶)

یعنی مہدیؒ ایسی ناامیدی کے عالم میں ظاہر ہوں گے کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ ''مہدیؒ کا وجود ہی نہیں ہے''۔

(۱۰) دنیا پر شیطانی قوتوں کا غلبہ ہوگا۔

(۱۱) مسلمان کے دلوں میں بھی ٹیڑھاپن پیدا ہورہا ہوگا۔

(۱۲)دین وشریعت کی دنیا میں کوئی اہمیت نہ ہوگی۔

(۱۳)حرام کو حلال سمجھا جاوے گا۔

(۱۴)معروف کو منکر اور منکر کو معروف سمجھا جائے گا۔

امت پر آنے والے حالات کا اندازہ ایک حدیث شریف کے ذریعہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ **عن ثوبان رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "يوشك الأمم ان تداعى عليكم كما تداعى الأكلة إلى قصعتها، فقال قائل: ومن قلة نحن يومئذ؟ قال: بل أنتم يومئذ كثير، ولكنكم غُثاء كغثاء السيل ولينزعن الله من صدور عدوّكم المهابة منكم، وليقذفن الله في قلوبكم الوهن، فقال قائل: يا رسول الله! وما الوهن؟ قال: حب الدنيا وكراهية الموت".**

(ابو داؤد: ۲/ ۵۹۰ رقم ۴۲۹۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "ایک زمانہ وہ آئے گا کہ قومیں تم پر ہلّہ بولنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی، جیسے دستر خوان پر کھانے والوں کو دعوت دی جاتی ہے" (اور کھانے والے سب جانب سے دستر خوان کو گھیر لیتے ہیں، اسی طرح کفار کی یہ جماعتیں مسلمانوں کو گھیر لیں گی) صحابہؓ نے عرض کیا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اس وقت ہماری تعداد کم ہوگی؟ فرمایا: نہیں بلکہ اس وقت تم بڑی تعداد میں ہوں گے، لیکن (دینی اعتبار سے) تم سیلاب کے بالائی کیچڑ اور گندگی کی طرح ہوگے اور دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکل جائے گا اور تم "وہن" کا شکار ہو جاؤ گے" سائل نے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول ﷺ! "وہن" کیا چیز ہے؟ فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔ (ظہور مہدی ص ۶۶ تا ۶۸)

حضرت مہدیؓ کا ظہور کس طرح ہوگا؟

حضرت مہدیؓ کے ظہور کے وقت کی تعیین ہم نہیں کر سکتے، البتہ بہت سی احادیث میں حضرت مہدیؓ کے ظہور کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کا حاصل یہ ہے کہ ایک خلیفہ کا انتقال ہوگا اور مسلمانوں میں امارت کے بارے میں اختلاف ہوگا کہ کس کو امیر بنایا جائے، اہل مدینہ سے ایک باکمال شخص (حضرت مہدیؓ جو ابھی لوگوں میں متعارف نہیں ہوں گے) مکہ مکرمہ کی طرف چلا جائے گا، اس کو یہ اندیشہ ہوگا کہ لوگ مجھ کو خلیفہ بنا دیں گے اور وہ خود منصب قبول کرنا پسند نہیں فرماتے ہوں گے اور اپنے آپ کو چھپانے کی سعی کریں گے، لیکن اہل مکہ آپ کی وجیہ اور

باکمال شخصیت کو پہچان لیں گے اور اُن (حضرت مہدیؓ) کے نہ چاہنے کے باوجود حجرِ اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان کے ہاتھ پر امارت کی بیعت کرنا شروع کریں گے۔ بالکل شروع میں جو لوگ حضرت مہدیؓ کے دست بابرکت پر بیعت کی سعادت حاصل کریں گے، ان کی تعداد اصحابِ بدر یین اور اصحابِ طالوت کی طرح ۳۱۳ ہوگی۔ (غزوۂ بدر کے موقع پر مشہور قول کے مطابق ۳۱۳ صحابہؓ تھے اور حضرت طالوت کے ساتھ ان کی ہدایت پر عمل کرکے جالوت کی طرف مقابلہ کے لیے آگے بڑھنے والے بھی ۳۱۳ تھے) یہ ۳۱۳ حضرات بہت ہی اونچے درجہ کے ایمان والے ہوں گے اور خیر القرون کے بعد اگلے پچھلے تمام لوگوں سے افضل ہوں گے، پھر جیسے جیسے خبر پھیلتی جائے گی مخلصین مختلف جماعتوں میں پہنچ کر آپ کے گرد جمع ہوتے رہیں گے، مشرق کی طرف سے ایک جماعت آئے گی اور حضرت مہدیؒ کی تائید کرکے قیامِ حکومت میں تعاون کرے گی۔

اس سلسلہ کی روایات حسب ذیل ہیں:

(۱) حدثنا حرملةُ بنُ يحيى المصرى و ابراهيم بن سعيد الجوهرىُ قالا: حدثنا أبو صالح عبد الغفار بن داؤد الحرانى قال: حدثنا ابن لهيعة، عن أبى زرعة عمرو بن جابر الحضرمى، عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدىؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يخرج ناسٌ من المشرق فيؤطون للمهدى يعنى سلطانه". (سنن ابن ماجه ۳۰۰، رقم ۴۰۸۸) یعنی مشرق سے لوگ آئیں گے اور قیامِ سلطنت میں حضرت مہدیؒ کی نصرت کریں گے۔

اس حدیث کے تمام رُوات پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے حضرت مفتی نظام الدین شامزئیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بھی قابلِ اعتبار ہے، کیوں کہ کسی نے اس کو موضوع نہیں کہا ہے۔

عراق (Iraq) شام (Syria) یمن (Yemen) کے ابدال بھی آویں گے اور حضرت مہدیؓ کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

ابتدائی مرحلے میں حضرت مہدیؓ کا لشکر اسباب کے اعتبار سے کمزور ہوگا، لیکن باری تعالیٰ کی نصرت و مدد ان کے شامل حال ہوگی، جس کی برکت سے آپ آگے بڑھتے چلے جاویں گے۔

حدیث: (۲) ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہوگا، اس وقت ایک شخص مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ مکرمہ چلا جائے گا، لوگ اسے جبراً اس کے گھر سے نکال کر حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت

ہوں گے۔ شام کی جانب سے اس کے مقابلہ میں ایک لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر مقامِ بیداء پر ہوگا، تو اسے دھنسا دیا جائے گا، پھر ان کے پاس عراق کی ٹکڑیاں اور شام کے ابدال حضرات تشریف لائیں گے اور ان سے بیعت لیں گے، وہ خزانوں کو نکالیں گے اور مال تقسیم کریں گے، اور اسلام کو زمین میں استقرار حاصل ہوگا اور وہ اسی حال میں سات یا نو سال رہیں گے۔ (مصنف عبد الرزاق: ۱۱/۳۷۱ رقم ۲۰۷۶۹ وأبو داؤد رقم ۴۲۸۶)

حدیث: (۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بخدا ایک لشکر اس گھر (بیت اللہ) کا قصد کرے گا، یہاں تک کہ جب وہ مقامِ بیداء پر ہوگا، تو اس کے درمیانی حصہ (قلب) کو دھنسا دیا جائے گا، اس کا اگلا حصہ (مقدمہ) پچھلے حصہ (ساقہ) کو پکارے گا، پھر ان کو بھی دھنسا دیا جائے گا بجز خبر رساں شخص کے علاوہ کوئی زندہ نہ بچے گا۔ (مسلم ۳۸۸/۲ رقم ۲۸۸۳)

(۴) حدثنی محمد بن حاتم بن میمون، حدثنا الولید بن صالح، حدثنا عبید الله بن عمرو، أخبرنا زید بن أبی انیسة، عن عبد الملک العامری، عن یوسف بن ماهک قال: "سیعوذ بهذا البیت یعنی الکعبة قومٌ لیست لهم منعة ولا عددٌ ولا عُدةٌ، یُبعث إلیهم جیشٌ حتی إذا کانوا ببیداء من الأرض خُسف بهم"، قال یوسف: وأهلُ الشام یومئذ یسیرون إلی مکة، فقال عبد الله بن صفوان أمَ والله ما هو بهذا الجیش، قال زید: وحدثنی عبد الملک العامری، عن عبد الله بن سابط، عن الحارث بن أبی ربیعة، عن أم المؤمنین رضی الله عنه بمثل حدیث یوسفَ بن ماهک غیر أنه لم یذکر فیه الجیش الذی ذکره عبد الله بن صفوان.

(مسلم ۲/ ۳۸۸)

یعنی عنقریب بیت اللہ میں ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جس کے پاس نہ قوت مدافعت ہوگی، نہ تعداد اور نہ تیاری، ان کی طرف لشکر کشی کی جائے گی، یہاں تک کہ جب وہ لشکر مقامِ بیدا پر ہوگا تو اس کو دھنسا دیا جائے گا، یوسف بن ماہک (راوی) فرماتے ہیں کہ اس وقت اہلِ شام مکہ کی جانب کوچ کر رہے ہوں گے۔

(ظہور مہدی ص ۶۸ تا ۷۱)

حضرت مہدی کی ماتحت میں ہونے والی جنگیں:

حضرت مہدیؓ کی ماتحتی میں ہونے والی جنگوں اور دیگر احوال کی وضاحت کے لیے حضرت عبد اللہ بن

مسعودؓ کی اس مفصل روایت کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، جس کو نعیم بن حمادؒ نے ''الفتن'' میں اور ان ہی کے حوالہ سے علامہ سیوطیؒ نے ''جامع کبیر'' میں اور سید برزنجیؒ نے ''الاشاعۃ'' میں ذکر کیا ہے، اس روایت سے اس بات کے واقعات کی ترتیب پر کافی روشنی پڑتی ہے، نیز اس کے بیشتر اجزا کی تائید صحاح میں صراحۃً مل جاتی ہے۔

اختصار کے پیش نظر ترجمۂ حدیث پیش خدمت ہے۔

''مسلمانوں اور رومی (عیسائیوں) کے بیچ صلح ہوگی، تب مسلمان رومیوں کے ساتھ مل کر پہلے ایک بار رومیوں کے کسی دشمن سے جنگ کریں گے، جس میں ان کی فتح ہوگی اور دشمن سے حاصل شدہ یہ مالِ غنیمت دونوں باہم تقسیم کرلیں گے۔

اس کے بعد پھر یہ رومی لوگ مسلمانوں سے مل کر فارس سے جنگ کریں گے، وہ ان کے لشکری لوگوں کو قتل کردیں گے اور ان کی اولاد کو قید کرلیں گے، رومی مسلمانوں سے کہیں گے کہ ''جس طرح پہلی بار ہم نے مالِ غنیمت تقسیم کر کے تم کو دے دیا تھا، اسی طرح اس بار تم بھی مال اور قیدی سب برابر تقسیم کر کے ہمیں دے دو''۔ اس پر اہلِ اسلام حاصل شدہ مال اور مشرک قیدیوں کی تقسیم تو کرلیں گے (مگر جو مسلمان قیدی ان کے پاس ہوں گے انہیں تقسیم نہ کریں گے) رومی کہیں گے کہ ''یہ خلاف معاہدہ بات ہے''۔

رومی شاہ قسطنطینیہ کے پاس جا کر شکایت کریں گے کہ عربوں نے ہم سے دغابازی کی (آپ ہماری مدد کیجئے) ہم تو مسلمانوں سے مال ومتاع، لشکری طاقت اور قوت میں بہت زیادہ ہیں، شاہ قسطنطینیہ کہے گا کہ میں مسلمانوں سے عہد شکنی نہیں کرسکتا، وہ عرصۂ دراز سے ہم پر غالب ہی رہے ہیں، آخر کار رومی صاحبِ رومیہ کے پاس یہ شکایت لے جائیں گے، وہ اسّی جھنڈوں پر مشتمل ایک بڑا لشکر سمندری راہ سے ان کے ہمراہ کردے گا، جس کے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار سپاہی ہوں گے (گویا ان کی کل تعداد ۹۶۰۰۰۰ ہوگی)۔ ان لشکریوں کو ان کا سپہ سالار ملک شام کے ساحل پر پہنچ کر کشتیاں جلا دینے کا حکم کرے گا، تاکہ یہ لشکر اپنی جان کی بازی لگا کر جنگ کرے، یہ لشکر اس کے حکم کی بجا آوری کرے گا، رومی عیسائی دمشق اور معتق پہاڑ کے سوا شام کا تمام ملک فتح کرلیں گے، اور بیت المقدس (یروشلم) کو برباد کرڈالیں گے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اس وقت دمشق میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہوگی۔ اور ''معتق'' ملک شام کے مقام حمص کی نہر کے پاس ایک پہاڑ کا نام ہے۔

اس جگہ کا نقشہ کچھ اس طرح ہوگا کہ مسلمانوں کے بیچ معتق کے اوپر ہوں گے، مسلمان "نہر اَرنط" پر اور مشرکین نہر ارنط کی پچھلی جانب ہوں گے، وہ صبح وشام آپس میں نبرد آزما ہوں گے۔

جب شاہِ قسطنطنیہ یہ نقشہ دیکھے گا، تو وہ "قِنَّسرِین" کے پاس چھ لاکھ کا لشکر خشکی کی راہ سے روانہ کرے گا، مسلمانوں کے پاس یمنیوں کا ایک لشکر آملے گا، جن کی تعداد ستر ہزار ہوگی، اور یمن کے ساتھ چالیس ہزار قبیلہ حمیر کے لوگ آملیں گے، اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ذریعہ ان کے دلوں کو باہم جوڑ دیا ہوگا، یہ حضرات بیت المقدس پہنچ کر رومیوں سے جنگ کریں گے، آخر ان کو شکست دے کر تتر بتر کر دیں گے، وہ لوگ قنسرین کے پاس پہنچیں گے۔

آزاد شدہ غلاموں کا ایک لشکر (فارس کی اور سے) عرب کی مدد کے لیے آئے گا اور کہے گا کہ اے عرب! تم تعصب کی بات چھوڑ دو، جب تک تم باہم متحد نہیں ہو جاتے، ہم تم دونوں میں سے کسی کی مدد نہیں کریں گے، کبھی عرب، کبھی یمن اور کبھی یہ غلاموں کا لشکر کفار سے لڑے گا، مسلمان عیسائیوں کو دور گھاٹیوں کی جانب نکال باہر کر دیں گے، مسلمان کسی نہر کے پاس اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کی خبر گیری میں مصروف ہوں گے اور کفار نہر رقیہ کے پاس جمع ہوں گے، اس نہر کو نہر اسود بھی کہا جاتا ہے۔

اور پھر مسلمانوں کی مشرکین سے جنگ ہوگی، مگر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے دونوں لشکروں سے فتح وکامرانی چھین کر ان پر صبر القاء کریں گے، ایک تہائی مسلمان شہید ہو جائیں گے، ایک تہائی بھاگ نکلیں گے اور ایک تہائی باقی رہ جائیں گے۔

اس لشکر کے شہداء میں سے ہر شہید غزوۂ بدر کے دس شہیدوں کے درجۂ ثواب پر ہوگا، چنانچہ بدر کا ایک شہید ستر لوگوں کی شفاعت کرے گا اور اخیر زمانہ کے ان شہیدوں میں سے ہر ایک شہید کو سات سو افراد کی شفاعت کی اجازت ہوگی۔

لشکر کا جو تہائی حصہ بھاگ کھڑا ہوا تھا، وہ بھی تین حصوں میں بٹ جائیں گے، ایک تہائی مرتد ہو کر رومیوں سے جا ملیں گے، وہ کہیں گے کہ اگر اللہ کو اس دین کی ضرورت ہوتو، وہ خود اس کی پاس داری کر لے، یہ مقامِ ہراء، تنوخ، طیٔ اور سلیح کے عرب باشندے ہوں گے؛ ایک تہائی دیہاتی لوگ ہوں گے، وہ یہ کہتے ہوئے اپنے دیہاتوں کی اور روانہ ہو جائیں گے کہ ہمارے آباء واجداد کی سر زمین ہی ہمارے لیے بہتر ہے، رومی کبھی ہم تک پہنچ نہیں پائیں گے؛ اور ایک تہائی یہ کہیں گے کہ ہر چیز پر اس کے نام کے اثرات ہوتے ہیں، اسی لیے یہ ملک شام بھی

اپنے نام ہی کی طرح منحوس ہے، ہمیں عراق، یمن اور حجاز لے چلو ہمیں وہاں رومیوں سے کوئی اندیشہ نہیں رہے گا۔

اب باقی ماندہ ایک تہائی آپس میں کہیں گے کہ واقعی اب عصبیت چھوڑ کر سب متفق ہو جاؤ، اور سب مل کر دشمن سے جنگ کرو، یہی عصبیت ہماری کامیابی میں رکاوٹ کا ذریعہ ہے۔

اب یہ اس عزم کے ساتھ لڑیں گے کہ اب ہمیں بھی اپنے شہید بھائیوں سے جاملنا ہے، جب رومی لشکر مسلمانوں کی اس قلت کا احساس کرے گا، کہ ان کے ایک تہائی تو مر گئے اور ایک تہائی ہمارے ہمنوا ہو گئے اب صرف تہائی ہی باقی رہ گئے تو ایک شخص صلیب والا جھنڈا لے کر کھڑا ہوگا اور کہے گا کہ ''صلیب کا بول بالا ہوا'' اس پر ایک مسلمان دونوں صفوں کے بیچ جھنڈا لے کر نعرہ لگائے گا کہ ''اللہ کے انصار کا غلبہ ہوا''۔

رومیوں کے اس کلمہ پر اللہ تعالی کو غصہ آئے گا اور وہ مسلمانوں کی چھ لاکھ فرشتوں کے ساتھ مدد فرمائے گا، ایک لاکھ حضرت جبرئیلؑ کے ہمراہ ہوں گے، دو لاکھ حضرت میکائیلؑ کے ساتھ، اور تین لاکھ حضرت اسرافیلؑ کے ساتھ، اللہ تعالی مسلمانوں کی مدد فرمائیں گے اور کفار پر اپنا قہر نازل کریں گے، کفار بری طرح مارے جائیں گے اور جو بچ رہے، وہ بے حد رسوائی کے ساتھ شکست کھا جائیں گے۔

اس کے بعد مسلمان ملک روم میں داخل ہو کر مقامِ عموریہ تک پہنچ جائیں گے، عموریہ کی سرحد پر بہت سے لوگ جمع ہوں گے، مسلمان انہیں دیکھ کر بڑی حیرت میں پڑ جائیں گے کہ یہ رومی کتنی بڑی تعداد پر مشتمل ہیں، کتنوں کو ہم نے قتل کر ڈالا کتنوں کو شکست دے کر بھگا دیا، پھر بھی یہ ماجرا کہ ابھی پورا عموریہ اور اس کے مضافات میں ان کی کثیر تعداد ہے، وہاں کے لوگ جزیہ ادا کرنے کی شرط پر مسلمانوں سے امن طلب کریں گے، مسلمان ان کی اس پیش کش پر رضامند ہو کر تمام رومیوں کو امان دے دیں گے، پھر گرد و نواح کے رومی یہ افواہ اڑائیں گے کہ دجال مسلمانوں کے آبائی وطن پہنچ چکا ہے، یہ خبر بالکل بے اصل ہوگی، آپ ﷺ نے اس وقت موجود رہنے والوں کو نصیحت کی ہے کہ، وہ روم سے حاصل شدہ غنیمت ہرگز جانے نہ دیں، وہ ان کی اگلی جنگوں میں کام آوے گی، خیر مسلمان ادھر بھاگ پڑیں گے، بعد میں ان کو معلوم ہوگا کہ یہ خبر غلط تھی، ادھر باقی ماندہ مسلمانوں پر رومی ٹوٹ پڑیں گے، اور ان کو بیخ و بُن سے اکھاڑ ڈالیں گے، وہاں مسلمانوں کو جیسے ہی یہ خبر پہنچے گی وہ غضب ناک ہو کر واپس لوٹ آئیں گے، وہ دوبارہ ان سے نبرد آزما ہوں گے، اب اس بار مسلمان عیسائیوں کے لڑاکو لوگوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی آل اولاد کو قید کر دیں گے، سارا مال و متاع جمع کر لیں گے، جس شہر یا قلعہ سے ان کا گزر ہوگا تین دن کے

اندر اندر اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کردے گا، جب مسلمان سمندر کے پاس پہنچیں گے تو وہ بھی چھلک جائے گا، یہ ماجرا دیکھ کر نصاری کہیں گے "صلیب کی برکت سے سمندری سطح ہمارے بچاؤ کے لیے چھلک گئی اور مسیح (Jesus) ہمارا مددگار ہے"۔

جب صبح ہوگی تو وہ دیکھیں گے کہ سمندر خشک ہو چکا ہے، سمندر قسطنطنیہ سے اپنا رخ موڑ لے گا؛ بس فوراً اس میں اپنے خیمے لگادیں گے، ادھر مسلمان جمعہ کی شب میں کفر کے اس شہر کا محاصرہ کرلیں گے اور صبح تک الحمدللہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے رہیں گے، نہ کوئی شخص سوئے گا اور نہ بیٹھے گا، جب صبح ہوگی تو تمام مسلمان مل کر ایک بار اللہ اکبر کا نعرہ لگائیں گے، اسی وقت شہر کی ایک جانب گر پڑے گی، اس پر حیران ہو کر روم کہیں گے کہ "پہلے تو ہماری جنگ عرب سے تھی، اب تو خود پروردگارِ عالم ہی سے براہ راست جنگ کرنی پڑ رہی ہے، اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے ہمارا پورا شہر تہس نہس کر ڈالا"۔

اس کے بعد مسلمان کچھ توقف کریں گے اور مالِ غنیمت کا سونا ڈھالوں میں بھر بھر کر تقسیم ہوگا، اور ان کی آل واولاد بھی تقسیم کی جائیں گی، (عورتیں اس کثرت سے ہوں گی کہ) ایک ایک شخص کے حصہ میں تین سو عورتیں آئیں گی، ایک مقررہ مدت تک مسلمان اس غنیمت سے نفع اٹھائیں گے۔

اس کے بعد پھر دجال حقیقۃً نکل آئے گا اور قسطنطنیہ (Istanbul) اللہ کے ایسے نیک بندوں کے ہاتھوں فتح ہوگا، جو زندہ وسلامت رہیں گے، نہ بیمار پڑیں گے اور نہ کوئی مرض ان کو ستائے گا، یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے، اور ان کے ہمراہ یہ جماعت دجال (اور اس کے لشکر یہود) کے ساتھ جنگ میں شریک ہوگی۔

(الفتن لنعیم :۳۲۳رقم ۱۳۴۵، والجامع الکبیر للسیوطی ۲۳۸/۱۵، رقم ۱۳۵۱۵)

روایت میں وارد چند الفاظ کے اختلاف کی تحقیق:

"مُعتق" بالتاء، ایک پہاڑ کا نام ہے۔ (معجم البلدان للحموی ۲۸۶/۸) بعض روایات میں "معنق" بالنون ہے (الفتن لنعیم) اور بعض میں "معیق" بالیاء ہے۔ "الأرنط" بالنون ہے۔ (الفتن لنعیم) اور بعض روایتوں میں الأریط: بالیاء۔ (الجامع الکبیر ۲۳۸/۱۵، وکذا فی القاموس)

عمُوریۃ: ملک روم کا ایک شہر (معجم البلدان ۳۵۵/۶)

اس جنگ میں آسمانی نصرت کے طور پر نازل ہونے والے فرشتوں کی تعداد میں بھی بہت اختلاف ہے،

چنانچہ الفتن اور الاشاعۃ کی روایت میں حضرت جبرئیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام تینوں کا تذکرہ ہے، اور الجامع الکبیر میں صرف حضرت جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہی کا ذکر ملتا ہے، نیز بعض روایات میں تین لاکھ اور بعض میں چھ لاکھ کا عدد مذکور ہے۔

تنبیہ: ممکن ہے کہ اس روایت کے بعض مضامین باعث تحیر ہوں، لہٰذا یہ یاد رہے کہ اس روایت کی سند کو مشہور متکلم فیہ رواۃ ابن لهيعة، حارث أعور اور محمد بن ثابت کے سبب ضعیف قرار دیا گیا ہے، البتہ اس امر کا بھی لحاظ کیا جائے کہ اس روایت کے بیشتر مضامین صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔

امام مسلم کا شمار صف اول کے محدثین میں ہوتا ہے، مذکورہ حدیث کے اکثر مضامین صحیح مسلم کی مختلف صحیح روایات سے ثابت ہیں، تفصیل کے لیے صحیح مسلم کے کتاب الفتن کی ۲۸۹۷ نمبر کی روایت جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اسے، اسی طرح حضرت عبداللہ ابن مسعود کی روایت کردہ حدیث "صحیح مسلم ۲۸۹۸ نمبر پر بعض احادیثِ مذکورہ طویلہ کے اجزاء صحیح بخاری میں ہیں، بعض مسند احمد میں ہے "صحیح بخاری جلد اول ۴۵۱ نمبر حضرت عوف بن مالک کی روایت مسند احمد جلد نمبر ۲۳ ص ۲۴ پر ہے۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مہدی کے بارے میں بڑی تفصیل احادیث میں مذکور ہے اور الحمد للہ احادیث میں کافی بڑی تعداد ان احادیث کی ہے جن کو محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔

وفات مہدیؒ و نزول مسیحؑ اور ظہور دجال:

علاماتِ قیامت میں سے انتہائی اہمیت کی حامل ایک نشانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول بھی ہے، یہ ایک ایسا طویل و اہم باب ہے کہ جہاں محدثینؒ نے اپنی کتابوں میں اس کے مستقل ابواب قائم کیے ہیں، وہیں دیگر اہلِ علم اور مستشرقین نے بھی اس مضمون پر اپنا قلم اٹھایا ہے۔

بہر حال یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عینِ نزول کے وقت کے چند اہم واقعات بڑے اختصار کے ساتھ ترتیب سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے، تاکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ہونے والے حضرت مہدیؒ کے روشن کارنامے اور آپ کے مقام و مرتبہ کی صحیح تصویر اور اس کا نقشہ معتمد روایات و مستند تاریخی نقول کی روشنی میں ہمارے سامنے آسکے۔

دجال پہلی بار شام (Syria) اور عراق کے درمیان ظاہر ہوگا؛ لیکن اس وقت اس کا خروج لوگوں

میں زیادہ مشہور نہیں ہوگا؛ پھر دوبارہ وہ اصبہان Esfahan کے ایک مقام یہودیہ سے نمودار ہوگا، اور وہاں پہنچ کر اس کی شہرت وجمعیت میں اضافہ ہوجائے گا، وہ چاروں طرف فتنہ برپا کردے گا۔

دجال کے ظاہر ہونے کی جگہ کے بارے میں احادیث میں مختلف مقامات کا ذکر ملتا ہے، چنانچہ شام وعراق کی وسطی گھاٹی، خراسان، حوز وکرمان اور اصبہان کا تذکرہ آتا ہے۔

صحیح مسلم کی میں شام وعراق کی وسطی گھاٹی کا ذکر ہے: **عن نواس بن سمعان رضی اللہ عنه مرفوعًا انّه (الدجالَ) خارجٌ خَلّةً بین الشام والعراق** ۔(مسلم ۴۰۱/۳ رقم ۲۹۳۷) یعنی دجال شام وعراق کی وسطی گھاٹی سے نمودار ہوگا۔

الفتح الربانی میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایک روایت میں خراسان کا ذکر ہے: **عن أبی بکر رضی اللہ عنه قال: حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم أنّ الدجالَ یخرجُ من أرضٍ بالمشرق یقال لها خراسان** ۔(الفتح الربانی ۷۴/۲۴) اِسنادہ صحیح" یعنی دجال مشرق میں خراسان سے ظاہر ہوگا۔

الفتح الربانی ہی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم: یخرج الدجال مِن یهودیّة أصبهان.** (الفتح الربانی ۲۴/ ۷۳) (ابن اسحٰق مدلس) یعنی دجال حوز وکرمان میں اترے گا۔

مذکورہ بالا روایات میں سے پہلی تینوں روایتیں صحیح ہیں؛ البتہ چوتھی روایت میں راوی ابن اسحٰق کے مدلس ہونے کے سبب ضعف پایا جاتا ہے۔

اب اختلاف کا دفیعہ اس طرح ممکن ہے کہ دجال کا خروجِ اولین عراق وشام کی وسطی گھاٹی سے ہوگا لیکن اس وقت وہ شہرت نہیں پائے گا، چونکہ اس کے اعوان وانصار کی بڑی جماعت قریہ یہودیہ میں اس کی منتظر ہوگی، پھر وہ خراسان میں واقع مقام اصبہان کی ایک بستی یہودیہ جاکر اپنے حامیوں کے ہمراہ ساری دنیا کا دورہ کرے گا، اور اسی مقصد سے وہ حوز وکرمان میں پڑاؤ ڈالے گا، چنانچہ حدیث میں **لینزلنّ الدجال حوزَ وکِرمان** کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہوگی، اور اس بار اس کا خروج اور اس کا شر سارے عالم میں مشہور ہوجائے گا۔

اب دجال پوری دنیا کا طوفانی دورہ کرے گا، صرف چالیس دن دنیا میں رہے گا، ایک دن ایک سال

کے برابر، دوسرا دن ایک مہینے کے برابر اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہوگا، بقیہ ایام معمول کے مطابق ہوں گے۔

دجال کے اکثر متبعین یہود (Jews) ہوں گے۔

حضرت مہدیؒ دمشق پہنچ کر زور وشور سے جنگ کی تیاریاں شروع کردیں گے، لیکن صورتِ حال پوری دجال کے موافق ہوگی، چونکہ اس کے پاس زبردست مادّی قوت ہوگی۔ حضرت مہدیؒ اور آپ کے چاہنے والے دمشق میں رہ کر جنگ کی تیاریوں میں مشغول ہوں گے، عام طور پر آپ اور آپ کے ساتھی جامع اموی میں نماز ادا کریں گے۔

اُس پرفتن دور میں مومنین اردن (Jorden) اور بیت المقدس (یروشلم) میں جمع ہوجائیں گے، پہلے مسلمان اردن کی ایک وادی ''اُفیق'' میں سمٹ جائیں گے، مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: **فینحاز (المسلمون) الی عقبة أفیق۔** (مصنف ابن أبي شیبة: ۱۵/۱۳۷)

بعض روایتوں سے تو یہاں تک پتہ چلتا ہے کہ اس دور کے اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے سبھی لوگ تقریباً اردن کی اس وادی میں موجود ہوں گے۔ **وکلُّ واحد یؤمن باللہ والیوم الاخر ببطن الاردن۔** (کنز العمال: ۱۴/۳۱۵ رقم ۳۸۷۹۱ ومستدرک للحاکم ۴/۵۳۷ رقم ۸۵۰۷)

مسلمان اخیر میں بیت المقدس (Jerusalem) کے ایک پہاڑ ''جبل الدُخان'' پر جمع ہوں گے۔

دوسری طرف دجال دنیا بھر میں ہنگامہ آرائی کر کے دمشق پہنچے گا، اور اس پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ ڈال کر مسلمانوں کی ایک جماعت کا محاصرہ کرلے گا۔

فیفرّ الناس الی جبل الدخان وھو بالشام، فیأتیھم فیُحاصرھم، فیشدّ حصارھم، ویجھدھم جھدًا شدیدًا۔ (**التذکرة للقرطبي** ۷۵۴ وأحمد ۳/۳۱۷-۳۱۸) یعنی لوگ ملک شام میں جبل دخان کی جانب بھاگ نکلیں گے، تب دجال وہاں آکر ان کو گھیر لے گا، اور انہیں سخت مشقت میں ڈال دے گا۔

اسی محاصرہ کی وجہ سے مسلمان سخت مشقت اور فقر وفاقہ میں مبتلا ہوجائیں گے، حتیٰ کہ بعض لوگ اپنی کمان کی تانت جلا کر کھانے پر مجبور ہوجائیں گے، جب دجال کا یہ محاصرہ بہت طویل ہوجائے گا، تو مسلمانوں کے امیر (حضرت مہدیؒ) ان سے کہیں گے کہ اب اس سرکش سے جنگ کرنے میں پس وپیش میں کیوں مبتلا ہو؟ غرض وہ ان کو فتح یا شہادت پر آمادہ کریں گے، لوگ صبح فجر کی نماز کے بعد اس فیصلہ کن جنگ کا پختہ عزم کرلیں گے۔

یہ رات سخت تاریک ہوگی، لوگ جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے، اس صبح تاریکی میں مسلمان فجر کی نماز کی تیاری کر رہے ہوں گے، حضرت مہدیؓ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھ چکے ہوں گے، اور نماز کی اقامت بھی کہی جا چکی ہوگی اچانک کسی کی آواز آئے گی کہ "تمہارا فریادرس آپہنچا"۔ لوگ یہاں وہاں نظر دوڑائیں گے تو ان کی نظر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر پڑے گی، جو دو زرد چادروں میں ملبوس دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کے سفید مینارے پر نازل ہوں گے، حضرت عیسیٰؑ سیڑھی منگوا کر مینارہ سے اتریں گے، **فبینما هو كذلك اذبعث اللهُ المسيح بن مريم، فنزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرو د تين واضعًا كفيه على أجنحة ملكين** ۔(التذکرۃ:۷۰۲) یعنی مسلمان اسی حالت میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو مشرقی دمشق کے سفید مینارے پر اتاریں گے، وہ دو فرشتوں کے پروں (کندھوں) پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے۔

جس جماعت پر آپ کا نزول ہوگا، وہ اس زمانہ کے صالح ترین زن و مرد کی جماعت ہوگی (ایک روایت میں ان کی تعداد آٹھ سو مرد اور چار سو عورتیں بتلائی گئی ہے)۔ **عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ينزل عيسىٰ بن مريم على ثمان مائة رجل وأربع مائة امرأةٍ خيار من على الارض يومئذ وكصلحاء من مضى**۔ (كتاب التذكرة ۷۶۲ وكنز العمال رقم ۳۸۸۶۳) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ بن مریمؑ ایسے آٹھ سو مرد اور چار سو عورتوں کے بیچ نازل ہوں گے، جو اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگ ہوں گے، اور پچھلے دور کے صالحین کے ہم مرتبہ ہوں گے۔

حضرت مہدیؓ حضرت عیسیٰؑ کو امامت کے لیے بلائیں گے اور جا نماز چھوڑ کر پیچھے ہٹنے لگیں گے، تو حضرت عیسیٰؑ ان کی پشت پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے کہ تم ہی نماز پڑھاؤ، کیونکہ اس کی اقامت تمہارے لیے کہی جا چکی ہے، غرض آپ علیہ السلام امامت سے انکار فرمادیں گے اور کہیں گے "یہ اس امت کا اعزاز ہے کہ اس کے بعض لوگ بعض کے امیر ہیں"۔

عن أبي اُمامة رضي الله عنه مرفوعًا ...... فرجع ذلك الامامُ يمشي القهقرى ليتقدم عيسى يصلي بالناس، فيضعُ عيسىٰ يده بين كتفيه ثمّ يقول له: تقدّم فصل فانها لك اُقيمت۔

(ابن ماجہ رقم ۴۰۷۷)

چنانچہ اس وقت کی نماز حضرت مہدیؓ ہی پڑھائیں گے، اور حضرت عیسیٰؑ بھی یہ نماز ان کی اقتدا میں ادا کریں گے۔

اس مقام پر یہ بھی یاد رہے کہ امامتِ صلوۃ کے بارے میں مذکورہ روایت کے برعکس حضرت ابوہریرہؓ سے عیسیٰؑ کی امامت کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ **عن أبي هريرة رضى الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ينزل عيسىٰ بن مريم فيؤمُّهم. (سعاية ۲/۱۸۴ عن ابن حبان)** اسی طرح **فينزل عيسىٰ عليه السلام فأمهم** ۔(مسلم ۲/۳۹۲ رقم ۲۸۹۷) یعنی عیسیٰ بن مریمؑ لوگوں کی امامت فرمائیں گے۔

ان روایتوں کا تعارض دور کرتے ہوئے علامہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: ''پہلی نماز حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدیؓ کے پیچھے پڑھیں گے۔ چونکہ اس کی اقامت ان ہی کے لیے کہی گئی تھی''۔ (فیض الباری ۴/۴۶-۴۷)

عارضۃ الاحوذی میں ہے: ''**قد رُوى أنّه يصلى وراء امام المسلمين خضوعًا لدين محمد صلى الله عليه وسلم وشريعته واتباعًا واسخانًا لأعيُنِ النصارى واقامة الحُجّة عليهم**''۔ (۹/۷۸) کہ عیسیٰؑ آپ ﷺ کے دین وشریعت کے سامنے انکساری اور تابعداری کے لیے مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز ادا کریں گے؛ اور یہ بھی وجہ ہے کہ نصاریٰ خود اس بات کا مشاہدہ کرلیں اور ان پر حجت قائم ہوجائے۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں: ''**وفى صلاة عيسىٰ خلفَ رجلٍ مِن هذه الامّة مع كونه فى اخر الزمان وقُرب قيام الساعة دلالةٌ للصحيح مِنَ الأقوال، أنّ الأرض لا تخلو عن قائم لله بحُجة**'' (فتح الباری ۶/۶۱۱) کہ حضرت عیسیٰؑ کے اس امت کے ایک شخص کے پیچھے نماز ادا کرنے میں، اس بات کی صریح دلیل ہے کہ یہ سرزمین اللہ تعالیٰ کے احکام کے قائم کرنے والوں سے ہرگز خالی نہیں ہوگی؛ باوجودیکہ یہ واقعہ اس آخری دور کا ہے جو قیامت سے بالکل قریب ہے۔

لیکن اس پہلی نماز کے بعد پھر حضرت عیسیٰؑ خود امامت کرنے لگیں گے اور حضرت مہدیؓ ان کی اقتدا کریں گے۔

چنانچہ یہی مضمون حضرت کعبؓ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے: **عن كعب رضى الله عنه مرفوعًا ...... قال: فينظرون فإذا بعيسى بن مريم، قال: وتقام الصلوة فيرجع امامُ المسلمين المهدى،**

فيقول عيسىٰ: تقدّم فلك أُقيمت الصلوة، فيُصلي بهم ذلك الرجلُ تلك الصلوة، قال: ثم يكون عيسىٰ اماما بعده ۔ (الفتن ۳۹۳ رقم ۱۳۳۶) یعنی لوگ دیکھ رہے ہوں گے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتر رہے ہیں، عین اس وقت جماعت کھڑی ہورہی ہوگی اور مسلمانوں کے امام حضرت مہدیؓ پیچھے ہٹنے لگیں گے، تو عیسیٰ فرمائیں گے کہ آپ بڑھ کر نماز پڑھایئے، آپ ہی کے لیے تکبیر کہی جا چکی، تو وہ شخص (یعنی حضرت مہدیؓ) وہ نماز پڑھائیں گے، اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ ہی امام رہیں گے۔

ملا علی قاریؒ اپنی کتاب شرح الفقہ الاکبر میں لکھتے ہیں: ''**الأصح أنّ عيسىٰ يصلي بالناس، ويقتدى به المهدى رضى الله عنه** ان کی اقتدا کریں گے۔

بہر حال فجر کی نماز کے بعد تفصیلی گفتگو اور مشورے ہوں گے، پھر دجال اور اس کے متبعین کے ساتھ جنگ کا سلسلہ شروع ہوگا۔

دجال جب حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو حیران ہو کر بھاگ کھڑا ہوگا، تقریباً ۷۰ ہزار یہودی اس کے ساتھ ہوں گے، دجال دمشق سے نکل کر اسرائیل (Israiel) کی طرف بھاگے گا، اُفیق کی گھاٹی سے گزرے گا اور شہر لُدّ پہنچے گا لیکن حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدیؓ کی فوج اس کا تعاقب کر رہی ہوگی، دجال جب لد میں گھسنا چاہے گا، تو حضرت عیسی علیہ السلام اس کے قریب پہنچ جائیں گے، دجال کی حالت یہ ہوگی کہ اگر حضرت عیسی علیہ السلام کچھ نہ کریں تو بھی وہ نمک کی طرح گھل کر ختم ہو جاوے، لیکن حضرت عیسیٰ اپنے ہتھیار سے اس کو ختم کریں گے، دجال کے ہمنوا یہودیوں کا بھی قتل ہوگا۔

حضرت عیسیٰ اور حضرت مہدیؓ دجال کے بعد دنیا کے باقی ماندہ علاقوں کی فتح کی طرف متوجہ ہوں گے اور ساری دنیا میں اسلام کو قائم فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو ہر اعتبار سے غالب فرمائیں گے۔ اور نبی کریم ﷺ کی وہ پیش گوئی پوری ہوگی، جس کی طرف مندرجہ ذیل حدیث میں اشارہ ہے: **عن المقداد رضى الله عنه أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يبقى على ظهر الأرض بيتُ مدر ولا وبر الاّ أدخله اللهُ كلمةَ الاسلام بعزّ عزيز وذلّ ذليل، امّا يعزّهم الله فيجعلهم من أهله أو يُذلّهم فيدينون لها، قلت: فيكون الدين كله لله** ۔ (أحمد ۲۹/۲۳۶ رقم ۲۳۸۱۴) حضرت مقدادؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ روئے زمین پر کوئی پکا اور کچا مکان باقی نہ رہے گا، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ

اس میں اسلام کا کلمہ داخل کرے گا، کسی کو عزت دے کر کسی کو ذلت دے کر، بہر حال اللہ کو جنہیں عزت دینا ہوگا انہیں خود بہ خود مسلمان ہونے کی توفیق دے گا اور جنہیں ذلیل کرے گا، وہ بھی بالآخر دین کو اختیار کرلیں گے، میں نے عرض کیا: تب دین سارا کا سارا اللہ کا ہی ہوجائے گا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مہدیؑ ظہور کے بعد سات سال تک عیسائیوں کے ساتھ مختلف جنگوں میں مشغول ہوں گے، اور آٹھواں سال دجال کے ساتھ مقابلہ آرائی میں، اور نواں سال حضرت عیسیٰؑ کی معیت میں گزرے گا، اس وقت پورے عالم میں ایمان ہی ایمان کی بہار ہوگی۔ مادی فراوانی کی بھی کثرت ہوگی، قتل دجال کے بعد حضرت مہدیؑ حضرت عیسیٰؑ کی معیت میں مختلف علاقوں کا دورہ فرمائیں گے اور جن لوگوں کو دجال کی وجہ سے اذیتیں پہنچی تھیں ان کو اجر کی بشارت اور تسلی بھی دیں گے، اور داد و دہش کے ذریعہ ان کا دل بھر دیں گے۔

وفاتِ حضرت مہدیؑ

حضرت مہدیؑ کی وفات کے سلسلہ میں غالب بات تو یہی ہے کہ آپ کسی جنگ میں شہید نہیں ہوں گے، البتہ آپؑ کے ظہور کے نویں سال یعنی (ایک قول کے مطابق) کل انچاس برس کی عمر میں آپؑ کی وفات ہوگی۔ لیکن یہ وفات کس شہر میں ہوگی اور آپ کہاں دفن ہوں گے اس کا تذکرہ نہیں ملتا، سنن ابوداؤد میں صرف اتنا ہے کہ: ''**ثم یتوفی ویُصلی علیه المسلمون**'' (ابوداؤد۲/۵۸۹رقم ۴۲۸۶) یعنی آپؑ کا انتقال ہوگا اور مسلمان آپ کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

اس روایت کے رجال کے بارے میں العون المعبود میں ہے کہ: ''**ورجاله رجال الصحیحین لا مطعَن فیهم ولا مغمَز**'' (۲۵۵/۱۱) یعنی اس روایت کے رجال صحیحین ہی کے ہیں، ان میں جرح وطعن کی کوئی گنجائش نہیں۔

چنانچہ علامہ انور شاہ کشمیریؒ العرف الشذی میں فرماتے ہیں: **ویُبعث المهدی لاصلاح المسلمین؛ فبعد نزول عیسی علیه السلام یرتحل المهدی من الدنیا إلی العقبی. (العرف الشذی علی هامش الترمذی ۲/۴۷ حسب النسخة الهندیة)** یعنی حضرت مہدیؑ مسلمانوں کی اصلاح کی غرض سے مبعوث ہوں گے، چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد آپؑ دنیا سے عقبیٰ کی طرف رحلت کرجائیں گے۔

اورظاہر یہی ہے کہ آپؓ کے جنازے کی نماز حضرت عیسیٰ پڑھائیں گے، یہ بات تو مسلّم ہے کہ ظہور کے بعد حضرت مہدیؓ دنیا میں تقریباً نو سال رہیں گے، البتہ ظہور کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہوگی، یہ بات مختلف کتابوں میں لکھی تو ہے، لیکن ہمیں کوئی صحیح روایت میں نہیں مل سکی، البتہ بعض ضعیف روایات میں تعیین ملتی ہے۔

أخرج أبو نُعيم، عن أبي أُمامة رضي الله عنه مرفوعًا ...... فقال له رجلٌ: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من امامُ الناس يومئذ؟ قال صلى الله عليه وسلم: المهدى مِن ولدى ابنُ أربعين سنةً الخ. (الحاوی ۶۶/۲) حضرت ابونعیمؒ سے مرفوعاً منقول ہے کہ آپ ﷺ سے ایک شخص نے (اخیر زمانہ کے متعلق) دریافت کیا کہ اس وقت لوگوں کا امام کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اولاد میں سے مہدی نامی شخص ہوگا جو (اس وقت) چالیس سال کا ہوگا۔ (ظہور مہدی ص ۱۰۳ تا ۱۱۳)

ظہور مہدی کا عقیدہ واجب

اخیر میں حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے، اسے ذکر کر کے موضوع سمیٹتا ہوں۔

(۱) ظہور مہدی کا عقیدہ ہر مسلمان کے لیے لازم و واجب ہے۔ "**وبالجملة فالتصديق بخروجه (اي المهدى) واجبٌ**" (نبراس ۳۰۵ مطبع تھانوی دیوبند)

اسی طرح شرح عقیدۃ السفارینی میں بھی مذکور ہے کہ: "**فالايمان بخروج المهدى واجبٌ؛ كما هو مقررٌ عند أهل العلم، ومدوّنٌ في عقائد أهل السنة والجماعة**"۔ (شرح عقیدۃ السفارینی ۸۰/۲) یعنی حضرت مہدیؓ کے ظہور پر ایمان لانا واجب ہے؛ چنانچہ یہ بات اہل علم حضرات کے ہاں ثابت بھی ہے، اور اہل سنت وجماعت کے عقائد کی کتابوں میں بھی لکھی ہوئی ہے۔

نیز علامہ محمد بن سلیمان الحلبیؒ رقم طراز ہیں کہ: "**واعلم أنّه يجب الايمانُ بنزول عيسى عليه السلام وكذا بخروج المهدى**". (**نخبة اللالى لشرح بدء الامالى ۱۷**) ترجمہ: تو جان لے کہ عیسیٰ کے نزول اور اسی طرح حضرت مہدیؓ کے خروج پر ایمان لانا واجب ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: "حضرت مہدی کا قربِ قیامت ظہور یقینی امر ہے، اور حضرت مہدیؓ اللہ اور ان کے رسول ﷺ کی نظر میں حاکم برحق ہوں گے اور آپ ﷺ نے ان کے خلیفہ ہونے کی پیشن گوئی فرمادی ہے"۔

حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں: حضرت مہدیؒ کی خلافت کا وقت آئے گا، تو آپ کی اتباع ان امور میں واجب ہوگی جو خلیفہ سے متعلق ہیں۔ (ازالۃ الخفاء ۲۶۱)

(۲) ظہور مہدی کا عقیدہ اہل سنت وجماعت کے مسلمہ عقائد میں سے ہے، چنانچہ مولانا بدرِ عالم صاحب میرٹھیؒ نے ترجمان السنۃ میں نقل کیا ہے کہ ''شارح عقیدہ سفارینی'' نے حضرت مہدیؒ کی تشریف آوری کے متعلق تواتر کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقائد میں شمار کیا ہے، وہ تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت مہدیؒ کے خروج کی روایتیں اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ، اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جا سکتا ہے، اور یہ بات علمائے اہلِ سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدہ کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے۔ ابونُعیم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی وغیرہمؒ نے صحابہؓ وتابعینؒ سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کی ہیں، جن کے مجموعہ سے حضرت مہدیؒ کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے، لہٰذا حضرت مہدیؒ کی تشریف آوری پر حسبِ بیانِ علماء اور حسبِ عقائدِ اہل السنۃ والجماعۃ یقین کرنا ضروری ہے''۔

(شرح عقیدۃ السفارینی بحوالہ ترجمان السنۃ ۳۷۷)

(۳) احادیث کے ذریعہ آپ کے ظہور کا قطعی یقین حاصل ہوتا ہے۔

(۴) مفتی نظام الدین شامزئیؒ فرماتے ہیں کہ: ''علم حدیث سے تعلق رکھنے والے جانتے ہیں کہ محدثین اپنی کتابوں میں جو ابواب قائم کرتے ہیں، وہ ان کی نظر میں احادیث سے ثابت ہوتے ہیں، خصوصاً اس صورت میں جب کہ باب میں نقلِ حدیث کے بعد وہ اس پر سکوت کرتے ہیں، اس قاعدہ کے مطابق اب یہ بات بلاخوف وخطر کہی جا سکتی ہے کہ، جن محدثین نے ظہور مہدی کی احادیث کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے (جن کا تذکرہ ''ظہور مہدی کی احادیث'' کے عنوان کے ذیل میں گزر چکا) اور ان احادیث پر ابواب بھی قائم کیے ہیں، تو یہ ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت مہدیؒ کا ظہور ہوگا اور وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہوں گے''۔

(عقیدہ ظہور مہدی: ۳۷)

(۵) حضرت نبی کریم ﷺ کے دورِ مسعود سے لے کر آج تک ہر دور میں سلف وخلف نے اور مفسرین، متکلمین، اور جمہور علمائے امت نے پورے اہتمام کے ساتھ اپنی تصانیف اور اپنے اقوال میں ظہورِ مہدی کو بہت ہی اہمیت سے بیان کیا ہے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ لکھتے ہیں: "اعلم أنّ المشهور بين الكافة من أهل الاسلام على ممر الأعصار انّه لا بُدّ في اٰخر الزمان من ظهور رجل من أهل البيت ...... الى أن قال: ويسمّى بالمهدى. (تحفة الاحوذى ۶/ ۴۰۱ باب ما جاء في المهدى) یعنی ہر زمانہ میں تمام اہل اسلام کے نزدیک یہ بات مشہور رہی ہے کہ، اہل بیت میں سے اخیر زمانہ میں ایک شخص ضرور ظاہر ہوگا...... اور اس کا نام مہدی ہوگا۔

خلاصہ یہ ہوا کہ امتِ مسلمہ کا سوادِ اعظم تواتر کے ساتھ آپ کی تشریف آوری اور آپ کے ظہور کو مان رہا ہے۔

(۶) علمائے عقائد نے ظہورِ مہدی کو حق کہا ہے:

چنانچہ حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ: قیامت سے پہلے دجال کا نکلنا، حضرت مسیح اور حضرت مہدی علیہما السلام کا تشریف لانا، اور جن چیزوں کی خبر صحیح اور قابل استدلال احادیث سے ثابت ہوئی ہے ان کا واقع ہونا حق ہے"۔ (جواہر الایمان:۸)

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ عقائد اسلام میں لکھتے ہیں کہ: اہل سنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے کہ حضرت مہدی کا ظہور اخیر زمانہ میں حق اور صدق ہے۔ اور اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے؛ اس لیے کہ حضرت مہدیؒ کا ظہور احادیث متواتر اور اجماع امت سے ثابت ہے، اگر چہ اس کی بعض تفصیلات اخبار آحاد سے ثابت ہوں، عہد صحابہؓ وتابعینؒ سے لے کر اس وقت تک حضرت مہدیؒ کے ظہور کو مشرق ومغرب میں ہر طبقہ کے مسلمان علماء اور صلحاء، عوام اور خواص ہر قرن اور عصر میں نقل کرتے چلے آئے ہیں"۔ (عقائد اسلام:۱/۶۴)

ظہور مہدیؒ کے منکر کا حکم

حضرت مہدیؒ کا ظہور تمام اہل سنت کا مشترکہ عقیدہ ہے، اس لیے اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ جو شخص اس کا انکار کرے اس کے متعلق سیدی وسندی فقیہ الامت حضرت مفتی محمود صاحب گنگوہیؒ لکھتے ہیں:

سوال: کیا حضرت مہدیؒ کے ظہور کا عقیدہ از روئے قرآن وحدیث ضروریاتِ دین میں سے ہے؟ اگر کوئی حضرت مہدیؒ کے ظہور کا قائل نہ ہو تو اس کے متعلق شرع شریف کا کیا حکم ہے؟

جواب: حامداً ومصلیاً ومسلماً خلیفۃ اللہ المہدی کے متعلق ابوداؤد میں تفصیل مذکور ہے؛ ان کی علامات، ان کے ہاتھ پر بیعت، ان کے کارنامے ذکر کیے ہیں، جو شخص ان (امام مہدی) کے ظہور کا قائل نہیں، وہ ان احادیث کا قائل نہیں، اس کی اصلاح کی جائے تاکہ وہ صراطِ مستقیم پر آجائے۔ (فتاوی محمودیہ:۱/۱۱۱)

چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مولانا ابومحمد عبدالحق حقانیؒ رقم طراز ہیں: ''اہلِ سنت کے عقائد میں سے یہ تو ہے کہ اخیر زمانہ میں حضرت مہدیؓ ظاہر ہو کر کفار کو مغلوب اور اسلام کو قوی کریں گے، باقی اور تفصیل جو مذکور ہوئی خبر آحاد سے ثابت کی گئی ہے، وہ بھی کہیں کہیں چند احادیث کے ٹکڑوں کو ملا کر قرینہ سے ایک بات نکالی گئی ہے، ان باتوں پر یقین نہ کرنے سے اسلام سے خارج نہیں ہوتا، یہ اور بات ہے اگر اس بارے میں جو جو خبریں مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں، گو وہ ہم تک کسی ذریعہ سے پہنچی اور ان کے سمجھنے میں بھی ہم سے غلطی ہوئی ہو، مگر سب برحق ہیں، ضرور ہو کر رہیں گی، یہی بات دیگر علاماتِ قیامت میں ملحوظ رہے''۔ (عقائدِ اسلام: باب۳ فصل۲ ص۱۸۵)

(ظہور مہدی ص۵۶ تا ۶۰)

مگر جیسا کہ اوپر تفصیل سے بتلایا گیا کہ حضرت مہدی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ابہام نہیں رکھا ہے مختلف مواقع پر اس کی پوری تفصیل بیان کی ہے۔

لہذا ہر کس و ناکس کے ''دعویٰ مہدویت'' پر لبیک کہنا سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں، لہذا اس سے بچا جائے اور جب تک احادیث میں مذکورہ علامات کی تصدیق علماء اہل سنت والجماعت کا سوادِ اعظم نہ کردے، وہاں تک کسی بھی ایسے دعویٰ کرنے والے کے قریب میں نہیں آنا چاہیے، ہمیشہ ہوش ہواس کو اور جذبات کو قابو میں رکھ کر اتباعِ شریعت کی کوشش کرنی چاہیے اور اس کے لیے علماء ربانیین سے مربوط رہنا چاہیے، نہ اپنی عقل پر کامل اعتبار کرنا چاہیے اور نہ کسی گمراہ پروپیگنڈے سے متاثر ہونا چاہیے اور ہر حال میں اتباعِ سنت اور پیروی شریعت کرتے رہنا چاہیے، علمِ دین کی بنیادی اور ضروری معلومات معتبر اور مستند علماء اور کتابوں سے حاصل کرتے رہنا چاہیے، نیم ملاؤں اور یونیورسیٹیوں کے پروفیسروں اور اپنے مطالعہ سے اسلامیات میں P.H.D کیے ہوئے، لوگوں کے فتنہ انگیزی سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے ''کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو رجال اللہ ہی سے صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے، ورنہ گمراہی سے بچنا خاص طور پر عصر حاضر میں بہت دشوار ہے۔

دجالیات مہدویات اور مسیحیات کے بارے میں مطالعہ کرنے والے تین قسم کے لوگ ہیں:

(۱) تاریخ اور سن کے تعیین میں لگے ہوئے لکھاڑ اور مذکورہ ابواب سے متعلق احادیث کی دور دور کی تاویلات وتوضیحات کرنے والے، جبکہ قرآن وحدیث کے مبہم ومتشابہ اجزاء کی تاویل وتشریح کے اصول مفسرین محدثین اور اصولیین نے متعین کیے ہیں، لہذا ایسے لوگوں کے ہفوات سے گریز کرنا چاہیے۔

(۲) ایک طبقہ ایسا ہے جو سرے سے مذکورہ چیزوں کا انکار کرتا ہے اور اسے من گھڑت قرار دیتا ہے یا انکار تو نہیں کرتا مگر کہتا ہے، کہاں ابھی سے قیامت آئے گی؟ یا ابھی بہت نشانیاں باقی ہیں، ابھی کہاں اتنے جلدی قیامت آنے والی؟ اور مہدی ظاہری ہونے والے ہیں؟ یا دجال ظاہر ہونے والا ہے؟ یا عیسیٰ نازل ہونے والے ہیں؟ ابھی بہت دیر ہے! تو ایسے واعظین اور مؤلفین و مصنفین کے پروپیگنڈے سے بھی بچنا ضروری ہے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں تفصیلات بتلائی، وہیں ان چیزوں کے اچانک ہونے کو بھی بیان کیا ہے، لہذا کبھی بھی یہ چیزیں ظاہر ہوسکتی ہیں، مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ عجلت کریں یا مطمئن ہو جائیں، عقائد اسلام سے خود بھی واقف ہوں اور اپنی اولاد کو بھی واقف کریں، احکام شرعیہ فقہیہ کو جاننے کا اہتمام کریں اور معتبر و مستند علماء سے دین سیکھیں اور شریعت کے احکام پر مکمل عمل درآمدنی کی کوشش کریں، نمازوں کا اہتمام کریں، جب نیت صرف اور صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کی ہوگی اور زندگی میں شریعت پر صحیح عمل ہوگا، تو اللہ خود ہی بدترین سے بدترین حالات میں بھی رہنمائی کرے گا اور فتنوں سے آپ کو محفوظ رکھے گا۔

(۳) وہ مستند و معتبر متقی و پرہیز گار مخلص علماء ربانیین کا طبقہ جو مکمل شریعت کے دائرے میں رہ کر افراط وتفریط، تساہل وتغافل اور اباحیت و مادیت سے بچتے ہوئے اعتدال کے ساتھ قرآن وحدیث سمجھتے ہیں اور سمجھاتے ہیں، ان کی اتباع اور پیروی ہی ضلالت سے بچنے اور ہدایت پر قائم رہنے کا واحد ذریعہ ہے اور ساتھ ساتھ اللہ سے ثابت قدمی اور ہدایت کی دعا کرتے رہیں۔

اللہ ہر طرح کے ظاہری و باطنی فتنوں سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہمیں اخلاص کے ساتھ دین کو سمجھ کر اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ ہم سے راضی ہو جائے ایسے فیصلے فرمائے، آمین۔

نوٹ: اس مقالہ کی تیاری میں زیادہ تر استفادہ ''ظہور مہدی کب کہاں کس طرح'' اور پیش گوئیوں کی حقیقت'' دونوں کتابوں سے کیا گیا ہے اللہ ان دونوں مصنفین کو اجر عظیم عطا فرمائے۔



حضرت مہدی رضؓ کا مختصر تعارف

نام: محمد یا احمد ابن عبداللہ۔

نسب: سید، والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی۔

لقب: مہدی۔

جائے پیدائش: مدینہ منورہ۔

مقام ظہور: مکہ مکرمہ؛ کچھ صالحین انہیں دیکھ کر ان کے ہاتھ پر زبردستی بیعت کریں گے، وہ خود دعوۂ مہدویت نہیں کریں گے۔

حلیۂ مبارکہ: ۱/روشن اور کشادہ پیشانی والے۔۲/سیدھی باریک ناک والے۔ ۳/گندمی رنگ اور چھریرے بدن والے ہونگے۔۴/حسین وجمیل اور خوبصورت ہونگے۔

اخلاق: حسنِ اخلاق کے مالک ہونگے، آپ کے اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے مشابہ ہونگے۔

علاماتِ ظہورِ مہدیؓ

کن حالات میں مہدیؓ کا ظہور ہوگا: ۱/انتہائی ظلم سے دنیا بھر چکی ہوگی۔۲/اللہ کا نام لینا جب جرم ہوجائے گا۔۳/لوگوں میں شدید اختلافات ہوں گے۔۴/فتنوں کی بھرمار ہوگی۔۵/مسلمان دین سے دور ہوں گے۔۶/نیکی کو برائی اور برائی کو نیکی تصور کیا جائے گا وغیرہ۔

☆......☆......☆

قیامت کی نشانیاں اور اس کی صحیح تعبیر

(مولانا) حذیفہ مولانا غلام محمد وستانوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم الانبیاء والرسل بنا کر مبعوث کیے گئے، لہٰذا آپ کے بعد قیامت تک کوئی نبی مبعوث نہ ہوں گے؛ اور جو دعویٰ کرے گا وہ کذاب اور مستحق ملامت ولعنت ہوگا؛ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا، کچھ علامات تو آپ نے بالکل واضح الفاظ میں بیان کی اور کچھ علامات کو آپ نے بالکل واضح انداز میں بیان کی اور کچھ کو مجمل انداز میں بیان کیا، البتہ اگر احادیث کے ذخیرے پر نظر دوڑائی جائے تو مجمل کی وضاحت بھی کہیں نہ کہیں مل ہی جاتی ہے، مگر بعض مرتبہ بعض لوگ پوری تحقیق اور تفتیش نہیں کرتے، جس کی وجہ سے یا تو انکار کر دیتے ہیں یا بات کو مکمل نہ سمجھنے کی وجہ سے اس مجمل کو اپنے انداز سے یا اپنے زمانہ کے حالات پر تطبیق دے کر کوئی نئی تحقیق وتوضیح پیش کرنے کی جسارت کر دیتے ہیں؛ تو آیئے! ہم مختصر طور پر علامات قیامت کی صحیح تعبیر کی طرف اشارہ بھی کرتے ہیں؛ دعا فرمائیں اللہ قدم قدم پر نصرت وتوفیق خیر سے مالا مال فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

قیامت کی نشانیاں دو طرح کی ہیں: علامات صغریٰ وعلامت کبریٰ۔

علامت صغریٰ کہتے ہیں، ان علاماتوں اور نشانیوں کو جو قیامت سے بہت پہلے واقع ہوں اور برابر واقع ہوتی رہیں۔

اور علامات کبریٰ وہ جو بالکل قیامت کے قریب واقع ہوں اور انکا وقوع ایک ہی بار ہو بار بار نہ ہو۔

علامات صغریٰ تو بے شمار ہیں، جو احادیث کی مختلف کتابوں میں مذکور ہیں۔ اور علامات کبریٰ تو وہ زیادہ نہیں ہیں بلکہ معدود چند ہیں، اکثر وبیشتر محدثین نے دس بیان کی ہے اور عام طور پر انہیں علامات کبریٰ کی تعبیر وتوضیح میں لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔

قیامت کی چند علامات صغریٰ:

(۱) میراث اسلامی طریقہ پر تقسیم نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ)

(۲)مسجدوں کے بنانے میں تفاخر عام ہوجائے گا۔(ابوداؤد وابن ماجہ)

(۳)مسجدوں میں بآواز بلند باتیں ہونے لگے گی۔(مشکوٰۃ)

(۴)فتنوں کی بارش ہوگی۔(بخاری)

(۵)حقیر دنیا کے خاطر دین بیچا جائے گا۔(مسلم)

(۶)رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحمی کی جائے گی۔(مسند احمد)

(۷)تجارت خوب پھیل جائے گی اور کتابت بھی۔(مجمع الزوائد)

(۸)بے حیائی عام ہوجائے گی۔(موطا)

(۹)حرام چیزوں کے نام بدل کر حلال کردی جائے گی۔

(۱۰)موسیقی، زنا، گانا بجانا اور شراب عام ہوجائے گی۔(بخاری)

(۱۱)سود عام ہوجائے گا اور لوگ حرام وحلال کی پرواہ نہیں کریں گے۔(نسائی)

(۱۲)ظالم کو ظالم نہ کہا جائے گا اور نہ برائی سے روکا جائے گا۔(مستدرک)

(۱۳)زلزلے بکثرت آئیں گے۔(مسند احمد)

(۱۴)اچانک موت بکثرت ہوگی۔(مجمع الزواید)

(۱۵)خونریزی اور دہشت گردی عام ہوگی۔(ابن ابی شیبہ)

(۱۶)مسلمان یہود ونصاریٰ کے طریقے پر چلیں گے۔(بخاری ومسلم)

(۱۷)نااہلوں کو ذمہ دار بنادیا جائے گا۔(بخاری)

(۱۸)فلک بوس عمارتوں کے بنانے میں تسابق ہوگا۔(بخاری)

(۱۹)مسلمانوں میں دنیا کی محبت اور موت سے کراہت پیدا ہوجائے گی۔(ابوداؤد)

یہ قیامت کی وہ نشانیاں ہیں، جو غالباً واقع ہوچکی ہیں اور ان تمام چیزوں کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

قیامت کی علامات کبریٰ:

(۱)دریائے فرات کے پہاڑوں کا نمودار ہونا۔

(۲) بے جان چیزوں کا گفتگو کرنا جیسے لاٹھی کوڑا تسمہ وغیرہ۔

(۳) شجر وحجر کی پکار "ھذا یھودی خلفی فاقتله........"۔

(۴) جانوروں کا انسان سے گفتگو کرنا۔ (۵) دابۃ الارض کا ظہور ہونا۔ (۶) امام مہدی کا ظہور۔

(۷) ظہور دجال۔ (۸) نزول مسیح۔ (۹) یاجوج وماجوج کا ظہور۔ (۱۰) مغرب سے سورج کا طلوع ہونا۔

(۱۱) دھواں کا چھاجانا۔

(۱) سونے کے پہاڑ:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار نہ ہو جائے۔جس کے حصول پر لوگ جنگ کریں گے اور سو میں سے ننانوے مقتول ہوں گے (ننانوے فیصد لوگ مارے جائیں گے) ان میں سے ہر ایک سوچے گا شاید میں ہی ایک بچنے والا رہوں۔ (مسلم کتاب الفتن)

مذکورہ حدیث کی لوگوں نے مختلف تاویلات کی ،مگر صحیح یہ ہے کہ اس سے مراد عام متعارف پہاڑ اور متعارف سونا ہی ہے؛ کیوں کہ کسی بھی کلمہ کو اس وقت تک مجاز کی طرف نہیں پھیرا جاتا ہے، جب تک حقیقت کے خلاف کوئی قرینہ نہ ہو،لہٰذا پہاڑ اور سونے کو حقیقت پر ہی محمول کیا جائے گا نہ کہ مجاز پر، جیسا کہ بعض ہم عصروں نے کہا کہ سونے کے پہاڑ سے مراد پیٹرول کے خزانے ہیں، جو عراق کویت جنگ کا باعث ہوئے۔

مگر یہ غلط اور بے بنیاد تعبیر وتشریح ہے، کیوں کہ حقیقت سے عاری ہے اور ننانوے لوگ اس جنگ میں مارے بھی نہیں گئے ؛لہٰذا اس طرح اس کا انطباق درست نہیں، بلکہ اس پیشین گوئی کا ظہور تا حال باقی ہے، یہی صحیح تعبیر ہے کہ بعینہٖ سونے کے پہاڑ کا ظہور دریائے فرات سے ہوگا۔

غیر ذی روح کلام کریں گے:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان کے جوتے کا تسمہ اس سے گفتگو نہ کرے اور اس کی اپنی ران اس کے اہل خانہ کو اس کی نقل وحرکت سے آگاہ نہ کردے۔ (ترمذی)

ان تمام چیزوں کو حقیقت پر محمول کیا جائے گا یعنی واقعتاً درندے انسان سے گفتگو کریں گے، بلکہ ماضی میں ایسے واقعات ہو چکے ہیں، البتہ لاٹھی کوڑ تسمہ ران وغیرہ کی گفتگو کا ظہور نہیں ہوا، مگر ضرور ہوگا کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اور قرآن کہتا ہے: "**و ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی**" کہ آپ اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کہتے، بلکہ وہی بات کہتے ہیں، جو آپ پر وحی کی جاتی ہے، اسی لیے ہمارے علماء نے احادیث کو بھی وحی غیر متلو کہا ہے، بعض حضرات اس کو محال گردانتے ہیں اور عصر حاضر کی جدید الیکٹرانک ایجادات کو اس پر محمول کرتے ہیں یعنی اس سے مراد ریڈیو، ٹیلی فون، کمپیوٹر، موبائل وغیرہ ہے؛ جب کہ یہ تعبیر سراسر حقیقت سے عاری ہے، کیوں کہ مجاز کی یہاں بھی کوئی گنجائش نہیں اور دوسری بات یہ بھی کہ حدیث میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گھر میں موجود لکڑی تسمہ وغیرہ آنے والے شوہر یا گھر کے ذمہ دار کو، اس کے جانے کے بعد سے لے کر آنے تک، کیا ہوا ،اس کی خبر دیں گے؛ حالاں کہ مذکورہ اشیاء میں یہ صلاحیت نہیں، لہٰذا ہو بہ ہو جمادات کے گفتگو کا کرنا امرِ یقینی ہے۔

دابۃ الارض:

متعدد صحابہ سے مروی ہے کہ زمین سے جانور نکلے گا جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔ سورۂ نمل میں بھی اس کا صراحتاً تذکرہ ہے: "**اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم**" (النمل:۸۲) یہ قیامت بڑے نشانیوں میں سے ہے۔

بعض نے کہا کہ مناظرہ کرنے والا عالم اس سے مراد ہے، بعض نے کہا تکلمھم سے زخمی کرنا مراد ہے، بعض نے کہا جراثیم (Germs) مراد ہے، جو مہلک بیماریاں پھیلاتے ہیں، مگر یہ سب واہیات اور بعید از عقل و نقل تاویلات ہیں صحیح یہی ہے کہ ایک مخصوص جانور قرب قیامت نکلے گا اور حقیقتاً لوگوں سے ہم کلام ہوگا۔

ظہور مہدی:

ظہور مہدی بھی متعدد احادیث سے ثابت ہے، ہر زمانہ میں بعض لوگ اس سلسلے میں افراط وتفریط کا شکار ہوتے ہیں، مثلاً کسی نے سرے سے ظہور مہدی کا انکار کر دیا، جیسے امام ابن خلدون؛ آپ نے امام مہدی سے متعلق احادیث کو واہیات قرار دیا اور ان کی ڈگر پر عصر حاضر میں بھی بعض لوگوں نے احادیث مہدی میں اضطراب اور تعارض کی بات کہی، مگر یہ سب غلط ہے، بے شمار احادیث میں ظہور مہدی تفصیلی علامتوں کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں؛ لہٰذا اس کا انکار بھی جادۂ حق سے انحراف ہے اور بعض لوگوں نے تفریط سے کام لیا اور خود ہی مہدویت کے

دعویدار ہوگئے، یہ بھی سراسر غلط ہے اور بعض نے عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کو ایک ہی شخصیت گردانا ہے، لہذا صحیح یہ ہے کہ امام مہدیؓ کا ظہور، اللہ کے علم اور منشاء کے مطابق مکہ مکرمہ میں ہوگا؛ جیسا کہ ابن ماجہ، مصنف عبد الرزاق، مسلم، مستدرک، ابوداؤد، ترمذی، وغیرہ کتب حدیث میں تخریج شدہ احادیث سے واضح ہے۔

دجال کا خروج:

قرآن اور احادیث صحیحہ سے دجال کے خروج کا عقیدہ ثابت ہے، مگر دیگر علامات قیامت کی طرح دجال کی علامت میں بھی، لوگ افراط وتفریط کے شکار ہوئے ہیں، کبھی دجال کے سرے سے انسان ہونے کا انکار کردیا اور کہا کہ بشریہ قوت اور طاقت کی طرف اشارہ ہے، کسی نے امریکہ کو، تو کسی نے اسرائیل کو دجال کا مصداق ٹھہرادیا، کسی نے دجال سے عصر حاضر کی مادہ پرستانہ تہذیب مراد لے لی، کسی نے سحر وتسحر ،فتنہ مال وبنون ،فتنہ جنسیت کو دجال قرار دیا، یہ سب بعید از قیاس اور اصول شرع سے ہٹی ہوئی تاویلات ہیں صحیح یہ ہے کہ مسلم شریف ،مسند احمد، مصنف عبد الرزاق، بخاری شریف ابوداؤد ترمذی ،نسائی ابن ماجہ ،معجم طبرانی ، دلائل النبوۃ ،مشکل الآثار، شرح السنۃ ،مستدرک، ابن حبان ، ابن شیبہ، ابن ابی عاصم، ابن مندہ، بزار، مجمع الزوائد، وغیرہ محدثین کی تخریج کردہ احادیث کے مطابق دجال وہ ہے، جو قرب قیامت کسی غار سے نکلے گا اور اللہ تعالی عارضی طور پر اسے کچھ اختیارات دینگے جس کے بل بوتے پر وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا، اور آخر حضرت عیسی علیہ السلام کے ہاتھوں مارا جائے گا۔

نزول عیسی:

حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ رب العزت نے قتل سے محفوظ رکھ کر زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے، یہ قرآنی عقیدہ ہے، جس پر ایمان لانا ہر مسلمان کو فرض ہے اور آخری دور میں وہ اتریں گے، یہ بھی احادیث صحیحہ سے اور قرآن کریم سے ثابت ہے، مگر بعض گمراہ لوگوں نے مسیحیت کا دعوی کیا، جیسے قادیانی ملعون، گوہر شاہی ملعون وغیرہ، اور کچھ لوگوں نے سرے سے نزول مسیح کا ہی انکار کردیا، یہ بھی راہ حق سے ہٹی ہوئی بات ہے، صحیح یہ کہ مصنف عبد الرزاق، بخاری شریف، ابوداؤد ترمذی ،نسائی ابن ماجہ ،مصنف عبد الرزاق، ابن حبان ،نسائی ،نعیم ، ابن حماد، حاکم ،طبری، ابوعوانہ ،طحاوی، ابویعلی بغوی، وغیرہ رحمہم اللہ کی تخریج کردہ احادیث کے مطابق آپ کا نزول بیت المقدس پر ہوگا، آپ حکومت کریں گے، آپ کی شادی ہوگی اور آپ کے انتقال پر آپ کو مدینۃ الرسول میں دفن کیا جائے گا۔

یاجوج وماجوج:

قرآن وحدیث کے صریح بیان کے مطابق قرب قیامت یاجوج وماجوج کا خروج ہوگا اور وہ زمین پر فتنہ برپا کریں گے مگر بعض لوگوں نے غلط تشریح کی مثلاً کسی نے کہا اس سے مراد روسی، چائنی، تاتاری، منگولی، وغیرہ ہیں اور یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ بعض نے داغستان کا علاقہ قوقاز کے لوگ مراد لے کر، اس میں عموم پیدا کر کے شمالی مشرقی ایشائی قوم مراد لی اور بعض نے تاتاری اور مغلوں کو یاجوج وماجوج کہا اور بعض نے روسی اور امریکی مراد لئے ہیں مگر یہ سب غلط تعبیریں ہیں، صحیح یہ ہے کہ یاجوج وماجوج نامی قوم کا خروج سد ذوالقرنین سے قیامت کے قریبی زمانہ میں ہوگا وہ قتل وغارت گری اور فساد برپا کرے گی لوگ ان کے ڈر سے بھاگ کھڑے ہونگے، اور پھر گردن میں پھوڑا ہونے کی وجہ سے خود ہی مرجائیں گے، جیسا کہ امام مسلمؒ، احمدؒ، ابویعلی، ابن حیان، طبری، سیوطی، حاکم، ذھبی، ابوداؤد وترمذیؒ، ابن ماجہ، بخاری، طبرانی، دارقطنی، ابن ابی شیبہ، حمیدی، وغیرہ نے اس سلسلے کی احادیث نقل کی ہیں۔

مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ:

ٹیلوں والی زمین پر مسلمانوں اور عیسائیوں میں جنگ ہوگی، یہ بات روایات صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ اس مضمون کی روایتوں کو امام ابوداؤد، احمد، ابن ماجہ، حاکم اور بغوی نے نقل کیا "ٹیلوں والی زمین" سے کیا مراد ہے، تو بعض افغانستان، بعض نجد، بعض عراق مراد لے کر روس اور افغانیوں کو جنگ کو بعض طالبان اور امریکہ جنگ کو، بعض نجد میں امریکی اڈوں اور عراق کویت جنگ کو، اس کا مصداق ٹھہرانے کی کوشش کی ہے جو درست نہیں کیوں کہ بعض احادیث وآثار صحابہ میں صراحتاً شام کا ذکر ہے، جیسا کہ امام مسلم حاکم احمد اور ابوداؤد وغیرہ کی نقل کردہ مرویات سے معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں اور علامتوں کی تشریح، توضیح وتعبیر میں حد درجہ احتیاط برتنے کی اشد ضرورت ہے، من مانی تعبیر کی صورت میں گمراہی کے دروازے کھل جاتے ہیں، لہذا ہمیں یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہم مسلمان ہیں ہمارا قرآن وحدیث کے برحق ہونے پر یقین ہے، تو ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیشن گوئیوں کو، اس کے حقیقی معنی پر برقرار رکھنا ہوگا، اپنے پکے سچے مومن ہونے کا ثبوت دینا ہوگا نہ کہ اس پر شک یا اس کی بعیدی تاویلات کا سہارا لینا۔

اللہ ہماری ہر طرح کی گمراہی سے حفاظت فرمائے۔ آمین!

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں اور حالات حاضرہ پر اس کی تطبیق

(مولانا) حذیفہ مولانا غلام محمد وستانوی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنا کر ارسال کیا گیا، آپ کی شریعت کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمہ لی اور آپ پر کامل ومکمل دین نازل کیا، جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر علم العقائد، علم الاحکام، علم التزکیہ، علم الحقوق نازل ہوا، وہیں پر زمانہ کے لوگوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے پر پیشن گوئیاں بھی بتلادی گئیں، تاکہ ہر زمانہ کے لوگوں پر ان پیشن گوئیوں کی تطبیق کی صورت میں حجت قائم ہونے اور مومن کے ایمان میں اضافہ ہوجائے، تو آیئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیوں کی حالتِ حاضرہ پر مکمل احتیاط اور حدود میں رہ کر تطبیق کی کوشش کرتے ہیں۔

حالات کے تیزی کے ساتھ بدلنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ پیشین گوئیوں کے بارے میں لوگوں اور خاص طور پر روشن خیال، دانشور، جدت پسند اور سیکولر ذہنیت کے حامل اور کچھ زیادہ ہی فکرمند ہوکر جلد بازی میں اس کا یا تو بے اصولی کے ساتھ تطابق شروع کردیتے ہیں یا سرے سے انکار کر بیٹھتے ہیں۔

انٹرنیٹ پر End of World نہایۃ عالم کے نام سے بہت سی ویب سائٹ اور کتابیں منظر عام پر آچکی ہیں اور سائنس نے بھی وقوع قیامت کو تسلیم کرلیا ہے، بلکہ ۲۰۱۲ء میں قیامت پر فلمیں منظر عام پر آچکی ہیں۔ کہیں ناسا نامی ادارہ نے ۲۰۲۴ء میں وقوعِ قیامت کا اعلان کیا ہے، لہٰذا علامات قیامت پر کچھ زیادہ ہی گرما گرم مباحث منظر عام پر آتے رہتے ہیں، ایسے میں امت کو گمراہی سے بچانے کی کوشش ہونی چاہئے؛ اس سے پہلے علامات قریبہ پر ناکارہ ایک مضمون تحریر کرچکا ہے؛ اب علامات بعیدہ اور متوسطہ پر مضمون تحریر کرنے جارہا ہوں، جس میں عصر حاضر میں جو علامات ظاہر ہوچکی ہیں یا پہلے کسی زمانے میں واضح قرائن سے کوئی علامت ظاہر ہوئی ہو تو صرف اس پر اکتفا کیا جائے گا، البتہ شروع میں علامات قیامت کی تحریر اور تطبیق کے بارے میں چند اصول بیان کروں گا اور علامات قیامت کے بیان پیچھے؛ کیا فوائد ہیں، اسے بھی بیان کروں گا۔ **اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه یا مجیب یا حفیظ!**

اسلامی تاریخ ہر اعتبار سے حیرت انگیز ہے، کسی بھی امت کی تاریخ اتنی دلچسپ، حیرت انگیز اور عمدہ اور بہترین نہیں، جتنی امت محمدیہ (علی صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام) کی تاریخ ہے۔ جہاں یہ امت مصائب ومحن سے دوچار ہوتی رہی، وہیں نصرت الٰہی اور تائید غیبی سے ان مصائب سے چھٹکارہ بھی حاصل کرتی رہی۔

رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر عصر حاضر تک امت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے بڑی بڑی طاقتیں اور ہیبت ناک سازش رچی جاتی رہی، مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کفارِ مکہ اور یہودِ مدینہ وخیبر، بلکہ احزاب کے موقع پر پورے جزیرۃ العرب کی باطل طاقتوں کا اتحاد، پھر اس کے بعد عیسائی اتحاد، غزوۂ تبوک کے موقعہ پر، پھر آپ کے انتقال کے بعد فتنۂ ارتداد اور اس کے بعد قیصر وکسریٰ، اس کے بعد حضرت عثمان کے دور میں بلوائیوں کا فتنہ، حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے دور میں فتنۂ خوارج وروافض، فتنۂ قدریہ، فتنۂ معتزلہ، پھر فتنۂ مرجیۂ، اس کے بعد فتنۂ قرامطہ، پھر فرقۂ باطنیہ، اس کے بعد تاتاری فتنہ، بعدہ صلیبی جنگوں کا سلسلہ، پھر فتنۂ استشراق، فتنۂ استعمار، فتنۂ قومیت، یکے بعد دیگرے، پھر جمہوریت کا فتنہ، پھر مغربی نظریات کا فتنہ اور ساتھ ہی ساتھ فرقِ خدمیہ کا ارتقاء اور اب گلوبلائزیشن اور فیشن پرستی کے ساتھ ساتھ قیامت اور اس کے نشانیوں کی بے تکی تاویلات۔ مگر الحمدللہ! ثم الحمدللہ! اللہ نے ہمیشہ **انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون** کے وعدہ کو خوب اچھی طرح نبھایا، اور ان فتنوں کو کافور کردیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری، حضرت امام حسین، حضرت عبداللہ، ابن الزبیر، امام ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام مالک، امام طحاوی، سیف الدین قطر زنگی، محمود غزنوی، صلاح الدین ایوبی، محمد الفاتح، خالد بن ولید، مصطفیٰ سبعی، محمد عودہ شہید، حضرت تھانوی، علامہ شبیر عثمانی، یوسف بنوری، یوسف لدھیانوی، سعید جلال پوری وغیرہ نے سیف وقلم سے مقابلہ کیا اور اب بھی فکری حملوں کی سرکوبی کے لیے علماء کی بڑی جماعت، الحمدللہ! میدان میں مورچہ لگائے ہوئے ہیں۔ **اللھم انصرھم و جعلنا منھم!**

علامات قیامت کی تشریح کے اصول وقواعد:

(۱) انسان چوں کہ بڑا احساس واقع ہوا ہے، لہٰذا وہ فطری طور پر جس چیز سے دوچار ہوتا ہے، اس کو بہت بڑا تصور کرلیتا ہے، جب کہ ماضی میں اس سے عظیم واقعات رونما ہوچکے ہیں؛ مگر چوں کہ وہ اس کی نگاہوں کے سامنے نہیں ہوئے، پھر احادیثِ اشراط الساعۃ اور حالات سے تھوڑی بہت مناسبت دیکھتا ہے، تو فوراً جلد بازی میں

تطبیق کی کوشش کرتا ہے، جس کے لیے کبھی دوری کی بعید از قیاس وشرع، تاویلاتی جرأت کرتا ہے اور کبھی عدم خلوص کی صورت میں حدیث میں مخطوطہ کا حوالہ دے کر یا کوئی نئی حدیث وضع کر کے یا حدیث میں اپنی طرف سے مرچ مسالہ ملا کر، یا اسرائیلی روایات سے شہادت لے کر اپنی بات کو ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے، جیسا کہ کچھ متجددین اور کم علم وفہم مصنفین ومؤلفین نے کیا ہے، جسے ''**کشف المکنون فی الرد علی ھرمجدون** '' کے مصنف نے نقل کیا ہے۔

''فی اثر عزیز من مخطوطة نادرة من القرن الثالث الهجری بدار الكتب الإسلامية بکتبخانه الترک باسطنبول ما رواه ابو هريرة .... و فی عقود الهجرة بعد الالف و ثلاث مائة عد خمسا او ستا يحكم مصر رجل يكنى ناصر بدعوة العرب "شجاع العرب'' .... ابوه انور......................

تعجب ہے ''مصنفِ ہرمجدون'' نے تحریر کیا کہ میں نے اثر عزیز یعنی حدیث صحیح میں (اثر عزیز مصنف کی خودساختہ اصطلاح جس سے وہ حدیث صحیح مراد لینا چاہتا ہے) تیسری صدی ہجری کے ایک نادر مخطوطہ میں پایا، جو دارالکتب الاسلامیہ کتب خانہ اسطنبول ترکی میں ہے کہ، حضرت ابوہریرہ نے روایت کیا ہے کہ تیرھویں صدی ہجری کے پانچ یا چھ سال بعد مصر پر ایک حاکم ہوگا جس کی کنیت ناصر ہوگی، عرب اسے شجاع العرب سے یاد کریں گے، اور اس کے باپ کا نام انور ہوگا، اسی طرح صدام حسین کے بارے میں بھی خرافات نقل کر کے اس کو سفیانی ثابت کرایا ہے، پھر چودہویں صدی میں دوسرے یا تیسرے سال امام مہدی ظاہر ہوں گے۔

غرضیکہ مخطوطہ کا حوالہ دے کر بہت سی بے جوڑ اور واہیات روایات نقل کردی ہیں جو سب کی سب غلط ثابت ہوچکی ہیں۔

بہت سے مقالہ نگاروں اور مصنفوں نے دجال، مہدی، مسیح، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج وغیرہ کی بھی غلط تشریح کی ہے جو بندہ اپنے ایک مضمون بعنوان ''قیامت کی نشانیاں اور اس کی تعبیر وتشریح'' میں تفصیل سے ذکر کر چکا ہے۔

سب سے اہم اصول اور قاعدہ یہ ہے کہ کسی بھی نشانی یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ پیشین گوئی خوب اچھی طرح دیکھنے کے بعد اس کے متعلق روایات پر استیعاب سے مطالعہ کرے اور جب دیکھے کہ یہ علامت

اور پیشین گوئی واقعہ پر مکمل طور پر صادق آ رہی ہے، تو اس بارے میں علمائے متقدمین ومتاخرین کی آراء کو معلوم کرے جو معتبر، دیندار، امانت دار اور عامل بالکتاب والسنۃ ہوں، پھر اس کی تطبیق کرے؛ مگر یقین اور جزم کے ساتھ نہیں بلکہ احتمال اور امکان کے انداز میں۔ حضرات صحابہ، سلف صالحین کا یہی طریقہ رہا ہے جیسا کہ ذیل میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

امام مسلمؒ نے اپنی سند سے حضرت اسماء بنت ابوبکر سے نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد جب حجاج بن یوسف اور حضرت اسماء کے درمیان مکالمہ ہوا تو حضرت اسماء نے کہا کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ پیشین گوئی سنائی تھی کہ قبیلہ ثقیف میں ایک کذاب یعنی جھوٹا اور ایک ظالم اور سفاح پیدا ہوگا۔ کذاب تو ہم نے دیکھ لیا(آپؓ کی مراد مختار بن عبید ثقفی ہے کیوں کہ اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر ہی کے دور میں دعویٰ نبوت کیا تھا اور مارا بھی گیا تھا) اب رہ گیا تھا ظالم، تو میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہونا چاہیے۔

(شرح مسلم:۸/۳۲۸)

(۲) اشراط ساعۃ کی تطبیق کے سلسلہ میں دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ تقارب سے عام معنی قرب مراد نہ لیا جائے اور لفظِ قرب کے ذریعہ اشراط ساعۃ کی ترتیب دی جائے، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **بعثت انا والساعة کھاتین** ۔اور آپ نے اپنی سبابہ اور وسط دو انگلیوں سے اشارہ کیا، تو بظاہر معنی ہوگا میری بعثت اور قیامت اس طرح ہے اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے فوراً بعد قیامت قائم ہوگی اور اس سے پہلے کوئی علامت نہ پائی جائے گی بلکہ یہ مطلب ہے کہ اب میری بعثت سے لے کر قیامت تک کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا اور میری ہی امت پر قیامت قائم ہوگی۔ گویا ختم نبوت کی طرف اشارہ ہے اسی لیے علماء متاخرین نے وقوع کے اعتبار سے قیامت کی نشانیوں کو اس طرح تقسیم کیا ہے:

(الف) بعض علامات وہ ہیں، جو ہو بہو اسی طرح واقع ہو چکی ہیں، جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا تھا مثلاً مدعیان نبوت کا ظہور وغیرہ۔

(ب) بعض وہ ہیں، جن کے بعض اجزاء ظاہر ہو چکے ہیں اور آئندہ مزید اس میں اضافہ کا امکان ہے، جیسے طباعت کتب کی کثرت، بازاروں کا تقارب اور کثرت قتل وقتال۔

(ج) اور بعض وہ ہیں، جو اب تک بالکل ظاہر نہیں ہوئیں، مگر آئندہ ظاہر ہوں گی جیسے ظہور دابۃ الارض، خروج دجال۔

(۳) اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کسی بھی علامت کی تطبیق محض اپنے خیال اور گمان کے مطابق نہیں کرنی چاہیے، بلکہ نظر شرعی اور اصول شرعیہ کو پیش نظر رکھکر تطبیق دیں، اس لیے کہ یہ بھی امور شرعیہ میں سے ہے اور امور شرعیہ میں مومن اپنی من مانی نہیں کرتا، بلکہ بہت سوچ سمجھ کر اصول شرع اور دلائل شرعیہ کو سامنے رکھ بات کرتا ہے۔

مذکورہ قواعد کے پیش نظر نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ گمراہ ہوئے مثلاً کسی نے کہا کہ فلاں مہدی ہے اور بعد میں اس کے خلاف ثابت ہوا جس کی وجہ سے دوسرے بہت سے لوگ احادیث مہدی اور ظہور مہدی کے انکار پر آمادہ ہو گئے۔

اب تک قیامت کی نشانیوں کی مطلق تطبیق پر اصول وقواعد بیان کیے گئے اور اب اس کے فوائد بیان کیے جاتے ہیں کہ ان پیشین گوئیوں سے ہم کو کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں، کیوں کہ انسان جس چیز کی بھی جستجو کرتا ہے، تو اس کے لیے سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہوتا ہے کہ کیا اس کے لیے فائدہ ہے یا نقصان سے حفاظت؟ کیوں کہ عقل انسانی کا اور فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ جلب منفعت یا دفع مضرت، حال یا مآل یعنی فی الفور یا مستقبل میں۔

تو آیئے! ہمیں قیامت کی نشانیوں سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں اس پر غور کرتے ہیں:

(۱) قیامت کی نشانیوں کے جاننے اور پھر اس کے ہمارے سامنے ہو بہو اسی طرح ظاہر ہونے سے ایمان بالغیب میں پختگی پیدا ہوتی ہے، اور اسلام کا مدار ہی ایمان بالغیب پر ہے۔ مؤمنین کے اوصاف میں سب سے پہلے قرآن نے کہا: "و یؤمنون بالغیب" اور غیب کی باتوں پر یقین و ایمان رکھتے ہیں۔

ایمان بالغیب کہا جاتا ہے، ہر اس چیز کو جس کے بارے میں اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہو، مثلاً اللہ کا ایک ہونا، ملائکہ کا ہونا، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، جنت اور جہنم کا وجود اور اسی قبیل سے ہے قیامت کی نشانیاں۔ اب جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل کہا ہو کہ شراب عام ہو گی، زنا عام ہو گا، بازار قریب قریب ہو جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور وہ سب کچھ ہمارے سامنے ہوں، تو ظاہر سی بات ہے اب ہمیں اور اطمینان ہو گا، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خبریں بیان کیں اور ویسا ہی ہوا اس کا مطلب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ خبر میں کوئی بات ذرہ برابر بھی غلط نہیں ہے۔ آپ نے جیسا بیان کیا بالکل ویسا

ہی حق ہے اور اسی کو کہتے ایمان بالغیب میں پختگی کا پیدا ہونا۔ عنقریب آپ حیران ہو جائیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسی باریک باریک باتیں بیان کیں اور بالکل ویسا ہی ہوا اور ہو رہا ہے۔ **اللھم لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا من لدنک رحمۃً!**

(۲) قیامت کی نشانیوں کے جاننے سے نفس اطاعت پر آمادہ ہو کر غفلت کی راہ کو خیر آباد کہتا ہے اور قیامت کے دن کی تیاری میں مشغول ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کہا تھا، وہ ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے گناہوں پر جو وعیدیں سنائی ہیں اور آخرت میں ہونے والے عذابوں اور سزاؤں کو بیان کیا ہے وہ بھی ضرور ہوگی، لہٰذا اس سے بچنے کی فکر پیدا ہوتی ہے اور گناہوں سے پرہیز کرنے کا داعیہ بیدار ہوتا ہے۔

(۳) قیامت کی نشانیوں کو بیان کرنے سے ہمارے لیے بہت سے مسائل شرعیہ کا حل بھی معلوم ہوا، مثلاً جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے زمین پر ٹھہرنے کی مدت بیان کی تو فرمایا: یوم کسنۃ ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، تو صحابہ نے دریافت کیا کہ کیا ایک دن میں ایک ہی دن کی نماز کافی ہو جائے گی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا نہیں بلکہ نماز کے اوقات کا اندازہ لگا کر اسے ادا کرو گے۔ پتہ چلا کہ جن ملکوں میں دو دو چار چار ماہ کا ایک دن ہوتا ہے وہاں نماز اسی طرح اندازے سے پڑھی جائے گی۔

(۴) قیامت کی نشانیوں کے جاننے سے بدترین حالات میں مسلمانوں کے لیے امید کی کرن باقی رہتی ہے، امام مہدی کی بشارت، حضرت عیسیٰ کی بشارت، اسلامی حکومت کا قیام، مسلمانوں کو فتح وغیرہ یہ ہمارے ایمان کی روح اور اسلام کے سربلند ہونے کی علامات صادقہ ہیں۔

یہ ہوئے پیشین گوئیوں اور علامات قیامت کے جاننے کے فوائد۔

اب قیامت کی علامتوں کی قسمیں اور عصر حاضر میں شرعی اصول وضوابط کے مدِ نظر رکھتے ہوئے تطبیق۔

اقسام علامات قیامت:

علاماتِ قیامت کی دو قسمیں ہیں: علامات صغریٰ اور علامات کبریٰ۔ پھر علامات صغریٰ کی دو قسمیں ہیں: علامات صغریٰ بعیدہ اور علامات صغریٰ متوسطہ اور علامات کبریٰ کو علامات قریبہ بھی کہا جاسکتا ہے۔

علامات صغریٰ بعیدہ: وہ نشانیاں جو قیامت سے بہت زمانہ قبل واقع ہوں، مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت، آپ کی وفات حسرت آیات، انشقاق قمر وغیرہ۔

علامات صغریٰ متوسطہ: وہ علامات جو علامات کبریٰ سے پہلے پہلے واقع ہوں اور تقدم زمانہ کے ساتھ اس میں شدت اور اضافہ ہوتا رہے، جیسے مدعیان نبوت کا ظہور، بڑی بڑی عمارتوں کا بنانا وغیرہ۔ اسی پر ہم تفصیل سے بحث کریں گے۔ انشاء اللہ!

علامات کبریٰ قریبہ: مثلاً دھوئیں کا اٹھنا، دجال اکبر کا خروج، دابۃ الارض کا خروج، امام مہدی کا ظہور، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، خروج یاجوج و ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، آگ کا یمن سے ظاہر ہو کر لوگوں کو محشر کی طرف ہانکنا۔

عصر حاضر اور تطبیق علامات متوسطہ:

شیخ حمود بن عبداللہ التویجری نے "غربۃ الاسلام" نامی کتاب میں ان احادیث کی تخریج کی جو غربۃ الاسلام سے متعلق ہے؛ موصوف نے امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ، امام احمد، امام حاکم، امام دارمی، امام طبرانی، امام عبداللہ احمد ابن حنبل، امام ابونعیم، ابوبکر الطرطوشی، محمد ابن وضاح، اسماعیل ابن عبدالرحمٰن کے حوالہ سے تقریباً ۱۵ حدیثیں ذکر کی ہیں۔ "بدأ الاسلام غریبا کبدأ" یعنی اسلام جس طرح اپنے ابتدائی دور میں اجنبی یعنی ہر شخص اسے اچنبھی نگاہوں سے دیکھتا تھا اسی طرح قیامت سے پہلے بھی ہوگا۔

حدیث مذکور کی تطبیق:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اسلام کی دعوت کو لے کر کھڑے ہوئے اس وقت دنیا میں مختلف باطل مذاہب اور ادیان رائج تھے، مثلاً بت پرستی، آتش پرستی، صلیب پرستی، نجوم پرستی، یہودیت، فلسفیت وغیرہ جیسے آپ نے توحید کی دعوت دی اور ایک نئی تہذیب کی باگ دوڑ ڈالی، پوری دنیا میں ہنگامہ برپا ہوگیا، اور جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے انہیں ان کے قبیلے والے ان کے خاندان والے ان کی بستی اور علاقہ والے اچنبھی نگاہوں سے دیکھتے، ان سے نفرت کرتے، ان کے لباس اور عقائد پر طعن وتشنی کرتے، گو اسلام پر عمل کرنے والا ان کی

نگاہوں میں کانٹے کی طرح چوبھتا۔ اب آپ ہمارے زمانہ میں دیکھئے آپ کو بالکل ایسا ہی محسوس ہوگا، اگر کسی نے اسلامی وضع قطع اختیار کرلی تو غیر تو غیر مسلمان بھی اسے اچھی نظر سے نہیں دیکھتے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اکثریت علم دین سے ناواقف ہے، نہ عقائد کا علم، نہ احکام کا، نہ حقوق کا، نہ معیشت کا، نہ تزکیہ نفس کا، بس اندھا دھند دنیا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں؛ زندگی میں نہ نماز، نہ دعا، نہ قرآن کی تلاوت، اور نہ کسی اسلامی ملک میں کامل و مکمل قوانین الٰہیہ کا نفاذ! حالاں کہ ۶۰ ر سے زائد اسلامی ریاستیں ہیں، تمام میں منکرات عام ہو چکے ہیں۔ خود جدید تعلیم یافتہ طبقہ اپنے دین کے بارے میں شکوک وشبہات سے دوچار ہے؛ یا اسلامی تعلیمات کی بعید از امکان و شریعت تاویلات میں لگا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ عقائد میں اجتہاد شروع کر چکا ہے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے پر تلا ہوا ہے۔

اب کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ابھی تو مسلمان بہ کثرت ہیں پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اسلام غربت کا شکار ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابن رجب نے ضلالت کا عام ہونا غربت سے مراد لیا ہے اور ان کے بعد کے معتبر علماء نے بھی ان کی تائید کی ہے، بعض نے کہا کہ غربت اسلام سے شبہات اور شہوات کا فتنہ مراد ہے۔ ایک حدیث جس کو امام مسلم نے روایت کیا کہ کثرتِ اموال کے بعد تم دنیا کے پیچھے لگ جاؤ گے اور ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کروگے۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں، لوگ دین کی پرواہ کئے بغیر دنیا کمانے میں لگے ہوئے ہیں جو دیندار ہیں وہ آپس میں حسد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ آج دنیا میں قومیت کے جھگڑے ہر جگہ عام ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ غربتِ اسلام سے مراد صحیح العقائد لوگوں کی قلت اور ضلالت زدہ لوگوں کی کثرت۔ امام حسن بصری ،امام یونس ابن عبید، امام سفیان ثوری اپنے تلامذہ سے کہا کرتے تھے، تم آپس میں مودت سے رہو کیوں کہ اب سنت پر عمل کرنے والے اور سنت کو جاننے والے کم ہوگئے ہیں اور تم غرباء ہو۔

امام فضل ابن عیاض فرماتے تھے: اہل سنت وہ ہے، جو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھے کہ اس کے پیٹ میں حلال داخل ہو اور حرام ذرہ برابر نہ جانے پائے۔ سلیمان درانی فرماتے تھے کہ ہم ایسے دور سے گذر رہے ہیں کہ، جس میں اسلام غربت کا شکار ہو چکا ہے، کیوں کہ علماء دنیا کی چکا چوند عارضی چمک کے فتنے کا شکار ہیں اور اپنی تعظیم کے طالب ہیں اور عباد جہالت کے شکار ہیں اور اکثر لوگ منصب کے حصول میں لگے ہوئے ہیں۔ (الحلیۃ لابی نعیم)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ، آج مسلمانوں میں صرف نماز کو دیکھ رہا ہوں، باقی سب اسلامی تعلیمات کنارہ کش ہیں اور اب تو نماز بھی نہیں رہی۔ حضرت انسؓ فرماتے تھے کہ اسلامی تعلیمات پر تو عمل نہیں ہے اور نماز پڑھتے ہو، اس میں بھی کوئی جان نہیں، اور پھر روتے تھے، لوگوں کو دین سے دور ہوتے ہوئے دیکھ کر۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے تھے کہ میں نے لوگوں کو دین میں فوج در فوج داخل ہوتے بھی دیکھا اور اب فوج در فوج دین سے خارج ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

اب اندازہ لگایئے جب صحابہ اپنے آخری دور میں غرابتِ اسلام کو محسوس کرتے تھے، تو آج چودہ سو سال بعد کیا صورت حال ہے! الحاد اور بے دینی، نفاق وشقاق، فسق وفجور، کفروشرک بام عروج پر ہے۔ کھیل کود، سیر وتفریح وغیرہ کی اندھی تقلید، کھانے پینے اور رہنے سہنے میں، سواریوں میں اسراف وتبذیر، بے حیائی، فحاشی اور بداخلاقی کا عام رواج، قرآن وحدیث اور علم دین سے اعراض اور لایعنی اخبارات ورسائل میں انہماک۔

خلاصہ یہ کہ غربت اسلام اپنی شدت پر ہے اور دن بہ دن اس میں شدت پیدا ہوتی جارہی ہے۔ **اللھم اجعلنا من الغربا و لا تجعلنا من الفسقاء!**

(۲) فتنوں کی کثرت:

بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم (مسلم) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاریک رات کے مانند ظاہر ہونے والے فتنوں سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف لپکو۔

آج کونسا فتنہ ایسا ہے جو نہ پایا جاتا ہو۔ بدنظری کا فتنہ، چاہے وہ براہ راست ہو یا ڈش انٹینا' ٹیلی ویژن' انٹرنیٹ یا موبائل کے واسطہ سے ہو عام ہے۔ کسب حرام اور اَکل حرام کا فتنہ، سود وانٹریسٹ، بونڈ ورشوت خوری، اشیاء محرمہ مثلاً شراب' تصاویر، غیر شرعی لباس وغیرہ کی خرید وفروخت کے راستے سے فتنہ، عورتوں کا تنگ اور مختصر و رقیق لباس پہننا، مرد کا پجامہ وپتلون ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور چست لباس پہننا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان "بادروا" اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ وقت کو غنیمت جان کر جتنا ہو سکے اعمالِ صالحہ میں مشغول ہو جاؤ تاکہ کثرت فتن سے محفوظ رہ سکو۔

(۳) سیٹیلائٹ کا فتنہ:

لبوشکن ان تصب علیکم الشر من السماء حتی یبلغ الفیافی (مصنف ابن ابی شیبه)

عنقریب ایک ایسا دور آئے گا کہ شر تم پر آسمان سے برسے گا یہاں تک کہ جنگل بھے نہیں محفوظ رہے گا۔

شیخ محمد عریفی فرماتے ہیں: السماء کا اطلاق عربی زبان میں کل ماعلاک یعنی ہر اس چیز پر ہوتا ہے، جو بلند ہے، اس سے سیٹیلائیٹ کے فتنہ کی طرف اشارہ ہے، جو بلند فضا سے فواحش کے شیوع میں مصروف ہے سریلوں اور فلموں کے ذریعہ بے حیائی دھوکہ بازی اور جادوگری، آواگون وغیرہ برائیوں اور مخرب الاخلاق والعقائد مناظر دیکھائے جاتے ہیں۔ غریب سے غریب گھروں میں بھی ڈش اینٹینا لگے ہوئے ہیں، یہاں تک کہ جنگل میں آباد لوگ بھے اس کے شر سے محفوظ نہیں رہ سکے اور اب انٹرنیٹ کے ذریعہ فحاشی کا فروغ اور بھی آسان ہوگیا، ہر چھوٹے بڑے کے جیب میں موبائل ہوتا ہے اور نیٹ بھی مفت ہوتا ہے، لہذا چلتے پھرتے بھی آدمی فلم کھیل کود اور بلو وڈیوز دیکھتا رہتا ہے۔

اس سے بڑا اور کیا فتنہ ہوسکتا ہے بظاہر "**یصب علیکم الله من السماء**" سے اسی کی طرف اشارہ ہے معلوم ہوتا ہے اور دن بہ دن اس میں اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے آگے کیا کیا یہ فتنہ شدت اختیار کرتا ہے، اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

قتل وغارت گیری:

"**والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتىٰ يأتي يوم لا يدري القاتل فيم قتل ولا المقتول فيم قتل (مسلم)**" اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک خاتم نہ ہوگی جب تک دنیا کے حالات ایسے بدتر نہ ہوجائے کہ قاتل کو اور مقتول کو بھی اپنے قتل کرنے اور قتل ہونے کی وجہ معلوم نہ ہو۔

اس حدیث کا انطباق بھی شروع ہوچکا ہے، آج دنیا میں کوئی دن ایسا خالی نہیں جاتا جس میں ناحق قتل نہ ہوتے ہوں.......... بے شمار لوگ مار دئے جاتے ہیں اور کچھ پتہ نہیں چلتا کہ انہیں کیوں مارا گیا۔ بیسویں صدی سے یہ کیفیت شدت اختیار کر رہی ہے آگے اور کیسی بدترین صورت حال ہوتی ہے، اللہ ہی جانتا ہے اللہ ہماری حفاظت فرمائے آمین۔

ضیاع امانت:

قال: إذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة (جز ومن حدیث البخاری) جب امانت میں خیانت بکثرت ہو،تو قیامت کا انتظار کرو یعنی قیامت قریب آجائے گی۔

ضیاع امانت اور خیانت ہمارے زمانہ میں ایک عام سی بات ہو چکی ہے،حکومت کیا، امراء اور وزراء کیا غریب وفقیر عالم وجاہل کیا اکثر افراد خیانت میں مبتلا ہیں، یہ بڑے بڑے اسکنڈل گھوٹالے راجیہ سبھا اور پارلمنٹ کے ممبر سے کہ دس دس کروڑ کی رشوت یہ سب خیانتیں ہی تو ہیں!!! " اللہم احفظنا منه واجعلنا من الذي لا یخونون "۔

اغیار کی اندھی تقلید:

قال لا تقوم الساعة حتیٰ تأخذ امتي یأخذ القرون قبلها شبرا بشبر وذراعا بذراع ،فقیل یا رسول الله کفارس والروم فقال: ومن الناس أولئک (البخاری) اس وقت تک قیامت برپا نہ ہوگی، جب تک میری امت کے افراد قدیم باطل مذاہب کے ماننے والوں کی اندھادھن تقلید نہ کریں، تو کسی نے دریافت کیا اس سے مراد آپ کی فارس اور روم کی تقلید ہے، تو آپ نے جواباً عرض کیا کہ ان کے علاوہ کون ہو سکتا ہے؟

قربان جایئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر کہ آپ نے بالکل صحیح فرمایا، آج ہم دیکھ رہے ہیں مسلمانوں کا بڑا طبقہ یہود ونصاریٰ اور آتش پرستوں اور بت پرستوں کی کیسی اندھی تقلید میں گرفتار ہے۔لباس، وضع قطع، چال چلن، عادات واطوار، سب انہی کے نقش قدم پر ہیں، یہ چہروں پر نہ ڈاڑھیاں نہ حجاب نہ سر پر ٹوپی نہ دوپٹہ نہ حلال وحرام کی تمیز نہ نماز کا اہتمام نہ سنتوں کی رعایت غرضیکہ قدیم تقاضوں کا احیاء ہو رہا ہے، مثلاً قبطی رومی وغیرہ اور پھر ان سب سے مخلوط قسم کے نام انہیں قدیم روایت کا رواج ہے اللہ ہی حفاظت فرمائے آمین۔

قال إذا ولدت الأمة ربتها (مسلم) قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ باندی اپنے آقا کو جنے گی، یعنی ایسے برے حالات ہوں گے کہ، اولاد ماں باپ پر اپنا سکہ جمائے گی اور ماں باپ اولاد کا تابع ہوگا، اسی طرح نااہل اور ماتحت لوگ اہل اور بہتر لوگوں پر حکمراں اور ذمہ دار ہوں گے۔

یہ نشانی بھی ڈھکی چھپی نہیں، شاگرد استاذ کی رعایت اور ادب نہیں کرتے اولاد ماں باپ کی، ماتحت اپنے سے مافوق کی " اللہم احفظنا من الفتن "

بے حیا عورتیں:

قال: نساء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤسهن كاسنة البخت المائلة لا يد خلن الجنة ولا يجدن ريحها (مسلم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسی عورتیں جو نیم برہنہ لباس پہنے فاسد ذوق رکھے اللہ کی اطاعت سے انحراف کرے اور سروں پر اونٹ کے کوہان کی طرح بال گانٹھ دے جنت میں داخل نہ ہوگی بلکہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں بس مغربی فیشن کی دلدادہ عورتیں کیسا تنگ اور عریاں لباس پہنتی ہیں اور کس طرح بالوں کو سروں پر باندھتی ہیں اسلامی تعلیمات سے انحراف کر کر، اس طرح زندگی گزارنے میں مشغول ہیں گویا موت آنے ہی والی نہیں حالاں کہ موت اٹل حقیقت ہے اور ایسی عورتوں کا انجام بدتر ہے، جو جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی "العیاذ باللہ من ذلک"۔

اونچی اونچی عمارتوں کی تعمیر:

"وإن ترى الحفاة العراة رعاة الشاة يتطاولون في البنيان" (مسلم) اور قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ تو دیکھا گا کہ وہ لوگ جو کسی زمانے میں پہننے اور کھانے کو ترستے تھے وہ سردار بن جائیں گے۔

آج عرب عجم، فارس ہند، افریقہ امریکہ سب جگہ ایسے ہی لوگ وزراء اور عہدہ دار ہیں، جو چند سال قبل انتہائی غربت اور کسم پرسی کے شکار تھے، جو لوگوں کے گھروں پر کام کرتے تھے مزدور کی حیثیت سے وہ مالدار بنے ہوئے ہیں اور شہروں میں بڑی بڑی عمارتیں اور کامپلکس بنانے میں لگے ہیں یکے بعد دیگرے بڑے بڑے ٹاور بنانے میں لگے ہوئے ہیں، سعودی، دبئی، کویت، قطر، بحرین، ہندوستان وغیرہ سب جگہ یہی حال ہے۔

تجارت کا شیوع۔ عورت کی شرکت۔ بازاروں پر اجارہ داریاں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ان بين يدى الساعة و فشو الخارق حتى تعين المرأة زوجها على التجارة و قطع الارحام و شهادة الزور و شهادة الحق و ظهور القلم. (مسند احمد)

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ سلام صرف جان پہچان والوں کو کیا جائے گا اور تجارت خوب پھیل جائے گی، یہاں تک کہ یہودی بھی شہر کی تجارت میں شریک اور مددگار ہو جائے گیں، رشتوں کو قطع کیا جائے گا،

جھوٹی گواہیاں عام ہو جائیں گی، شہادۃ حقہ کو کو چھپایا جائے گا، اور قلم (یعنی پرنٹنگ اور طباعت) کو خوب رواج ہو جائے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ''قیامت کی نشانیوں میں سے (دین کے بارے میں) جہالت عام ہو جائے گی، ایک تاجر اپنا مال بیچ رہا ہوگا، تو خریدنے والا کہے گا میں فلاں فلاں تاجر سے خریدوں گا۔'' (النسائی)

قربان جایئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ذات پر آپ نے جیسا کہا بالکل ہو بہو ویسا ہی ہو رہا ہے۔ دنیا میں شوپنگ سینٹرس بہ کثرت ہوگئے، بڑے بڑے بازار بھی بہت زیادہ ہوگئے، عورتیں بھی مارکیٹ میں بے تحاشہ آنے لگیں، سلام کا رواج بھی کم ہو گیا، صرف جان پہچان والے کو ہی سلام کیا جاتا ہے، رشتہ داروں سے قطع تعلق بھی عام سی بات ہوگئی ہے۔ طباعت کے آلات بھی لاتعداد مارکیٹ میں آچکے ہیں، جھوٹی شہادتیں یعنی سرٹیفکیٹ کا بناوٹی ہونا عام ہو گیا، ملٹی نیشنل کمپنیاں بھی پوری دنیا پر اجارہ داری قائم کر چکی ہیں، واقعۃ ایسا لگتا ہے، جیسے پورا منظر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے ہو، قرآن نے صحیح کہا: **و ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحٰی۔**

علم دین سے تغافل:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **یأتی علی الناس زمان لا یدری فیه ما صلاة ما صیام ما صدقة و قال بین یدی الساعة یظهر الجهل.** (مسند احمد طبرانی)

ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی ناواقف ہوں گے، اور قیامت کے قریب جہالت عام ہوگی۔

مذکورہ حدیث بھی ہمارے زمانہ پر منطبق ہوتی ہے، بڑی تعداد میں مسلمان ایسے پائے جاتے ہیں جن کو نہ نماز کا علم ہے، نہ اس کے واجبات، فرائض، مستحبات کا، جو پڑھتے ہیں ان میں بھی بعضے طوطے کی طرح دیکھا دیکھی نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھنے میں بھی بڑی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں اور دینی تعلیمات سے دوری کا حال نہ پوچھئے، اور تو اور امت کا بڑا طبقہ عقائد بھی صحیح طور پر نہیں جانتا۔ خاص طور پر عصری تعلیم یافتہ طبقہ اور مزدور و فقیر طبقہ کا تو پوچھنا ہی کیا ہے! اور فرمان رسول کے مطابق دن بہ دن اضافہ ہی ہوگا، اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

ازدیاد بخل اور سوء جوار:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

والذی نفس محمد بیده لا تقوم الساعة حتی یظهر الفحش و البخل ویخون الامین و یؤتمن الخائن و یهلک الوعول و یظهر التحوت،فقالوا یارسول الله وما الوعول وما التحوت؟قال: الوعول وجوه الناس و اشرافهم والتحوت الذین کانوا تحت اقد ام الناس لا یعلم بهم. (مستدرک)

اللہ اکبر نقطہ بہ نقطہ ایک ایک بات زمانہ پر منطبق ہورہی ہے، یہ بھی آپ کے نبی برحق ہونے کی کھلی دلیل ہے کہ،آج سے چودہ سو سال پہلے جو باتیں بیان کی وہ صادق آرہی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک فحش اور بخل عام نہ ہو جائے ، اور امانت دار کو خائن اور خائن کو امانت دار نہ قرار دیا جانے لگے، اور وعول ہلاک ہو جائیں گے اور نخوت بڑھ جائیں گے۔صحابہ نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعول اور نخوت کون لوگ ہیں؟ تو ارشاد فرمایا وعول سے مراد شریف اور اچھے لوگ اور نخوت سے لاپرواہ بدترین لوگ ،جو صرف اپنی فکر کریں گے، یہاں تک کہ جو لوگ ان کے بالکل قریبی رشتے سے ہوں گے، ان سے بھی ناواقف اور لاپرواہ ہوں گے۔

فواحش کا ظہور تو الامان والحفیظ !ہولیووڈ ، بالیووڈ ٹالیووڈ اور نہ جانے کون کون سے ووڈ کے ذریعہ،اور انٹرنیٹ پر جانوروں کی طرح کئے جانے والے زنا کی تصاویر اور ویڈیوز، یہاں تک کہ ایک خبر کے مطابق اب تو لوگ تو لوگ اپنی بیوی سے کئے جانے والے فواحشات کی ویڈیو بنا کر اپنی گرل فرینڈ سے اور حد تو یہ کہ اپنی ساس وغیرہ کے ساتھ شب باشی کی ویڈیوز دیکھی جارہی ہے۔اور شریف لوگوں کی قلت ہوگی اور ایسے لوگ بکثرت ہیں، جو اپنے پڑوسیوں سے بھی لاتعلق ہوتے ہیں، نہ کوئی جان پہچان نہ کوئی بات چیت۔

نخوت کی کثرت: ہم دیکھتے ہیں کہ فلم اسٹاروں اور کھیلاڑیوں کے پیچھے ٹوٹ پڑنا، ان کے اٹوگراف اور ان کے ساتھ کھڑے ہوکر تصاویر کھینچوانا، ناچنا گانا، ٹیلی ویژن کمپنیوں کا اور تجارتی اداروں کا ایڈورٹیز کے ذریعہ ان کی حوصلہ افزائی کرنا، جس میں کروڑوں روپے دیے جاتے ہیں، پھر ایسے اور ہی رشوت خوروں کو حکومتی مناصب پر فائز کرنا، غرضیکہ کہ شرفاء دن بہ دن کم ہوتے جارہے ہیں، اور اراذل بڑھتے چلے جارہے ہیں اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔آمین!

حلال وحرام سے بے پرواہ ہوجانا:

لیأتین علی الناس زمان لا یبالی المرء بما اخذ المال اومن حلال او من حرام.

(بخاری)

لوگوں پر ضرور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان بے پرواہی کے ساتھ مال بٹورنے میں لگ جائے گا، وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ حلال کمارہا ہے یا حرام۔

آج یہ کیفیت بھی عام ہوچکی ہے، بس ہر شخص کروڑ پتی بن چکے ہیں، حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر، دنیا طلبی میں لگے ہوئے ہیں، جوے کے اڈے، شراب کا کاروبار، سود خوری، سودی اداروں میں ملازمت، فلم انڈسٹری، میوزک اور گانے کی سیڈیوں کا کاروبار، سب میں بڑی تعدامیں مسلمان ملوث ہیں، ان کو تو بس دنیا سے مطلب ہے، چاہے کسی بھی راستہ آئے۔ **اللھم انانسألک الھدایة و الثبات علی الدین!**

شراب، حریر، موسیقی کو حلال قرار دینے کی کوشش:

لیکونن من امتی اقوام لیتحلون الحر و الحریر و الخمر و المعازف. (بخاری)

میرے امت میں ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو عورتوں اور حریر اور شراب اور موسیقی کو جائز قرار دینے کی کوشش کریں گے۔

انیسویں صدی سے یہ سلسلہ چل پڑا کہ لوگ محرمات شرعیہ کو بہ کثرت حلال قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں، اور اب تو کافی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔عرب میں، یورپ میں اور برصغیر میں بھی جو شراب اور موسیقی کو جائز قرار دتے ہیں۔

امام ابن ماجہ نے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امت میں ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو شراب کو نام بدل کر حلال قرار دیں گے، اور بہ کثرت موسیقی بجائیں گے اور گانے والیوں کے ساتھ گانا گا کر ناچیں گے یا تو اللہ انہیں زمین میں دھنسادے گا یا بندر اور خنزیر کی صورت میں مسخ کردے گا۔ (ابن ماجہ)

مساجد کو مزین کرنا:

لا تقوم الساعة حتی یتباھی الناس فی المساجد.

اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مسجدوں کو خوب مزین نہ کریں گے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ مسجد کی رنگ وروغن اور زینت میں کتنا خرچ کیا جاتا ہے، مسجد تو عبادت کے لیے ہے اس میں زینت کی کیا ضرورت۔

مکانات کی تعمیر میں اسراف:

لاتقوم الساعة حتى يبني الناس بيوتا يوشوهنا و شي المراحل. (بخاری)

اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک لوگ مکانات کی تعمیر میں اس طرح تزئین کاری نہ کرنے لگیں، جیسے کپڑوں میں کی جاتی ہے۔

یعنی بڑے بڑے اور ڈیزائن والے بنگلے بنائیں گے۔ آج میرا مشاہدہ ہے کہ کروڑوں نہیں اربوں روپے بنگلوں کی تعمیر میں خرچ کیے جاتے ہیں، اور بے تحاشہ اسراف کیا جاتا ہے، آئے دن اخبارات میں خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کہ فلاں نے اتنی بڑی قیمت کا بنگلہ بنایا اور خریدا، جو دنیا میں سب سے زیادہ قیمت کا حامل ہے وغیرہ۔

مہارت کلام سے کمائی:

سيكون قوم يأكلون بألسنتهم كما تأكل البقرة من الأرض. (مسند احمد)

عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ اپنی زبان (یعنی تقریر اور کومیڈی) کے ذریعہ بے تحاشہ کمائیں گے جیسے گائے کھاتی ہے۔

یعنی گائے خوب کھاتی ہے، تو ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو مزاحیہ پروگرام کریں گے اور خوب پیسے کمائیں گے اور تقریر کریں گے اور اس کے بل بوتے پر خوب روپئے بٹوریں گے۔ یہ چیزیں بھی عام ہو چکی ہیں، بہ کثرت مزاحیہ پروگرام ہوتے ہیں، لوگ تقاریر کر کے خوب ہدیہ وصول کرتے ہیں اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

قرآن سے اعراض:

من اقتراب الساعة تقرى في القوم المساء ة قلت و ما المساء ة؟ قال سوىٰ كتاب الله.

یعنی قرب قیامت میں سے ہے مساءۃ کا رواج ہوگا۔ صحابی نے پوچھا المسـاءۃ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: کتاب اللہ کے علاوہ کتابیں۔

یعنی لایعنی قصہ کہانیوں وغیرہ کی کتابیں آج ہم دیکھ رہے ہیں کومکس، چٹکلوں اور کہانیوں کی کتابیں بہ کثرت عام ہیں، ہمارے بڑے اور بچے سب قرآن کی تلاوت تو نہیں کرتے یا بہت کم کرتے ہیں، مگر ان لایعنی کتابوں میں وقت ضائع کرتے ہیں۔

فقہاء اور علماء کی قلت:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " سيأتي زمان تكثر فيه القراء ويقل الفقهاء و يقبض العلم ويكثر الهرج" قالوا: وما الهرج؟ قال:" القتل بينكم، ثم يأتي بعد ذلك زمان يقرأ القرآن رجال لا يجاوز تراقيهم، ثم يأتي بعد ذلك زمان يجادل المنافق الكافر المشرك بالله المؤمن بمثل ما يقول" (رواه الحاكم وصححه ووافقه الذهبي، والطبراني في الأوسط وله شواهد في الصحيحين.)

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " إن الله عزوجل لا يقبض العلم انتزاعاً ينتزعه من الناس، ولكن يقبض العلم بقبض حتى إذا لم يُبقِ عالماً اتخذ الناس رؤوساً جُهالاً فسُئلو فأفتو بغير علم فَضَلوا وأَضَلُّوا." (متفق عليه)

عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ قراء بہت کثرت سے ہوں گے، مگر فقہاء بہت کم ہوں گے علم اٹھ جائے گا اور قتل وغارت گیری میں اضافہ ہو جائے گا یعنی ایک دوسرے کو تم آپس میں قتل کروگے، پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن پڑھنے والا قرآن پڑھے گا، مگر قرآن اس کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا، پھر ایسا زمانہ آئے گا کہ مناظر اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا مؤمن کے ساتھ دین کے بارے میں بحث ومباحثہ کرے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل صحیح ارشاد فرمایا ہم اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں، ڈاڑھی نہیں، سر پر ٹوپی نہیں، لباس غیر شرعی اور منہ بنا بنا کر قرآن کی تلاوت کرنے والے بے شمار ہیں اور فقیہ کم ہو چکے ہیں اور قتل کا بازار گرم ہے، مسلمان آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے پر تلے ہوئے ہیں مستشرقین، متجددین کا علماء اسلام کی طرح اسی طرح عصری تعلیم یافتہ لوگوں کا بھی کتابیں تحریر کرنے اور بحث ومباحثہ میں زور بڑھتا جارہا ہے۔

اچانک موت:

"ان من امارات الساعة أن يظهر موت الفجأة" قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اچانک اموات واقع ہونے لگے گی اور وہ ہونے لگی ہے۔

کم عقلوں اور فاسقوں کی حکمرانی:

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لكعب بن عجرة: " أعاذک الله يا كعب من إمارة السفهاء". قال: وما إمارة السفهاء يا رسول الله؟ قال: "أمرا يكونون بعدي لا يهتدون بهديي ولا يستنون سنتي فمن صدقهم بكذبهم وأعانهم على ظلمهم فاؤلئک ليسو مني ولست منهم ولا يَرِدون على حوضى ،ومن لم يصدقهم بكذبهم ولم يعنهم على ظلمهم فاؤلئک مني و أنا منهم و يردون على حوضي. يا كعب بن عجرة: الصوم جنة والصدقة تطفيء الخطيئة والصلاة قربان - أو قال برهان -. يا كعب بن عجرة لا يدخل الجنة لحم نبت على سحت أبدا النار أولى به. يا كعب بن عجرة الناس غاديان فمبتاع نفسه فمعتقها - أو قال موبقها". (رواه أحمد والبزار ورجالهما رجال الصحيح)

والسفيه هو خفيف العقل قليل التدبير الذي لا يحسن تدبير شؤون نفسه فضلا عن شؤون غيره والسفه في اللغة: الخفة.

وفي حديث آخر: " لا تقوم الساعة حتى يسود كل قبيلة منافقوها"(رواه الطبراني وفيه مقال.) والمنافقون قليلو الإيمان، عديمونالخشية، كثير والكذب، عظيمو الجهل... وإذا صار ملوک الناس وأمراؤهم ورؤوسهم على هذه الحال، انعكست سائر الأحوال، فصُدق الكاذب، وكُذب الصادق، وائتمن الخائن، وخُوّن الأمين، وتكلّم الجاهل، وسكت العالم.

قال الشعبي: " لا تقوم الساعة حتى يصير العلم جهلا، والجهل علما".

وهذا كله من انقلاب الحقائق في آخر الزمان وانعكاس الأمور.

وعن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن من أشراط الساعة أن يوضع الأخيار، ويرفع الأشرار". (أخرجه الحاكم في المستدرک.)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ کو مخاطب فرماتے ہوئے کہا: اے کعب بن عجرہ! اللہ تجھے کم عقلوں کی حکمرانی کے دور سے اپنی پناہ میں رکھے، تو حضرت کعب ابن عجرہ نے دریافت کیا یہ امارۃ السفہاء کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں عرض کیا یعنی ایسے امراء وحکمراں میرے بعد ہوں گے، جو نہ تو میرے لائے ہوئے پیغام ہدایت پر عمل کریں گے اور نہ میری سنت پر عمل پیراں ہوں گے، جو ان کے کذب کی تصدیق کرے گا اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، ان کا نہ تو مجھ سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ میرا ان سے کوئی ربط ہوگا، وہ میرے حوض پر وارد نہ ہوسکیں گے اور جو ان کی کذب کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کی ظلم پر مدد نہ کرے گا، وہ لوگ میرے متعلقین میں سے ہوں گے اور میرا بھی ان سے ربط ہوگا اور میرے حوض پر وارد ہوں گے۔ کعب بن عجرہ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو مٹاتا ہے اور نماز اللہ کی تقرب کا ذریعہ ہے۔ کعب بن عجرہ ہر شخص اپنے ٹھکانے کی طرف رواں دواں ہے یا تو جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

آپ غور کریں کیا مذکورہ پیشن گوئی میں سے کوئی بھی نہیں ہوئی ہے، آج پورے عالم اسلام میں کہیں پر بھی اسلامی قانون نافذ نہیں، حالاں کہ اسلامی ممالک ۶۵ر کے قریب ہیں گویا ایک ثلث دنیا میں ۔اسلامی ریاستوں کی کل تعداد ۱۹۳ر کے لگ بھگ ہے۔

وقت میں بے برکتی:

یتقارب الزمان وینقص العلم وتظهر الفتن (بخاری ومسلم) وقت میں تقارب ہوجائے گا علم میں کمی واقع ہوگی اور فتنے کثرت سے ظاہر ہوں گے۔

تقارب الزمان کی علمانے مختلف توجیہات کی ہیں:

(۱) وقت میں بے برکتی، کہ پہلے لوگ جو کام ایک گھنٹے میں کرتے تھے، بعد والوں سے برکت اٹھ جائے گی اور وہ کئی گھنٹوں میں بھی اس کام کو نہ کرسکیں گے۔

(۲) اہل زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہوجائیں گے تیز رفتار سواریوں یا آلات اتصال کی وجہ سے۔

(۳) وقت تیزی سے گزر جائے گا۔

اگر ہم غور کریں گے تو بہت ساری چیز ہمارے زمانہ میں واقع ہوچکی ہے، وقت سے برکت بھی ختم ہوچکی ہے، تیز رفتار سواریوں مثلاً موٹر گاڑیوں اور ہوائی جہاز وغیرہ کی وجہ سے لوگوں کا ایک دوسرے سے اتصال اور لقاء

بھی تیز ہوگیا ہے اور وقت بھی تیزی سے گزر جاتا ہے۔ پتہ بھی نہیں چلتا کب سال شروع ہوا تھا اور کب ختم ہو گیا اور یہ چیزیں دن بہ دن بڑھتی جارہی ہیں۔

کمینوں کی عزت افزائی:

" **لا تذهب الدنيا حتى تصير الدنيا للكع بن لكع**". (الفوائد لتمام الرازی) دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک کمینوں کو غلبہ حاصل نہ ہوجائے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ پوری دنیا میں وزراء اعظم کمینے قسم ہی کے ہیں۔ بیل کا مشن کئی عورتوں کے ساتھ عشق بازی میں ملوث پایا گیا، مگر ابھی اس کی عزت کی گئی سارکوزی نے اپنی شادی کے قبل ہی اپنی دوست کے ساتھ کئی دنیا کی سیر کی اور لوگوں نے عزت کی اور آئے دن ارباب اقتدار کے کمینی حرکتیں منظر عام پر آتی ہیں مگران کو کچھ نہیں ہوتا۔

وتتقارب الأسواق (مسند احمد) اور بازار میں تقارب ہوگا۔

اس کی بھی مختلف توجیہات کی گئی۔

(۱) اشیاء کی قیمتوں کی کمی زیادتی آسانی اور تیزی کے ساتھ معلوم ہوجائے گی۔

(۲) بازاروں کی مسافت تیزی کے ساتھ طے ہوگی۔

(۳) اشیاء کی قیمتیں قریب قریب ہوجائیں گی۔

مذکورہ تمام چیزیں ہمارے زمانہ میں ظاہر ہوچکی ہے، انٹرنیٹ اور موبائل پر ہر چیز کی قیمتیں آسانی کے ساتھ معلوم ہوجاتی ہیں۔ ایک شہر سے دوسرے شہر بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کی مارکٹ کا سفر منٹوں میں طے ہو جاتا ہے، اور عام طور پر پوری دنیا میں ایک جیسی اشیاء کی قیمتیں بھی ایک جیسی ہوتی ہیں، بہت زیادہ تفاوت نہیں ہوتا۔

عالمِ اسلام کی زبوں حالی اور اسکے اسباب

(۴۴) عن ثوبان رضی اللّٰہ تعالیٰ قال قال رسول الله ﷺ یوشک الامم ان تداعیٰ علیکم کماتداعیٰ الأکلۃالیٰ قصعتہافقال قائل ومن قلة نحن یومئذٍقال بل انتم یومئذٍ کثیر ولکنّم غثاء کغثاء السّیل ولینزعن الله من صدور عدوکم المهابةمنکم ولیقذفن الله فی قلوبکم الوهن فقال قائل یارسول الله ماالوهن قال حب الدنیاو کراهیةالموت.

(سنن ابو داؤد باب تداعی الامم علی الاسلام، ج ۲ ص ۲۴۲)

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ دوسری قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے (دسترخوان پر) کھانے والے (لذیذ کھانے کے) پیالے کی طرف ایک دوسرے کو دعوت دیتے ہیں۔ کسی نے عرض کیا اسوقت ہماری قلت کی وجہ سے یہ حال ہوگا؟ ارشاد فرمایا: نہیں تم اس وقت تعداد کے اعتبار سے بہت ہوگے، لیکن تم سیلاب کے جھاگ کی طرح ناکارہ ہوگے اور اللہ جل شانہ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارا رعب نکال کر تمہارے دلوں میں وہن ڈال دیں گے کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہن کیا چیز ہے فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

فائدہ:۔ موجودہ حالات کے تناظر میں اس حدیث کو ایک بار پھر پڑھیے اور غور فرمایئے۔ کیا آج مسلمان ہر طرف سے کافروں کے نرغے میں نہیں، اقوام متحدہ کی ظالمانہ پالیسیوں اور نیٹو کی جارحانہ کارروائیوں کا ہدف مسلمانوں کے سوا اور کون ہے؟ آج سارا عالم مسلمانوں کو کھانے کے لیے مجتمع ہو چکا ہے اور مسلمان بالکل بے بس ہیں جس کی وجہ خود حدیث میں بیان کر دی گئی ہے کہ مسلمان دنیا کی محبت میں منہمک ہو کر احکام شریعت اور جہاد فی سبیل اللہ کو چھوڑ چکے ہیں۔

انیسویں اور بیسویں صدی امت مسلمہ کے لیے کتنی ہلاکت خیز رہی اور اکیسویں صدی کا آغاز بھی کچھ اچھا نہیں ہے پہلی دو صدیوں میں برطانیہ اور فرانس نے بیشتر اسلامی ملکوں پر قبضہ کیا خاص طور پر ۱۸۵۰ء سے ایک ۱۹۶۰ تک اور اس کے بعد بلکہ اسی دوران ۱۹۱۷ء سے لیکر تا حال امریکہ مسلط ہے۔ اللہ ہی رحم کرے آئندہ کیا ہوتا ہے۔

يكون في آخر الزمان دجالون كذا بون يا تو نكم من الاحاديث بما لم تسمعوا أنتم ولا آباء كم وأبائهم ولايضلونكم ولا يفتنونكم (مسلم) آخری دور میں فریبی اور ایسے جھوٹے ہوں گے، جو تمہارے سامنے ایسی ایسی حدیثیں بیان کریں گے، جو نہ تم نے سنی ہوگی اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے؛ خبردار! ان احتراز کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو گمراہ کر دے یہ فتنے میں ڈال دے۔

مقررین اور بے ٹکے لکھاڑیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ، وہ من گھڑت احادیث عوام کے سامنے بیان کرتے رہتے ہیں۔ احادیث کے نقل میں اشد اجتناب لازم ہے۔

لوگوں میں تنافر کا رواج:

و يلقى بين الناس التنافر فلا يكاد احد يعرف احدا. (مسند احمد)

اور لوگوں کے درمیان نفرت پیدا ہو جائے گی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کو جانیں گے بھی نہیں۔

یہ عام ہے، بہت لوگ دنیا طلبی میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ رشتہ داروں سے بھی بے خبر ہوتے ہیں، اور اب تو والدین سے بھی بے توجہی برتی جاتی ہے۔

کثرت سے زلزلے آئیں گے:

لا تقوم الساعة حتی یقبض العلم و تکثر الزلازل. (بخاری) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک کہ علم نہ اٹھالیا جائے، اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جائے۔

زلزلوں کی کثرت بھی ڈھکی چھپی نہیں ہے، آئے دن زوردار زلزلے آتے رہتے ہیں، پہلے سالوں میں زلزلہ آتا تھا، اب مہینوں میں زلزلے آتے ہیں اور یہ سب اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے ہے۔

عورتوں کی کثرت:

یظهر الزنا و یقل الرجال و یکثر النساء. (بخاری) قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ زنا عام ہو جائے گا اور مرد کم ہو جائیں گے۔

عالمی سروے یہی کہتا ہے کہ عورتیں مرد کی بہ نسبت دن بہ دن بڑھتی جارہی ہیں، اس وقت بھی عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابل میں زیادہ ہے۔

زنا تو مغرب میں تو کوئی جرم ہی نہیں رہا، سڑکوں چلتی ہوئی گاڑیوں میں، سمندر کے کناروں پر، تفریح گاہوں پر کھلے عام زنا ہوتا ہے، اور اس کی شوٹنگ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر رکھی جاتی ہے، باقاعدہ زنا کاروبار کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور یہ وبا آہستہ آہستہ دیگر ممالک میں بھی پھیل رہی ہے، اسلامی ممالک بھی اس سے محفوظ نہیں، باقاعدہ زنا اور حیوانیت پسندی کو عام کرنے کے لیے تنظیمیں وجود میں آچکی ہیں اور پیشہ ور ممالک میں زنا کے لیے باضابطہ فاحشہ عورتوں کا کاروبار ہوتا ہے۔ " **أللهم إنا نعوذ بک من الفتن و الفاحشة**"

قرأة قرآن پر اجرت:

" **اقرؤا فکل حین سیجئ قوم یقرؤن القرآن و سیأتون الناس به** (أحمد و أبو داؤد)

قرآن کی تلاوت کرو! کیوں کہ عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن سنا کر پیسے بٹوریں گے۔

یہ وبا بھی عام ہو چکی ہے، مصر وغیرہ کے محلوق اللحیہ قراء قرآن پڑھتے ہیں اور لمبی چوڑی رقم کا مطالبہ کرتے ہیں، برصغیر میں تراویح میں قرآن سنا کر ہدیہ کے نام سے روپے پیسے بٹورے جاتے ہیں، یہ سب فتنہ ہے ، یہ تو عبادت ہے، اس پر کیسی اجرت۔

مٹاپہ کی کثرت:

" **ویظهر فیهم السمن (بخاری مسلم)** عنقریب لوگوں میں موٹاپہ عام ہو جائے گا۔

یہ علامت بھی ظاہر ہو چکی ہے، ایک اعداد کے مطابق دنیا میں سدس یعنی چھٹا حصہ لوگ موٹاپے کے شکار ہیں، اسی لیے بکثرت وزن کم کرنے کی دوائیاں میڈیکلس میں فروخت ہوتی ہے، کیوں کہ موٹاپہ بے فکر ہو کر کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔

سیلاب کی کثرت:

" **لاتقوم الساعة حتیٰ تمطر السماء مطراً لا منه بیوت مدد " (احمد ابن حسان)**

اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک اتنی بارش نہ ہو جائے کہ مکانات اس میں بہہ جائے۔

دنیا کے مختلف حصوں میں ہم وقفے وقفے کے سیلاب کی خبریں سنتے رہتے ہیں۔

عجز اور فجور:

" **یأتي علی الناس زمان یخیر فیهالرجل بین العجز والفجور فمن ادرک ذلک الزمان فلیختر العجز علی الفجور** " (حاکم) ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں فسق وفجور کے درمیان اختیار ہوگا، تو جو کوئی وہ زمانہ پائے وہ فسق وفجور کے مقابلہ میں عاجزی کو اختیار کرے۔

یہ بات اس پر شاہد ہے کہ ڈاڑھی، ٹوپی، کرتا، حجاب وغیرہ مکمل شریعت پر عمل کرنے والوں کو رجعت پسند ، بنیاد پرست ،متشدد، دہشت گرد، قدامت پسند وغیرہ طعنہ دیے جاتے ہیں اور کلین شیو اور بے پردگی والوں کو خوب عزت دی جاتی ہے، اسی کو فجور کہتے ہیں۔

عرب ریگستان سبزے میں تبدیل:

" **لا تقوم الساعة في تعود أرض العرب مروجا وانهاراً** " (احمد ومسلم) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک جزیرۃ العرب کی زمین سبزازار اور سرسبز وشاداب نہ ہو جائے۔

اس علامت کے ظہور کا بھی آغاز ہو گیا، سائنس والوں نے جزیرۃ العرب کی زمین کا مطالعہ کرنے کے بعد انکشاف کیا کہ سمندری علاقہ آہستہ آہستہ خوشک ہو رہا ہے اور اس کی وجہ سے پہلے کے مقابلہ میں بہ کثرت بارش ہو رہی ہے، گو ریگستان کے سبزے میں خشکی شروع ہو چکی ہے، بلکہ ریگستان وغیرہ میں سبزیاں اگنے لگی ہیں۔

پہاڑوں کا توڑنا:

" لاتقوم الساعة حتیٰ تزول الجبال عن اماکنها (طبرانی) قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک پہاڑ اپنے جگہ سے ہٹا نہ دئے جائیں۔

یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی ہے، بڑی بڑی بلڈنگوں کی تعمیر کے لیے اور راستے بنانے کے لیے، سیکڑوں پہاڑ دنیا کے مختلف خطوں میں توڑے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ برسوں سے جاری ہے۔

مکہ میں لمبی لمبی عمارتیں:

" ما رأيت مكة قد يتعجب كقائم و رأيت البناء يعلو رؤس الجبال فأعلم أن الأمر قد اظلک "(عمر بن ابی شیبه)

جب مکہ میں پہاڑوں کو کھود کر بڑی بڑی سرنگیں بنائی جائیں گی اور پہاڑوں سے زیادہ بلند عمارتیں بنائی جائیں گی، تو سمجھ لینا کہ اب قیامت زیادہ دور نہیں۔

یہ نشانی بھی ظاہر ہو چکی ہے، گاڑیوں کے لیے بڑی بڑی سرنگیں اور کعبۃ اللہ کے اردگرد پہاڑوں کو ختم کر کر بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

روپیہ پیسہ کا راج:

عن مقدام بن معدیکربؓ عن النبیﷺ قال :لتيأتين على الناس زمان لاينفع فيه الا الدينار و الدراهم . (مسند احمد، مشکوۃ: ج ۱/ص ۲۴۱)

ترجمہ:۔ حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں درہم و دینار کے علاوہ اور کوئی شے فائدہ نہیں دے گی۔

فائدہ:۔ سبحان اللہ! آج کوئی کام روپے پیسے کے بغیر ہونا مشکل ہے، نہ قانون کا لحاظ ہے، نہ شرافت و مروت کا، البتہ اگر پیسے کا لالچ دیا جائے تو مشکل سے مشکل ترین کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔

ہم جنس پرستی:

عن انس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا رکب النساء الخیل و لبسوا القباطیة و نزلوا بالشام و اکتفی الرجال بالرجال و النساء بالنساء عمهم الله بعقوبة من عنده. (کنز العمال: ج ۱۱/ص ۱۷۸)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورتیں گھڑ سواری کرنے لگیں اور لوگ باریک لباس پہننے لگیں اور شام میں جا کر ٹھہرنے لگیں اور مرد (بجائے نکاح کے) مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر کفایت کرنے لگیں، تو اللہ جل شانہٗ اپنی طرف سے عمومی عذاب نازل فرمائیں گے۔

فائدہ: آج خواتین کا گھڑ سواری کا شوق اور باریک لباس کا استعمال، کوئی عجیب بات نہیں رہی اور انسانیت کے لیے باعثِ شرم، ہم جنسی پرستی کا بل آج بعض نام نہاد ترقی یافتہ ممالک کی پارلیمنٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ (اعاذنا اللہ من ذالک)

انکار حدیث کا فتنہ:

عن المقدام بن معدیکرب رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ألا إنی أوتیتُ الکتاب و مثله معه الا یوشک رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه.

(سنن ابوداؤد، باب لزوم السنة و فی ابن ماجه الا و ان ما حرم رسول الله صلی الله علیه وسلم مثل ما حرم الله)

حضرت مقدام بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سنو! مجھے قرآن عطا کیا گیا ہے اور اس جیسی وحی (یعنی سنت نبوی) اور بھی۔ آگاہ ہو جاؤ! عنقریب کوئی پیٹ بھرا شخص اپنے تخت پر (متکبرانہ انداز میں) براجمان کہے گا (لوگو) صرف اسی قرآن پر عمل کرو، اس کے حلال کو حلال اور اس کے حرام کو حرام سمجھو اور بس۔

ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے: سن لو! اللہ کی رسول کی حرام کردہ چیزیں، ایسے ہی ہیں جیسے اللہ کی حرام کردہ چیزیں)۔

فائدہ: سبحان اللہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے کتنے واضح انداز میں منکرین حدیث کے، اس گمراہ کن نظریے سے خبردار فرمادیا۔

سودخوری کا سیلاب:

عن ابی هريرة رضي الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان لا يبقى احد إلا اكِل الربوا فان لم يأكله اصابه من بخاره و يروى من غباره. (سنن ابو داؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یقیناً لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ، کوئی بھی شخص سود کھانے سے محفوظ نہیں رہے گا اگر کوئی سود نہ کھائے تب بھی اس کا غبار واثر اس کو پہنچ کر رہے گا۔

فائدہ: دور حاضر میں سودی بینکوں کے نظام نے تمام مالی معاملات کو اس طرح سے جکڑ لیا ہے کہ، واقعتاً معاشرے کی ایک بڑی تعداد سود کھانے کے گناہ میں مبتلا ہے اور سود کے اثرات وشبہات سے کوئی بھی محفوظ نہیں کہ ساری کرنسی بینکوں سے ہو کر ہی آدمی کے جیب میں آتی ہے۔

نااہلوں کی تقرری:

عن ابی هريرة رضي الله عنه قال بينما النبي صلى الله عليه وسلم في مجلس يحدث القوم جائه اعرابي فقال متى الساعة قال اذا اضيعت الامانة فانتظر الساعة فقال كيف اضاعتها قال اذا وسد الامر الى غير اهله فانتظر الساعة. (صحيح بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو دین کی باتیں بیان فرما رہے تھے کہ، ایک دیہاتی آئے اور کہا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب امانت کو پامال کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا، انہوں نے عرض کیا کہ امانت کو کیسے پامال کیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: جب معاملات نااہلوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا۔

فائدہ: اہلیت کا مدار دو چیزوں پر ہے: (۱) دیانت (۲) صلاحیت۔ موجودہ حالات میں دنیاوی عہدوں پر نااہلوں کا تقرر، سفارش، ذاتی تعلقات کی بنا پر عہدوں کا حصول اور ذاتی مفادات کی خاطر ناجائز اختیارات کا استعمال کس سے مخفی نہیں اور یہی معاشرے اور ملک کے بگاڑ کا ایک بڑا سبب ہے۔

ناچ گانے کی محفلیں:

عن عمران بن حصين رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في

هذه الامة خسف و مسخ و قذف ،فقال رجل من المسلمين يارسول الله و متى ذالک قال اذا ظهرت القيان و المعازف و شربت الخمور. (ترمذی)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت میں زمین میں دھنسنے، شکلیں بگڑنے اور پتھر برسنے کا عذاب نازل ہوگا، کسی صحابی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا: جب ناچنے اور گانے والی عورتیں اور گانے باجے کا سامان ظاہر ہوجائے گا اور شرابیں اڑائی جائیں گی۔

فائدہ: آج موسیقی کار مرد اور رقاصہ عورتیں معاشرے کا قابل رشک طبقہ سمجھے جانے لگے ہیں، رقص و سرور اور مے نوشی کی محافل متنعم و مالدار طبقہ کی روایات بنتی جارہی ہیں اور یہ سب کچھ کھلے عام ہورہا ہے، جو یقیناً عذاب الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

دور حاضر کی مکمل تصویر:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر (۷۲) چیزیں قربِ قیامت کی علامات میں سے ہیں، جب تم دیکھو کہ: (۱) لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں (۲) امانت ضائع کرنے لگیں (۳) سود کھانے لگیں۔ (۴) جھوٹ کو حلال سمجھنے لگیں (۵) معمولی بات پر خون ریزی کرنے لگیں (۶) اونچی اونچی بلڈنگیں بنانے لگیں (۷) دین بیچ کر دنیا سمیٹنے لگیں (۸) قطع رحمی یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہونے لگے (۹) انصاف کمزور ہو جائے (۱۰) جھوٹ سچ بن جائے (۱۱) لباس ریشم کا ہو جائے (۱۲،۱۳،۱۴) ظلم ،طلاق ،ناگہانی موت، عام ہوجائے (۱۵،۱۶) خیانت کار کو امین اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے (۱۷،۱۸) جھوٹے کو سچا' سچے کو جھوٹا کہا جائے (۱۹) تہمت تراشنا عام ہو جائے (۲۰) بارش کے باوجود گرمی ہو (۲۱) اولاد غم وغصہ کا موجب ہو (۲۲،۲۳) کمینوں کی ٹھاٹھ ہو، شریفوں کی ناک میں دم آجائے (۲۴) امیر وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں (۲۵) امانت دار خیانت کرنے لگیں (۲۶) چودھری ظلم پیشہ ہوں (۲۷) عالم، قاری بدکار ہوں (۲۸) جب لوگ بھیڑ کی کھالیں (پوستین) پہننے لگیں (۲۹) ان کے دل مردار سے زیادہ بدبوار اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں (۳۰) اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں ایسے فتنہ میں ڈالے گا، جس میں یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے پھریں گے (۳۱) اور جب سونا عام ہو جائے گا (۳۲) چاندی کی مانگ ہوگی (۳۳) گناہ زیادہ ہوجائیں گے

(۳۴)امن کم ہو جائے گا (۳۵) مصاحف (قرآن) کو آراستہ کیا جائے گا (۳۶) مساجد میں نقش و نگار کیے جائیں گے (۳۷) اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے (۳۸) دل ویران ہوں گے (۳۹) شرابیں پی جائیں گی (۴۰) شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا (۴۱) لونڈی اپنے آقا کو جنے گی (۴۲) جو لوگ (کسی زمانے میں) برہنہ پا اور ننگے بدن رہا کرتے تھے وہ بادشاہ بن بیٹھیں گے (۴۳) تجارت میں عورت مرد کے ساتھ شریک ہو جائے گی (۴۴) مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی نقالی کرنے لگیں گی (۴۶) غیر اللہ کی قسمیں کھائی جائیں گی (۴۷) مسلمان بھی بغیر کہے (جھوٹی) گواہی دینے کو تیار ہوگا (۴۸) جان پہچان پر سلام کیا جائے گا (۴۹) غیر دین کے لیے شرعی علم پڑھا جائے گا (۵۰) آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی (۵۱، ۵۲، ۵۲) غنیمت کو ذاتی جاگیر، امانت کو غنیمت کا مال اور زکوۃ کو تاوان قرار دے دیا جائے گا (۵۴) سب سے رذیل آدمی قوم کا قائد بن بیٹھے گا (۵۵) آدمی اپنے باپ کا نافرمان ہوگا (۵۶) ماں سے بدسلوکی کرے گا (۵۷) دوست سے وفاداری کرے گا (۵۸) اور بیوی کی اطاعت کرے گا (۵۹) بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہونے لگیں گی (۶۰) گانے والی عورتیں رکھی جائیں گے (۶۱) اور گانے کا سامان رکھا جائے گا (۶۲) سر راہ عزتیں اڑائی جائیں گی (۶۳) ظلم کو فخر سمجھا جائے گا (۶۴) فیصلے بکنے لگیں گے (۶۵) پولیس کی کثرت ہوگی (۶۶) قرآن کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنا لیا جائے گا (۶۷) درندوں کی کھال کے موزے بنائی جائیں گے (۶۸) اور امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں پر طعن کرے گا (۶۹) اس وقت سرخ آندھی (۷۰) زمین میں دھنس جانے (۷۱) شکلیں بگڑ جانے (۷۲) آسمان سے پتھر برسنے اور دیگر عذابوں کا انتظار کیا جائے۔ (الدر المنثور، حلیۃ الاولیاء)

فائدہ: حدیث میں مذکورہ کتنی ہی علامتیں واضح طور پر دور حاضر میں نظر آ رہی ہیں۔

یہ ہوا ان پیش گوئیوں کو تذکرہ جو عصر حاضر میں تو واقع ہو چکی ہیں یا ابتدائی مراحل میں ہیں یا درمیانی مرحلہ سے گزر رہی ہیں اور آئندہ اور شدت اختیار کریں گی۔ بہر حال ان پیشن گوئیوں کا بالکل ہو بہو واقع ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہے اور عصر حاضر کے لوگوں پر حجت اور دلیل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں فتنوں کی نشان دہی کی، وہیں اس کے بچنے کی تدبیریں بھی بیان کی، تو آگے اسے بھی معلوم کرتے چلیں، تا کہ ہم ان بدترین فتنوں سے آپنے آپ کو بچانے کی کوشش کریں۔

فتنوں کی جگہوں سے دور رہنے میں خیر ہے:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم و القائم فيها خير من الماشي و الماشي فيها خير من الساعی، من تشرف لها تستشرفه فمن وجد ملجأ او معاذا فليعذبه. (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے ظاہر ہوں گے، جو شخص بیٹھا ہوگا وہ کھڑے ہوئے شخص سے اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑ کر جانے والے سے بہتر ہوگا، جو ان کا نظارہ کرے گا، وہ اس کی اپنی لپیٹ میں لے لیں گے، جس شخص کو (اس وقت) کوئی پناہ گاہ ملے وہ اس میں چلا جائے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ صرف نظارے بازی یا شوقیہ طور پر فتنہ کے موقع پر جانا بھی خطرہ سے خالی نہیں اور ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد بھی یہی ہے کہ فتنوں سے جس قدر دور رہیں دین کی سلامتی کے لیے بہتر ہے۔

زمانہ فتنہ سے متعلق اہم ہدایات:

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما عن النبی صلی الله عليه وسلم قال: املک عليک لسانک و اجلس فی بيتک و خذ ما تعرف و دع ما تنكر و عليک بخاصة نفسک و دع عنک امر العامة. (مستدرک للحاکم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (زمانہ فتنہ میں) اپنی زبان کو قابو میں رکھو اور اپنے گھر میں بیٹھے رہو، اچھے کام کرتے رہنا برے کام چھوڑ دینا۔ اپنی فکر رکھنا اور لوگوں کے معاملات میں نہ پڑنا۔

فائدہ: آخری ہدایت اس مخصوص وقت سے متعلق ہے، جب کہ اچھی بات کہنے سننے کا کوئی فائدہ مرتب ہونے کی اور دوسروں سے اس پر عمل کرنے کی سرے سے کوئی امید نہ ہو۔

فتنوں کے زمانے میں کہاں جائیں؟:

عن ابی سعيد الخدری رضی الله عنه انه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم يوشک ان يكون خير مال المسلم غنم يتبع بها شعف الجبال و مواقع المطر بدينه من الفتن. (بخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عنقریب ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ، اس میں مسلمان کا سب سے اچھا مال بکریاں ہوں گی ، جن کو لے کر، وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے گا۔(اس کا مقصد) اپنے دین کوفتنوں سے بچا کر لے جانا ہوگا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ جب فتنوں کا مقابلہ ممکن نہ ہواور اپنے دین وایمان کی حفاظت ناممکن ہوجائے، تو آبادی سے دور گوشہ نشینی میں ہی عافیت ہے۔ ممکن ہے کہ اس طرف بھی اشارہ ہوکہ ہم شہروں کی پر آسائش زندگی کی عادت ڈالنے کے بجائے آبادی سے دوراور فطرت سے قریب پُرمشقت مقامات پر رہنے کا بھی حوصلہ رکھیں۔

دین پر استقامت کی فضیلت:

عن ابن مسعود رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان من ورائکم زمان صبر للمتمسک فیه اجر خمسین شهیدا منکم. (کنز العمال)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا، جوشخص اس زمانے میں دین سے مضبوطی کے ساتھ چمٹ جائے گا، اس کوتم میں سے پچاس شہیدوں کے برابر اجروثواب ملے گا۔

فائدہ: رحمتِ خداوندی کی وسعت دیکھئے کہ پرفتن زمانے میں استقامت دین پر پچاس شہداء صحابہ کے برابر واجروثواب کی خوش خبری دی جارہی ہے۔

زمانہ فتنہ میں دعاؤں کا اہتمام:

عن حذیفه رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یأتی علیکم زمان لا ینجی منها الا الله او دعاء کدعاء الغریق. (رواه البیهقی)

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ، اس کی مشکلات سے صرف اللہ ہی کی ذات بچاسکے گی یا ایسی دعا جیسی سمندر میں ڈوبنے والا شخص کرتا ہے۔

فائدہ: حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ اصل حل، اللہ کی طرف رجوع اور جل شانہٗ سے گڑگڑا کر مانگنے میں ہے۔

اللہ نے کیوں بندوں کو فتنوں سے دوچار کیا؟ تو اس کا جواب ہے "وفعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة " حاکم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا، ان فتنوں کا سب بڑا فائدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی:۔

فتنہ منافقین کا صفایا کر دیتا ہے:

عن علی رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تکرهوا الفتنة فی اخر الزمان فإنها تبیر المنافقین. (کنز العمال)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتنہ کو ناگوار مت سمجھو کیوں کہ وہ منافقین کی ہلاکت کا باعث ہے۔

فائدہ:۔ حدیث بالا سے فتنوں کا ایک بہت بڑا فائدہ معلوم ہوا کہ، اس سے مؤمنین و منافقین کی پہچان ہو جاتی ہے، مؤمن فتنہ سے سرخرو ہو کر نکلتا ہے اور منافق اس میں مبتلا ہو کر دنیا و آخرت کی ہلاکت کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اللهم انا نعوذبك من الفتن ما ظهر منها و بطن - اللهم انا نعوذبك من شرور الفساد و من سيأت اعمالنا۔

☆......☆......☆

چار چیزوں کو چار چیزوں کے ذریعہ پاک کرو

☆......چہرے کو............آنکھ کے آنسوؤں کے ذریعہ

☆......زبان کو............اللہ کے ذکر کے ذریعہ

☆......دل کو............خوف خدا کے ذریعہ

☆......گناہوں کو............توبہ کے ذریعہ

☆......☆......☆

جامعہ کے شب وروز:

جامعہ اکل کوا کے زیر نگرانی ساتویں مسابقہ کے کامیاب ۱۱/ طلبہ عمرہ کے لئے عازم سفر

دوسال قبل جامعہ اکل کوا کے زیر نگرانی منعقد ہونے والے ساتویں کل ہند مسابقہ میں پہلے دوسرے نمبر کے کامیاب ہونے والے ۱۱/طلبہ کو عمرہ میں بطور انعام بھیجنے کا اعلان حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی دامت برکاتہم نے کیا تھا مگر چوں کہ اکثر طلبہ غریب خاندان سے تعلق رکھنے والے تھے، کسی کے پاس بھی پاسپورٹ نہیں تھا، لہذا اعلان کے بعد تمام طلبہ نے اپنے اپنے پاسپورٹ بنائے۔ اب الحمد للہ تمام طلبہ جامعہ اساتذہ کی سرپرستی میں عازم سفر ہیں۔

بانی جامعہ اکل کوا حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی جو اس وقت عمرہ کے مبارک سفر کے لئے مکہ میں مقیم ہیں مرکزی جمعیۃ علماء ہند کے سرکردہ ذمہ دار اور جنرل سکریٹری حضرت مولانا عزیز صاحب دامت برکاتہم کی خدمت کا شکریہ ادا کیا، موصوف نے سعودی عرب کی راجدھانی ریاض وزارۃ خارجہ سے رابطہ کیا اس کے بعد یہاں کے سفارت خانہ سے محنت کر کے عمرہ کے لئے ویزا حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ مسابقہ کے روح رواں حضرت مولانا غلام محمد صاحب وستانوی اور ناظم مسابقہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب فلاحی اور دیگر ارباب جامعہ ان کے بے انتہا ممنون ومشکور ہیں، اور موصوف کے لیے مرکزی جمعیت کے جوئنٹ سکریٹری مولانا سہیل بن مولانا فضیل صاحب کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ انہیں دنیا وآخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے، موصوف محترم نے بھی دہلی میں اس سلسلہ میں کافی دوڑ دھوپ اور محنت کی۔

اس موقع پر ہم یہ بھی بتلاتے چلیں کہ ساتواں مسابقہ ۱۳/۱۴/۱۵/اپریل ۲۰۱۲ء میں احاطۂ جامعہ اکل کوا میں منعقد کیا گیا تھا، جس میں مہمان خصوصی کے طور پر الہیئۃ العالمیۃ لتحفیظ القرآن الکریم جدہ کے جنرل سکریٹری شیخ عبداللہ بن علی بصفر حفظہ اللہ شریک ہوئے تھے، اور کامیاب ہونے والے تین طلبہ کو عمرہ کا انعام انہوں نے کیا، اور

دیگر طلبہ کے لیے مولانا وستانوی صاحب کے دوست حاجی جناب رفیق سردار کی طرف سے ان کے نمائندہ حضرت مولانا عبدالقادر ملک نے اعلان کیا، اور دیگر اساتذہ کو جامعہ اکل کوا کی طرف سے رئیس جامعہ حضرت مولانا غلام صاحب نے اعلان کیا، موصوف محترم کی سرپرستی میں اب تک سات کل ہند مسابقات منعقد کئے جاچکے ہیں، جس نے الحمد للہ صحت قرآن اور تجوید کی روح ہندوستانی مدارس میں پھونک دی ہے، ساتویں مسابقہ میں ملک کے ۲۱/ریاستوں کے ۲۰۰/مدارس کے ۳۱۳/طلبہ نے شرکت کی تھی، ناظم مسابقہ مولانا عبدالرحیم فلاحی صاحب نے تمام ذمہ داران مدارس کو اطلاع دیدی ہے، کہ آپ کے کامیاب طالب علم کو چار فروری کے دن بمبئی بھیج دیں، وہاں سے پانچ کو انشاء اللہ روانگی ہوگی۔

فائزین طلبہ سفر حرمین کے لیے پابہ رکاب

آخر وہ گھڑی آہی گئی جس کا، ان طلبہ کو شدت سے انتظار تھا، انعامات تو انہیں اسی وقت کافی وافی مل چکے تھے، لیکن یہ انعام جو نعم الانعام کا اعلیٰ مصداق ہے، اس کی گھڑی اللہ نے ۹/فروری ۲۰۱۴ء مقرر کررکھی تھی، یہ طلبہ ممبئی سے مولانا یحیٰی صاحب دامت برکاتہم (استاذ جامعہ) کی رہنمائی ورہبری میں اڑے اور جدہ ائیر پورٹ پہنچے، ان طلبہ کا سفر چونکہ کتاب اللہ کی نسبت پر تھا، اور ظاہر ہے کہ یہ اپنے رب کو بھا گئے تھے، تب ہی تو اللہ نے انہیں اس نعمت بے بہا سے نوازا، اور اسی پر بس نہیں، جس سفر پے جانے کے لیے لوگوں کو ناکوں چنے چبانے پڑتے ہیں، ان کا وہ سفر اللہ نے بڑے آسانی سے کروادیا، اور وہاں بھی وہ اعزاز واکرام ہوا، جو واقعۃً قرآن کی نسبت ہی کا ثمرہ تھا اور ہے۔

حرمین میں گزرے ایام:

ائیر پورٹ پر الہیئۃ العالمیۃ لتحفیظ القرآن الکریم جدہ کے جنرل سیکریٹری عبد اللہ علی بصفر کے ۳/ نمائندے اپنی گاڑیاں لیکر استقبال کے لیے حاضر تھے۔

ائر پورٹ سے نکل کر تمام لوگ فندق فلسطین کے جوار میں جو دالتاج نامی ہاٹل پہنچے وہیں ان تمام کے قیام وطعام کا نظم ونسق تھا۔

پھر تمام لوگ جس مقصد کے تحت وہاں پہنچے تھے اس میں مصروف ہوئے، زیارت بیت اللہ کیا، طواف وسعی کی عظیم عبادت سے بہرہ ور ہوئے، اور اس مقدس مقام کی برکتوں سے خوب خوب مستفاد ہوئے اپنے لیے اور تمام امت کے لیے دعائیں کیں۔

پھر اپنے محبوب کے شہر مدینۃ المنورہ کی طرف عازم سفر ہوئے، وہاں ۴/روز مسجد نبوی سے متصل ہاٹل اراک میں قیام رہا، مسجد نبوی کی نماز وتلاوت، زیارت روضہ جیسی عظیم عبادت سے سرفراز ہوئے۔

۱۴/فروری ۲۰۱۴ء کو شیخ عبداللہ علی بصفر کے یہاں (**الهيئة العالمية لتحفيظ القرآن الكريم جده**) ان طلبہ کی حاضری ہوئی اور شیخ داؤد علوانی اور رجز ائر وام القرا کے دیگر شیوخ کی موجودگی میں ان طلبہ کا قرآن سننا اور سنانا ہوا۔

دینی واخروی انعام کے ساتھ کچھ دنیوی انعام بھی:

ان تمام طلبہ کو بھائی اقبال، بھائی فرید (جامعہ کے محبین ومعاونینِ خاص) اور عبداللہ علی بصفر کی طرف سے کافی کچھ ہدائے وتحائف بھی دیئے گئے، جو درج ذیل ہیں۔

(۱)۲۵،۲۵/میٹر مرد وعورت ہر دو کے کپڑے (۲) مصلی (۳)۲۴/تسبیح (۴)۲۴/عطر (۵) برقعہ (۶) ۳/اسکاف (۷) دس کیلو کھجور (۸) ۵/سو ریال ہر ایک کو یہ تمام چیزیں ایک قیمتی اور مضبوط ٹرالی میں دی گئی۔

ان دس ایام میں ان تمام حضرات کے مکمل اخراجات بھائی اقبال اور بھائی فرید کی طرف سے رہے۔ مدینہ کا انتظام جامعہ کے محبّ ومعاون مولانا یونس صاحب رندیرا کی طرف سے رہا۔ الغرض اللہ نے اپنی قدرت اور اپنے کلام سے شغف ولگاؤ اور محبت کا انہیں دنیا ہی میں وہ صلہ دیا کہ ایک کوڑی خرچ کئے بغیر سرکاری دفاتر میں سرماری کی مصیبت اٹھائے بغیر، اللہ نے سارا انتظام کروا دیا، یہی ہے ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔

اللہ جامعہ کے ان تمام معاونین اور رئیس جامعہ کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے، نظر بد سے محفوظ رکھے، اور اپنے دین کا اور خدمت خلق کا خوب خوب کام لیتا رہے۔

اسماء طلبہ فائزین ومتعلقین (ساتواں کل ہند مسابقۃ القرآن الکریم)

نمبر شمار	اسمائے طلباء	سکونت	متعلق مدرسہ	درجہ کامیابی	فروعات
۱	محمد مشتاق محمد منیر	وڑجی	جامعہ محمدیہ احمد نگر	اول	پارہ ۱ تا ۳۰
۲	محمد سرور محمد شوکت	ارریہ	جامعہ ریاض العلوم اڑیسہ	دوم	پارہ ۱ تا ۳۰
۳	محمد عامر محمد شمعون	سہارنپور	احیاء العلوم سہارنپور (جامعہ اکل کوا)	سوم	پارہ ۱ تا ۳۰
۴	محمد طاہر عبد الغفور	نائیگاؤں	جامعہ اکل کوامہاراشٹر	اول	پارہ ۱ تا ۲۰
۵	محمد عادل محمد یاسین		حفظ القرآن، حوض رانی	اول	پارہ ۱ تا ۱۰
۶	محمد اویس حافظ ایوب	عمرواڑہ	مظہر سعادت، ہانسوٹ	اول	ترتیل وخطبات
۷	محمد آصف محمد اسحق	پورنیہ	جامعہ اکل کوا	سوم	ترتیل وخطبات
۸	محمد سلمان محمد عمران	بھوپال	اسلامیہ بخاری چوپاٹی	اول	ترجمہ وتفسیر
۹	محمد مجاہد محمد صادق	پھلمبری	جامعہ اکل کوا	دوم	ترجمہ وتفسیر
۱۰	محمد صادق محمود الحسن	مالی پور	جامعہ الامام احمد، سونی پت	اول	حفظ حدیث
۱۱	محمد اشفاق بدر الدین	پالدھی	جامعہ اکل کوا	دوم	حفظ حدیث
۱۲	محمد ذاکر عبد الغنی		دار العلوم محمدیہ ملیناں بحکم مولانا	وستانوی	(آل ایم پی) مکمل قرآن
۱۳	مولانا ادریس عبد الوحید		دار العلوم محمدیہ ملیناں بحکم مولانا	وستانوی	استاذ طالب علم
۱۴	جناب یاسین صاحب		بحکم حضرت مولانا	وستانوی	والد محمد عادل
۱۵	سید محمد خالد	چوپڑا	بحکم حضرت مولانا	وستانوی	مدرس
۱۶	ملک یحیٰ یوسف		بحکم حضرت مولانا	وستانوی	بحیثیت رہبر ونگراں

☆......☆......☆

جامعہ اکل کوا انڈین انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اینڈ ریسرچ بدنا پور "النور ہسپتال" کی خدماتی جھلک

☆......میڈیکل کالج کے ہسپتال میں ۳۰۰ ربیڈ اور ۱۱۰ رڈاکٹر زہیں (اس ہسپتال میں روزانہ تقریباً ۷۰۰ رسے ۸۰۰ رمریض جو باہر کے ہیں OPD سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

☆......جبکہ IPD سے روزانہ ۲۲۰ رسے ۲۶۰ رمریض فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

☆......تقریباً ہر ماہ ہسپتال کی طرف سے ۱۵۰۰ رسے ۲۰۰۰ رمریض کو لیبوریٹری جانچ مفت میں کردی جاتی ہے۔

☆......۲۰ رسے ۳۰ رمریض کی سونوگرافی اور ایکسرے ہر روز مفت میں کی جاتی ہے۔

☆......ہر مہینہ میں ۶۰ رسے ۸۰ رمریض کا موتیابند کا آپریشن مفت میں کیا جاتا ہے۔

☆......ہسپتال کے ڈاکٹر اسٹاف اور کرم چاری اسٹاف کالج کے ڈاکٹر سون پورے صاحب کی رہبری اور صلاح مشورے سے کام کرتے ہیں۔

☆......۱۳ر۱۴ رجنوری ۲۰۱۴ رکو حضرت مولانا غلام صاحب وستانوی وہاں پر تشریف فرما رہے، کالج اور ہسپتال کی وزٹ کرنے کے بعد پوری رپورٹ لی۔ وستانوی صاحب کالج اور ہسپتال کے کام کو دیکھکر بہت زیادہ خوش ہوئے۔ اور مزید برآں محنت ولگن سے خدمت کی اپیل کی اور دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ کالج اور ہسپتال کو مزید ترقی سے نوازے اور لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاوے۔

M.B.B.S بدنا پور کالج کے طلبا کے والی اور سر پرستان کے درمیان حضرت وستانوی کی میٹنگ

جامعہ اکل کوا کے زیر اہتمام M.B.B.S میڈیکل کالج کے پہلے سال میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کے والی اور سر پرستان کے درمیان پہلی میٹنگ ۱۸ رجنوری ۲۰۱۴ رکو حضرت مولانا وستانوی صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں ہوئی۔ اس میٹنگ میں کالج کے ڈین اور ڈاکٹر سون پورے صاحب حاضر رہے۔

طلبا کے والی اور سر پرستان کو طلبا کی حاضری اور تعلیمی رپورٹ پیش کی گئی۔

ڈاکٹر شولے صاحب نے سر پرستان سے تاکید کی کہ طلبا کو امتحان کی تیاری کی تاکید کریں۔

حضرت مولانا وستانوی صاحب دامت برکاتہم نے اپنے بیان میں میڈیکل سائنس کی اہمیت بتلائی اور طلبا کے والدین کو تاکید کی کہ، آپ لوگ یہاں پر وقتاً فوقتاً آتے رہیں اور طلبا کی تعلیمی رپورٹ لیتے رہیں۔

اخیر میں حضرت مولانا وستانوی صاحب کی دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔